بسم اللہ الرحمن الرحیم

# عقائدِ وھابیہ

بفیضانِ نظر

پیرِ طریقت راہبرِ شریعت حضرت صاحبزادہ الحاج

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف (گجرات)

مصنف


مولانا ابوالحامد

محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمہ



ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار - ۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ پاکستان فون ۵۹۱۰۰۸

# عقائدِ وھابیہ

حسب الارشاد

پیرِ طریقت حضرت صاجزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ


مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمہ تحصیل بازار سیالکوٹ



ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

نام کتاب ـــــ عقائدِ وہابیہ

تالیف ـــــ مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

ناشر ـــــ قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

صفحات ـــــ ۱۶۰

قیمت ـــــ 150

مطبوعہ ـــــ

فون دفتر ۵۹۱۰۰۸ رہائش ۵۸۶۶۷۳

خوشنویس

محمد ارشد سلیم قادری

چنتوں موم ضلع سیالکوٹ

# فہرست

# ماخذِ کتاب

اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں مندرجہ ذیل کتب و اخبارات سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے!

۱- قرآنِ مجید
۲- صحیح بخاری شریف، امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۳- صحیح مُسلم شریف، امام مُسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
۴- جامع ترمذی، امام ابو عیسٰے ترمذی علیہ الرحمۃ
۵- مشکوٰۃ شریف، امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
۶- حصن حصین، امام ابن جزری علیہ الرحمۃ
۷- فتاوٰی حدیثیہ، امام ابنِ حجر مکی علیہ الرحمۃ
۸- تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی
۹- صراط مستقیم، 〃 〃 〃
۱۰- یک روزہ 〃 〃 〃
۱۱- کتاب الوسیلہ، ابنِ تیمیہ
۱۲- کتاب التوحید، محمد بن عبدالوہاب نجدی
۱۳- فتح المجید، عبدالرحمٰن نجدی
۱۴- ہدایۃ المستفید، عطاء اللہ ثاقب
۱۵- عرف الجادی، نُور الحسن خان بھوپالی
۱۶- نہج المقبول، نواب صدیق حسن خاں بھوپالی
۱۷- تحذیر الناس، مولوی قاسم نانوتوی
۱۸- فتاوٰی رشیدیہ، مولوی رشید احمد گنگوہی
۱۹- فتاوٰی نذیریہ، میاں نذیر حسین دہلوی
۲۰- فتاوٰی ثنائیہ، مولوی ثناء اللہ امرتسری
۲۱- ہدیۃ المہدی، مولوی وحید الزماں
۲۲- الجہد المقل، مولوی محمود الحسن دیوبندی
۲۳- بلغۃ الحیران، مولوی حسین علی واں بھچروی
۲۴- بلشرات 〃 〃 〃 〃
۲۵- براہینِ قاطعہ، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی
۲۶- حفظ الایمان، مولوی اشرف علی تھانوی
۲۷- الامداد 〃 〃 〃 〃
۲۸- فیصلہ حجازیہ، مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری
۲۹- آزاد کی کہانی، مولوی ابوالکلام آزاد
۳۰- تحفہ وہابیہ، مولوی اسماعیل غزنوی
۳۱- الشہاب الثاقب، مولوی حسین احمد مدنی
۳۳- تعریفاتِ اہل سنّت، مولوی حافظ عبداللہ روپڑی
۳۴- تفہیم القرآن، ابوالاعلیٰ مودُودی
۳۵- تفہیمات، 〃 〃

۳۶ - ارواحِ ثلاثہ، اشرف علی تھانوی۔
۳۷ - کفایت المفتی، مولوی کفایت اللہ دہلوی۔
۳۸ - ضیاء القلوب، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
۳۹ - الشمامۃ العنبریہ، نواب صدیق حسن بھوپالی
۴۰ - مولد العروس، محدث ابنِ جوزی علیہ الرحمۃ
۴۱ - تفسیر کبیر، امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
۴۲ - تفسیر روح المعانی، علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ
۴۳ - سیف الجبار، علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ
۴۴ - اخبار نوائے وقت لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۷۲ء

اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء
〃 〃 〃 یکم جنوری ۱۹۱۲ء
〃 〃 〃 ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء
〃 〃 〃 ۲ اپریل ۱۹۱۵ء
〃 〃 〃 ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء
〃 〃 〃 ۹ اگست ۱۹۴۰ء
〃 〃 〃 ۸ جون ۱۹۴۵ء
اخبار محمدی دہلی ۱۵ جون ۱۹۴۰ء
صحیفہ اہلحدیث کراچی ۱۵ محرم ۱۳۷۴ھ

# پہلی نظر

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوبندی، غیر مقلدین، جماعتِ اسلامی اور تبلیغی جماعت کے حضرات نے مُلکِ پاکستان کیا دوسرے ممالک میں بھی اہلسنت وجماعت عقائد و نظریات کے خلاف وہ طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا ہے۔ العیاذ باللہ العیاذ باللہ!

اس کے پسِ پشت دراصل نجدیوں کا ہاتھ کار فرما ہے۔ حجازِ مقدس میں پہلے بھی نجدی حکومت تھی۔ لیکن یہ طوفان بدتمیزی پہلے نہ تھا۔ اس طوفان کی خلیج کو نجدیوں نے مشرقِ وسطیٰ تک پھیلا دیا۔ اہلِ سنت وجماعت کے علماء اور کارکنوں پر سختیاں پابندیاں اور ان کے لٹریچر پر پابندیاں تک عائد ہونا کس سے پنہاں ہے۔ حقیقتاً یہ پاک و ہند کے ان نجدی ملاؤں کے کارنامے ہیں۔ جنہوں نے حکومت نجد سے بھیک مانگنی شروع کر رکھی ہے اور پاکستان میں انہوں نے مساجد اور اداروں کے نام سے نجدیوں سے امداد حاصل کرنے کیلئے بھیک مانگنے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے۔ کروڑوں ریال اور ڈالر کا ملنا تو اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کا آپس میں اختلاف بھی حقیقتاً اسی کاروبار کی بنیاد پر ہے۔ ایک اپنے نجدی آقاؤں کے زیادہ قریب ہونے کے پاپڑ بیل رہا ہے۔ تقریر و تحریر میں اہلسنت وجماعت کے عقائد و نظریات کو غلط انداز میں پیش کر کے اپنے نجدی آقاؤں کا قرب حاصل کرنا ان وہابی ملاؤں کا شیوہ ہے۔ شب و روز اسی سوچ میں ہیں۔ کس طرح ان نجدی آقاؤں کا مزید قرب حاصل ہو۔

اعلیحضرت عظیم البرکت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت، دنیائے اسلام کے عظیم سکالر

امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے عظیم الشان ادبی اور علمی لحاظ سے بیمثال ترجمہ کنز الایمان پر پابندی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جبکہ یہ ترجمہ عرصہ دراز سے شائع ہوا ہے۔ دیوبندی اکابر مولوی رشید احمد گنگوہی۔ اشرف علی تھانوی۔ خلیل احمد انبیٹھوی انور شاہ کشمیری، مفتی محمد شفیع دیوبندی، مولوی حسین احمد مدنی، احمد علی لاہوری، مولوی حسین علی واں بھچروی اور دیگر اکابر دیوبند، غیر مقلدین حضرات کے امام عبدالجبار غزنوی، امام عبدالوہاب دہلوی، نواب صدیق حسن بھوپالی، میاں نذیر حسین دہلوی، مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی، مولوی عبداللہ غازی پوری، مولوی حافظ عبداللہ روپڑی، شمس الحق عظیم آبادی، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہم نے اس کا مطالعہ فرمایا۔ مگر ان دیوبندی اور غیر مقلدین اکابر نے کبھی بھی اس ترجمہ کے متعلق قلم نہ اٹھایا۔ اس پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ نہ کیا۔

دیوبندی اور غیر مقلدین کی عقائد اہل سنت وجماعت کے خلاف سرگرمیاں دن بدن تیز تر ہوتی جارہی ہیں۔ کتابت اور طباعت کے لحاظ سے بہترین قسم کا لٹریچر مفت تقسیم کیا جانا۔ دراصل نجدی آقاؤں سے ملی ہوئی لاکھوں کروڑوں ریال کی امداد کا واضح ثبوت ہے۔ اس رقم سے کچھ مساجد کی تعمیر، کچھ لٹریچر شائع کر کے اپنے آقاؤں کو یہ بتا دینا کہ رقم خرچ کر دی ہے۔ اب مزید رقم کے لیے درخواستیں اور التجائیں پیش کر دیں۔

اہل سنت وجماعت نے حکومت پاکستان سے کئی دفعہ مطالبہ کیا کہ مذہبی جماعتوں کو باہر سے ملنے والی امداد پر پابندی عائد کی جائے۔ مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ حکومت کی طرف سے یہ اپیلیں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ

فرقہ واریت نہیں ہونی چاہیئے۔ تفرقہ بازی سے ملک کی تباہی کا خطرہ ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ ایک خاص مذہبی جماعت کو باہر سے مالی امداد آتی ہے اور اس سے جو لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ وہ تفرقہ بازی کے لیے ہی ہے۔

تقویۃ الایمان، کتاب التوحید، ہدایۃ المستفید، فتح المجید، کتاب الوسیلہ وغیرہم کتب جو مفت تقسیم کی جا رہی ہیں۔ ان کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا۔ کہ لکھنے والوں اور شائع کرنے والوں کا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے کیا تعلق ہے۔ ان کی محبت اور اُلفت ان کے سینے میں ہے۔ یا کہ نہیں؟

لیکن افسوس حکومت کو بار بار یاد دہانی کے اس پر عملدر آمد کرانے کا وقت نہیں مل رہا۔ اہلسنت وجماعت کے مشائخ وعلماء اور عوام ان کی ذلیل و رذیل حرکات کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی جارحانہ اقدام سے گریز کر رہے ہیں۔ اس سے ملک تباہی اور اندرونی انتشار کا شکار ہو جائے گا۔ ملک کی تباہی اور بربادی ان لوگوں کا تو مقصود ہے۔ جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی، وہ جراثیم ابھی تک ان کے دل و دماغ میں ہیں۔ مگر اہلسنت وجماعت اس کی تباہی قطعًا برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کے اکابر علماء و مشائخ اور عوام نے بڑی محنت اور کوشش سے یہ ملک بنایا۔ اس لیے وہ اس کے بچانے کی کوشش میں ہیں۔

حالات کا مطالعہ فرما کر دیکھیں تو نجدی آقاؤں کے زر خرید غلام وہی علماء ہیں۔ جنہوں نے کانگرس واحرار کا ساتھ دیا۔ اور مسلم لیگ کی اور پاکستان بننے کی سر توڑ مخالفت کی۔

نجدی آقاؤں کے زر خرید غلاموں نے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے اور اہلِ سنّت وجماعت کے دلوں کو مجروح کرنے کی کارروائی کے لیے سینکڑوں کتابیں پاکستان کے کونے کونے میں تقسیم کیں۔ زیرِ نظر کتاب "عقائدِ وہابیہ" لکھنے پر مجبورًا قلم اُٹھانا پڑا۔ تاکہ جن کتب کی وہ مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ ان کتب کی اور اُن کے اکابر کی کتب کی روشنی میں سادہ لوح مسلمانوں کے عشقِ رسول جیسی قیمتی دولت کا تحفظ ہو سکے۔

کتاب کی تصنیف و تالیف میں اکثر مقامات پر وہابی کتب کی اصل کتاب کے صفحہ کی فوٹو اور اس کتاب کا ٹائیٹل پیج بھی دے دیا ہے۔ تاکہ کسی قسم کا کوئی شبہ نہ ڈال سکے۔ تاہم ادارہ سے اگر کسی صاحب کو اصل کتاب کا فوٹو بھی مطلوب ہو۔ تو خط لکھ کر منگوا سکتے ہے۔

عقائدِ وہابیہ کا دوسرا حصہ فقہ وہابیہ پر مشتمل ہوگا۔ جسمیں فقہ حنفیہ پر اعتراض کرنے والوں کی مستند کتب اور فتاویٰ سے اُن کی فقہ بیان کی گئی ہے۔ اِس میں بھی ان کی اصل عبارات کی فوٹو دے دی ہیں۔ تاکہ صاحبِ عقل وخرد آسانی سے حق اور باطل میں موازنہ کر سکے۔

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی غفرلہٗ

مہتمم دار العلوم قادریہ عبد الحکیمیہ (رجسٹرڈ)
تحصیل بازار سیالکوٹ، فون ۵۸۶۶۷۳

# دعوتِ فکر

برِ صغیر میں شیخِ محقق، شیخ المحدثین عبدالحق محدثِ دہلوی، امام ربانی، غوثِ صمدانی حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ عبدالرحیم، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہم الرحمۃ کی دینی اور اسلامی خدمات کو کوئی بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔

ان کے ادوار میں بڑی بڑی تحریکیں چلیں۔ جابر قسم کے حکمران بھی مسلط ہوتے۔ اور انہوں نے خود ساختہ دینِ الٰہی ترویج دینے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ النورانی کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے شاعرِ مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کو یہ کہنا پڑا۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

ان اکابر نے مسلمانوں کے دل و دماغ میں عشقِ رسول کی شمع فروزاں کی۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عقیدت و محبت کا وہ درس دیا۔ جو ان کے رگ و ریشہ میں سرائیت کر گیا تھا۔ اسی عشقِ رسول کی بناء پر کفرستان میں ایک تہلکہ مچ گیا۔

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مدارج النبوۃ، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، شرح فتوح الغیب، اخبار الاخیار، جذب القلوب وغیرھم۔ امام ربانی غوثِ صمدانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مکتوبات شریف۔ شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی علیہ الرحمۃ کی حجۃ اللہ البالغہ، ازالۃ الخفاء، انفاس العارفین، انتباہ فی سلاسلِ اولیاء الدر الثمین وغیرہم، اور شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی علیہ الرحمۃ کی تفسیر عزیزی، تحفہ اثنا عشریہ، اور فتاویٰ وغیرھم تصانیف اِس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آج بھی

ان کتابوں کا مطالعہ عشقِ رسول میں اضافہ اور قربِ خداوندی کے حصول اور دُنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

ان حضرات کی تعلیمات سے مسلمانوں کے ذہن اور قلوب مزین تھے۔ جس کا نتیجہ اور اثر یہ تھا کہ عام مسلمان بھی نبی اکرم، رسولِ معظم، محبوبِ ربِ کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت پر اپنا مال اور جان قربان کرنا بہت بڑی سعادت سمجھتا تھا۔

ہندوستان میں جب انگریز حکمران ہوا۔ تو انگریز نے لندن وائٹ ہاؤس ایک اجلاس طلب کیا۔ جسمیں اُس نے اپنے دانشمند، پوپ، پادری اور سیاستدانوں کو مدعو کیا اور مسئلہ یہ پیش کیا۔ کہ

کس طرح ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے دِل و دماغ سے ان کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و محبت نکال سکتے ہیں۔

کیونکہ جب تک ان میں یہ چیز ختم نہ کی جاتے، ہماری حکومت پائیدار نہیں ہو سکتی۔ تو سب نے سوچ وبچار کے بعد یہ مشورہ دیا۔ کہ مسلمانوں سے کچھ حضرات کو خریدا جاتے۔ اور اُن سے ایسی کتابیں لکھواتی اور تقریریں کراتیں۔ جسمیں عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بحث ہو۔ کہ ان کی تعظیم اس طرح کرنی چاہیئے۔

چنانچہ ان کے فریب میں ولی اللہی خاندان کا ایک فرد جس کا نام" اسماعیل" تھا۔ آگیا۔ اور اُس سے ایک کتاب لکھواتی۔ جس کا نام اُس نے" تقویۃ الایمان" رکھا۔ نام میں دلکشی اور تقویت تھی۔ لیکن حقیقت میں تفویۃ الایمان یعنی ایمان کو فوت کر دینے والی تھی۔

مولانا زید ابوالحسن فاروقی مجددی فاضل جامعہ ازہر (مصر) جو کہ شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی علیہ الرحمۃ کے لختِ جگر ہیں۔ اپنی کتاب" مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان" نے صفحہ ۵۱ پر رقمطراز ہیں۔ کہ

ڈاکٹر قمر النساء ایم۔ اے نے عربی میں کتاب العلامہ فضل حق الخیر آبادی لکھ کر

عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے صفحہ ۱۵۲ پر لکھا ہے۔ کہ

پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبۂ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے جن کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوتی ہے۔ اپنے ایک خط میں پروفیسر خالد بزمی کو لاہور لکھا ہے۔ اور اس کا اعتراف کیا ہے۔ کہ انگریزوں نے کتاب تقویۃ الایمان بغیر قیمت کے تقسیم کی ہے۔

انگریز نے اس کتاب کی بہت تشہیر کی مسلمانوں میں ایک اضطراب سا پیدا ہوا چنانچہ خود اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی کی تحریریں اس کی شاہد ہیں کہ اس کتاب میں شدت ہے۔ تھانوی صاحب نے اسماعیل دہلوی کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں۔ اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے۔

ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔

گو اس سے شورش ہو گی۔ مگر توقع ہے لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ (ارواح ثلاثہ ص ۱۰۳-۱۰۴)

انگریز کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا۔ کہ مسلمان آپس میں شورش کا شکار ہوں۔ لڑیں۔ بھڑیں تاکہ ان میں فرقہ واریت کی فضا پیدا ہو جاتے۔

اسماعیل دہلوی کی اس کتاب سے ہندوستان میں مسلمانوں میں شورش ہوتی۔

دیوبندی اور بریلوی حضرات کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو شاہ عبد العزیز محدث دہلوی تک سب متفق ہیں۔ اختلاف تو اسماعیل دہلوی سے ہے۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بھی اسماعیل دہلوی سے متفق نہ ہوتے بہت سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ حتیٰ کہ اس کو جائیداد سے بے دخل کر دیا۔ جس کا تذکرہ

شیخ العلماء علامہ شاہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمتہ نے اس طرح فرمایا ہے۔ کہ

مولوی اسماعیل کی فکر میں حد سے اور طبیعت میں مذہب سے بے قیدی کی رغبت پہلے ہی سے تھی۔ بزرگ اُن کو اس سبب سے اُن سے ناراض تھے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے آخر عمر میں اپنا تمام مملوکہ منقولہ غیر منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تھی۔ حرم اور نواسوں وغیرہ کو ہبہ کر کے قابض کرا دیا۔ مگر مولوی اسماعیل کو کچھ نہ دیا۔ جب شاہ صاحب نے انتقال کیا۔ کوئی بزرگوں میں نہ رہا۔ مولوی اسماعیل کُھلے بندوں کھیل کھیلے۔ تین چشمے فساد کے دین میں اُن کی ذات سے جاری ہوئے۔

(سیف الجبار ص ۴۸-۴۹)

غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے مولوی وحید الزماں صاحب حیدر آبادی نے ہدیۃ المہدی میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی نے شرک کے معاملہ میں بڑا تشدد اختیار رکھا ہے۔ اور اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے۔ کہ امور مکروہہ یا محرم کو بھی شرک قرار دیا ہے۔ اگر اس تشدد سے ان کی شرکِ اصغر یا اس کا سدِ باب مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔ وگرنہ وہ دین میں سخت غالی اور متشدد فی الدین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرآن خارجیوں کی علامت ہے۔ جو دین سے خارج اور عہد شکن ہیں۔

(ہدیۃ المہدی ص ۲۶ ج ۱ سطر ۷ تا ۱۲ مطبوعہ دہلی)

مختصر یہ کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی ایسے دو شخص پیدا ہوئے۔ جنہوں نے مسلمانوں میں فرقہ واریت کو جنم دیا۔ اور مسلمانوں کو لڑانے کی کوشش کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ! اہل سنت و جماعت کو اِن ہر دو حضرات سے قطعاً کوئی عقیدت نہیں۔ بلکہ اِن کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اِن ہر دو حضرات کے نظریاتِ باطلہ کو فروغ دینے کے لیے مختلف ناموں سے پاک و ہند میں لوگ کام کرنے لگ گئے۔ اور ہر دو کو وہ اپنا بزرگ اور پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ پاک و ہند میں اِن کو دیوبندی، غیر مقلد (اہلحدیث) جماعتِ اسلامی، تبلیغی کے

ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ صرف اہلِ سُنت و جماعت ایک ایسی مقدس جماعت ہے۔ جو ان ہر دو حضرات سے عقیدت اور محبت نہ رکھتے ہوئے اِن کے نظریاتِ باطلہ سے بیزار ہے۔ اور ان کے عقائدِ باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ کی تردید میں مصروف ہے۔

اِسماعیل دہلوی اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے خوشہ چین حضرات نے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے کتی کتابیں لکھیں۔ اور ان کی خُوب تشہیر کی۔

کتاب ہذا میں انہیں کتب سے ان کے عقائدِ باطلہ پیش کیے گئے ہیں ساتھ ہی کتابوں کے اصل صفحہ کی فوٹو بھی دے دی ہے۔ تاکہ ذی شعور اور صاحبِ انصاف اِس کتاب اور اُس کی اصل عبارات کو پڑھکر ان عقائدِ باطلہ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے بیان کردہ عقائدِ حقہ اہل سنّت وجماعت پر عمل پیرا ہو کر زندگی بسر کریں۔

یہی وہ نجدی وہابی عقائد ہیں۔ جن سے اُمتِ مسلمہ انتشار کا شکار ہوئی۔ اور فرقہ واریت کو فروغ ملا۔

فرقہ واریت کے مخالف حضرات واقعی اگر وہ اِس میں مخلص ہیں۔ تو یہ کتاب ان کے لیے دعوتِ فکر ہے۔ آؤ ملکر ایسے عقائدِ باطلہ کے خلاف جہاد کریں، جن سے مُسلمانوں میں افتراق اور انتشار پیدا ہوا۔ اور مذہبی سکون پائمال ہوا۔ جن عقائدِ باطلہ کی وجہ سے دیہاتوں، قصبوں اور شہروں بلکہ مسجدوں میں جنگ و جدل کا بازار گرم ہے۔ اور ان عقائد کی تبلیغ و تشہیر کریں۔ جو خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اہلبیتِ اطہار اولیاء کاملین اور اُمتِ مسلمہ کے محدثین اور مفسرین کے عقائد تھے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

# اکابر وہابیوں کے اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد

## اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

مولوی اسماعیل دہلوی جو دیوبندی اور اہلحدیث کے مجدد ہیں لکھتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے" (یک روزہ فارسی ص ۱۷،۱۸) [۱]

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے، کہنا عین ایمان ہے"

(اخبار "اہلحدیث" امرتسر ص ۲، ۲ اگست ۱۹۱۵ء)

## اللہ کے افعالِ قبیحہ

مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی نے لکھا ہے کہ:۔

"افعالِ قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں"

(الجہد المقل جلد ا ص ۴۱) [۲]

## اللہ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے

"رب تعالیٰ اپنی مثل پیدا کرنے پر قادر ہے"

(الفیصلۃ الحجازیہ ص ۲۱) [۳]

قاضی عبدالاحد خانپوری اہلحدیث نے لکھا ہے کہ:۔

"مولوی ثناء اللہ امرتسری اللہ عزوجل کی ہزاروں مثلیں قرار دیتا ہے"

(الفیصلۃ الحجازیہ ص ۸) [۴]

مولوی وحید الزماں صاحب اہلحدیث لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے" (ہدیۃ المہدی ص ۷ مطبوعہ دہلی) [۵]

---

[۱] یک روزہ صفحہ ۱۷، ۱۸ کا اصل فوٹو، صفحہ ۱۹، ۲۰ پر دیکھئے۔

[۲] الجہد المقل صفحہ ۴۱، ۴۲ کا اصل فوٹو، صفحہ ۲۲، ۲۳ پر دیکھئے۔

[۳] الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۲۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۲۵ پر دیکھئے۔

[۴] الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۲۶ پر دیکھئے۔

[۵] ہدیۃ المہدی صفحہ ۷ کا اصل فوٹو، صفحہ ۲۹ پر دیکھئے۔

اولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلهم بلی
وهو الخلاق العلیم ○ انما امره اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون ○

اور جس نے آسمان اور
زمین پیدا کیے ہیں۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان
جیسے آدمیوں کو (دوبارہ) پیدا کر دے۔ ضرور وہ قادر ہے اور وہ بڑا
پیدا کرنے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اسکا معمول تو یہ ہے کہ اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ
ہو جا بس وہ ہو جاتی ہے

# یک روزہ
## فارسی

از تصنیف

## حضرت مولینا شاہ محمد اسمٰعیل شہید رح

ناشر

## فاروقی کتب خانہ بکسیلرز پبلشرز ملتان

تعداد اشاعت ایک ہزار — [illegible] — قیمت ۲۷ پیسے

صدیقیہ پریس ملتان

یک روزہ کا صفحہ ٹائٹل

اقولُ - اگر قول بہ وقوعِ مثلِ مذکور تجویزِ کذبِ مسطور ست معاذ اللہ ازانکہ واما قول بامکانِ مثلِ مذکور پس مستلزمِ امکانِ کذبِ مسطور نیست - علاوہ بریں قول کہ بہ امکان مثل مذکور باین وجہ ہم مے تواند شد کہ اصلاً اختیار عدم وقوع او اصلاً واقع نمے شد و عدم اختیار بعدم وقوع مثل مذکور بلکہ بعدم اختیار بقرآن مجید را اساً از اصل ممکن نیست داخل تحتِ قدرتِ الٰہیہ کما قال اللہ تعالیٰ عزوجل قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ، ونیز بعد اختیار ممکن است کہ ایشانرا فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلاً منتج بہ تکذیب نصی از نصوص نگردد و سلب قرآنِ مجید بعد انزال ممکن ست داخلِ قدرتِ الٰہیہ کما قال اللہ تعالیٰ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا -

قولہ - وھو محال لانہ نقص والنقص علیہ تعالیٰ محال -

اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر ملائکہ وانبیاء خارج از قدرت الٰہیہ نیست والالازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرتِ ربانی باشد چہ عقدِ قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر مخاطبین در قدرت اکثر افرادِ انسانی ست - کذب مذکور بلے منافی حکمت اوست پس ممتنع بالغیر ست - لہذا عدم کذب را از کمالاتِ حضرت حق سبحانہ مے شمارند و او را جل شانہ بآں مدح مے کنند بخلاف اخرس وجماد کہ ایشاں را کسے بعدم کذب مدح نمے کند - ونیز ظاہر ست



یک روزہ صفحہ ۱۷ کا اصل فوٹو

که صفت کمال ہمیں که شخصے که قدرت بر تکلم کذب مے دارد۔ و بنا بر رعایت مصلحت یا مقتضائے حکمت تنزہ از تلوث کذب تکلم به کلام کاذب نمے نماید ہماں شخص ممدوح مے گردد۔ به سبب عیب کذب و اتصاف به کمال صدق بخلاف کسے که لسان او ماؤف شده باشد و تکلم به کلام کاذب نمی تواند کرد یا قوت متفکرہ او فاسد شده باشد که عقد قضیه غیر مطابقه واقع نمے تواند کرد۔ یا شخصے که ہرگاہ کلام صادق مے گوید کلام مذکور از و صادر مے گردد۔ و ہرگاہ ارادہ تکلم به کلام کاذب مے نماید آواز او بند مے گردد یا زبان او ماؤف مے شود یا کسے دیگر دہن او را بند مے نماید یا حلقوم او را خفه مے کند یا کسے چند قضایائے صادقه را یاد گرفته است و اصلاً بر ترکیب قضایائے دیگر قدرت نمے دارد۔ بنا بر علیه کلام کاذب از و صادر نمے گردد۔ ایں اشخاص مذکورین نزد عقلا قابل مدح نیستند۔

فالحاصل عدم تکلم بکلام کاذب ترفعًا من عیب الکذب وتنزہًا عن التلوث به از صفات مدح ست و بنا بر عجز از تکلم بکلام کاذب، ہیچگونه از صفات مدح نیست۔ یا مدح آں بسیار ادون است از مدح اول۔

قوله (۱) کبریٰ دلیل الخ

اقول۔ ایں دلیل کبرای قیاس اول ست یعنی ہر چه ممتنع است داخل تحت قدرت الٰہیه نیست۔

مخفی نماند که اگر مراد از لفظ ممتنع دریں مقام ممتنع ذاتی ست پس ایں مقدمه مسلم ست اما مفید نیست زیرا که وجود مثل مذکور ممتنع ذاتی نیست تا در کلیه کبریٰ مندرج گردد



یک روزہ صفحہ ۱۸ کا اصل فوٹو

نسخۂ جامع نافع عقلاء اولو العقول مقبول علمائے کبار

بحمد اللہ الکریم المتعال در بین ایام سعادت التیام رسالۂ نادرہ مجازہ نفیسہ

مشتملہ دلائل عموم قدرت رب تعالےٰ عز اسمہ المسمّےٰ بہ

# الجهد المقل

في تنزيه

# المعز والمذل

تالیف منیف تصنیف شریف علامۂ زمان حضرت مولانا محمود حسن صاحب

مدرس مدرسہ دیوبند

باہتمام العبد المبلو بالبلوی محمد المدعو ...

قد طبع في المطبع البلالي الواقع ساڈھورہ

ضلع انبالہ

قیمت [illegible]

الجہد المقل کا صفحہ ٹائٹل

ہے کہ معتزلہ صرف کلام لفظی کو کلام باری کہتے ہین کیونکہ کلام نفسی کے تو صریح منکر ہی ہین تو اب خلاصہ
یہ ہوا کہ کلام لفظی باز قبیل افعال ہے نہ از قبیل صفات تو جس صدق و کذب کو ہو سکی صفت کہا جاویگا
وہ بالبداہتہ صفت فعلی ہوگی نہ صفۃ ذاتی ہمارا مطلب اس موقعہ مین فقط یہی ہے کہ صدق و
کذب مذکور صفات فعلیہ ہین سو وہ تو بحمد اللہ ثابت و ظاہر ہوگیا مگر دو باتین ہمارے مفید مدعا عبارت
مذکورہ سے اور معلوم ہوگئین اول تو یہ کہ صدق و کذب مذکور کے ثبوت امتناع کے لئے جو کہ صفات
فعلیہ مین داخل ہے قبیح و ہو سبحانہ لا یفعل القبیح سے استدلال کرنا معتزلہ کا مشرب ہے دوسرے
یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ امر مسلک اہل سنت کے خلاف اور باطل ہے چنانچہ میر صاحب کا و ہو نبار
علی اصلہم و ستعرف بطلانہ فرمانا اسکے لئے دلیل شافی ہے سو یہ دونون باتین یاد رکھنے کے قابل ہین۔

## مقدمہ ہفتم

امر ہفتم یہ ہے کہ صدور قبایح اور قدرت علی القبایح مین زمین آسمان کا فرق ہے امر اول کو عند
اہل السنتہ بہ نسبت ذات خالق الکائنات محال کہا جاتا ہے تو امر دویم مسلمات مین سے ہے سب
جانتے ہین کہ ذات تعالی شانہ سے افعال قبیحہ کے صدور کی نوبت نہین آ سکتی لیکن افعال قبیحہ
کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہین کیونکہ خرابی ہے تو انکے صدور
مین ہے نفس مقدوریتہ مین اصلا کوئی خرابی لازم نہین آتی اگر ہوتا ہے تو کمال قدرۃ ثابت ہوتا
ہے بلکہ امور مذکورہ کو قدرت سے خارج کرنے مین عموم قدرۃ علی الممکنات جو داخل کمال اور مسلمات
اہل سنت مین سے ہے باطل ہو جائیگا کتب عقاید مین قدرتہ تعالی یعم سایر الممکنات اور کل ممکن
مقدور۔ موجود ہے ادہر امکان کو مصحح مقدوریتہ کہنا سبکا قول ہے پہر صورت مقدوریتہ قبایح مین
مواد ثلثہ مذکورہ امتناع ذاتی تین مین سے کسی کا تحقق لازم نہین آتا تو اب افعال قبیحہ کو قدرت قدیمہ حق
تعالی شانہ سے کیونکر خارج کہہ سکتے ہین البتہ جو امور ایسے ہون کہ انکے امکان صدور سے انفکاک
ذات عن نفسہا یا انفکاک لوازم ذات لازم آئے جیسے اکل و شرب وغیرہ تو انکو اگر قدرت قدیمہ سے
خارج مانئے تو حق ہے کما لا یخفی علی اللبیب بالجملہ قبایح کے صدور کو ممکن بالذات کہنا بجا اور مذہب
اہل سنت ہے البتہ بوجہ امتناع بالغیر انکے تحقق و فعلیہ صدور کی کبھی نوبت نہین آ سکتی جسکا خلاصہ
ہوا کہ قبایح تحت القدرۃ داخل ہو کر بوجہ حکمت و عدل و تقدس ممتنع الوقوع ہین یہ ہرگز نہین کہ امور

الجہد المقل صفحہ ۱۴۱ کا اصل فوٹو

۴۴

امتناع ذاتی منع کا دعویٰ کیا جائے بلکہ امرین مذکورین باحقر مین سے کسی ایک طریقہ سے امتناع ذاتی کا ثبوت
فرمانا ضرور ہے یعنی یا تو یہ امر محقق ہونا چاہیے کہ درصورت کذب کلام لفظی انفکاک ذات یا لوازم ذات
عن ذات الملزوم ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ کسی دلیل سے معلوم ہوجائے کہ کذب مذکور قدرت قدیمہ سے
فی حد ذاتہ خارج ہے اور بالنظر الی اللقدرۃ ممتنع التحقق ہے کسی دوسری صفۃ مثل حکمت وعدل وغیرہ
کی وجہ سے ممتنع نہیں اور اگر دلیل عقلی ہو تو یہ ضرور ملحوظ رہے کہ درصورت کذب کلام لفظی ذات باری تعالیٰ
مین کوئی تغیر اور نقصان لازم آتا ہے یا صفات ذاتیہ مین یا صفات اضافیہ فعلیہ مین جب تلک اس امر کی
تعیین نہوگی محض لزوم نقص مطلق سے فریق ثانی کا مدعا یعنی امتناع ذاتی ثابت نہوسکیگا کیونکہ حسب
معروضہ سابق نقص فی الصفات الذاتیہ کا اور حکم ہے اور نقص فی الافعال کا دوسرا حکم ہے نقص
اول ممتنع بالذات ہے تو نقص ثانی ممتنع بالغیر اسکے سوا یہ بھی ملحوظ رہے کہ کذب کلام نفسی کے ممتنع ہونے
کی وجہ سے کلام لفظی کا امتناع ثابت کرین تو یہ بھی بیان فرماوین کہ ہردو معنی مذکورہ کلام نفسی مین سے
کون سے معنی مراد ہین اور اون معنی مین امتناع کذب کیسا ہے ذاتی یا بالغیر انشاء اللہ بعد جملہ امور ملحوظ رکھنے کے
تو جملہ استدلالات واعتراضات فریق ثانی کا ابطال ولغویۃ ثابت ہوجائیگی عقلیہ ہون یا نقلیہ کما سیاتی
مفصلاً باقی یہ امر سب پر روشن ہے کہ جو حضرات قضیہ غیر مطابق للواقع کو مقدور باری فرماتے ہین
اونکا یہ مطلب ہے کہ باوجود انکشاف واقع اور ادراک عدم مطابقہ قضیہ غیر واقعی کا عقد و اصدار قدرت
باری جل سلطانہ مین داخل ہے یہ مدعا ہرگز نہین کہ بسبب عدم انکشاف واقع امر غیر واقعی کو واقعی سمجھکر جس کو
بعینہ جہل کہتے ہے قضیہ غیر واقعی کا عقد و تنزیل مقدور باری ہے وبینہما بون بعید کما لا یخفی علی من کان لہ
قلب او القی السمع وھو شہید یعنی مثلاً عالت قعود زید مین جناب باری کو اوسکے قعود کا علم تام ضروری
ہے اور قضیہ زید قایم کے خلاف واقع ہونیکا بھی پورا پورا انکشاف ہے مگر باوجود اسکے بالقصد والاختیار
جملہ زید قایم کا منعقد فرمانا اور لباس حروف و الفاظ عطا کرکے ملائکہ وعباد پر نازل کردینا ایز دتعالیٰ کی قدرت
قدیمہ مین داخل ہے یہ نہین کہ حالت قعود زید مین بسبب عدم علم وغلطی انکشاف اوسکو قایم سمجھکر جملہ
زید قایم فرما دینا ممکن ہے جسکو صریح کذب فی العلم یعنی جہل کہنا چاہیے اسکی امتناع ذاتی مین کسکو کلام ہے
خلاصہ یہ نکلا کہ مابہ النزاع بین الفریقین امکان کذب فی الکلام اللفظی ہے امکان کذب فی العلم
ہرگز نہین۔

الجہد المقل صفحہ ۴۴ کا اصل فوٹو

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا

الحمد للہ کہ رسالۂ مہمہ در ردِّ زنادقہ منافقین ملحدین

المسمّٰی بہ

# الفیصلة الحجازیة السلطانیه
# بین اهل لسنّة
# وبین الجهمیّة الثنائیّه

مؤلفہ

خاکسار عبدالاحد خانپوری عفا اللہ عنہ

حال مقیم شہر راولپنڈی

محلہ تالاب پختہ

مطبوعہ امان سرحد برقی پریس راولپنڈی

سے بڑھکر اس کی مجلس سے بچنا چاہئے۔ میں اس جگہ اس کے جہل اور کفر کی ایک مثال سناتا ہوں تاکہ اُس کا جہل اور کفر ظاہر ہو جاوے اور معلوم ہو جاوے کہ وہ باطل کو اَبطل کے ساتھ رد کرتا ہے وہ منافق بظاہر اسلام کی نصرت کے واسطے جاتا ہے اور حقیقت میں خود کافر بلکہ اکفر ہوکر اسلام کی بیخکنی کر کے آتا ہے جیسے کہ علماء نے مثل بیان کی کمن رام مبنیٰ قصراً فہدم مصراً یعنی جیسے کوئی ایک مکان بنانا چاہے سو ایک شہر کو منہدم کردے یا جیسے کہ علماء نے مثل کہی خرجت النعامة تطلب قرنین فعادت بلا اُذنین یعنی شتر مرغ نکلا دو سینگ ڈھونڈنے کو سو کھو آیا دونوں کان۔ یہ زندیق بھی جاتا ہے اسلام کی مدد کے واسطے سو اسلام کی بیخکنی کر کے بغیر ایمان کے واپس آتا ہے چنانچہ یہاں راولپنڈی میں آریہ کے ساتھ بحث کرنے کو آیا اور اشتہار دیا اور عوام کو جمع کیا اور آریہ کو سٹیج پر کھڑا کیا۔ اس آریہ نے قرآن پہ اعتراض کیا کہ قرآن میں لکھا ہے ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر یعنی اللہ ہر چیز پہ قادر ہے۔ تو اللہ اپنی مثل بنانے پر بھی قادر ہے یا نہیں۔ سو اس اجہل الناس نے کہا کہ ہاں قادر ہے اپنی مثل بنا سکتا ہے۔ دیکھو اس اکفر الکافرین اجہل الناس کو اس خبیث کے پلید مونہہ سے کیسا کفر عظیم نکلا جس کا کوئی کافر بھی قائل نہیں ہوسکتا۔ ثنویہ (مجوسی) جو سب سے بدتر مشرک ہیں اس لئے کہ دو خالق کے قائل ہیں ایک خالقِ خیر جسکو نور کہتے ہیں دوسرا خالقِ شر جسکو ظلمت کہتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ ان دونوں کے ہم مثل ہونے کے قائل نہیں ہیں بلکہ بعض ان میں سے اس بات کے قائل ہیں کہ خالقِ خیر یعنی نور نے خالقِ شر یعنی ظلمت کو پیدا کیا پس وہ اُس کا مخلوق ہوا سو وہ لوگ اُس کو ناقص اور شریر بدبو بدشکل ظلمانی کہتے ہیں اور خالقِ خیر کو قدیم نورانی کہتے ہیں سو وے لوگ بھی مثلیت کے قائل نہیں ہیں۔ چنانچہ یہ بحث کتاب اظہار کفر ثناء اللہ کے صفحہ سے تا صفحہ ۵۲ خوب بسط و تفصیل کے ساتھ مرقوم ہے اور کتاب مذکور کے صفحہ ۴۷ سطر ۲۲ میں اس مسئلہ کی نقل فتح الباری سے بھی موجود ہے اور خاکسار کی کتاب مسمیٰ بہ سوط اللہ العزیز الحکیم الباری علیٰ متن الحافظ عبد الکریم اللّاری کے صفحہ ۲۵ سے تا صفحہ ۴۲ بھی مرقوم ہے۔ اس میں صفحہ ۲۳ سطر ۲ میں لکھا کہ یہ اعتراض سب سے پہلے شیطان نے کیا اللہ حافظ ابن القیمؒ کی کتاب مفتاح دار السعادۃ جلد اول صفحہ ۲۳ سطر ۲

الفیصلۃ الحجازیہ ۲۱ کا اصل فوٹو

ہو گی جیسے کہ پہلی توبہ تھی۔ اور اگر زندیق منافق آدمی اپنے دل سے خالص توبہ کرے تو اللہ اُس کی توبہ قبول فرمائیگا کیونکہ وہ عالم الغیب ہے جانتا ہے کہ یہ توبہ اس کے دل سے ہے۔ لیکن ہم لوگ غیب نہیں جانتے اسلئے اُس کی توبہ نہیں قبول کرتے اور نہ قتل وغیرہ جو اُس کی سزا ہے اس سے ہٹاتے ہیں۔ (چنانچہ کتاب اظہار کفر ثناء اللہ کے صفحہ ۲۱۱ سطر ۳ میں شیخ الاسلام کے کلام سے مفصل بیان ہوا)۔

اور اُس کے قتل کی ایک اور دلیل بھی ہے لیکن مجھ کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ میں نے اُسکو امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کیا یا نہیں۔ لیکن حرم شریف میں اور مجالس میں ضرور پیش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ۔ ترجمہ۔ اور لڑتے رہو اُن کفار سے یہاں تک کہ دین سارا کا سارا اللہ ہی کا ہو جائے اور ثناء اللہ ملحد زندیق کا دین اللہ کا دین نہیں ہے۔ اُس کا کچھ دین تو فلاسفہ دہریہ نمارودہ صابئین کا ہے جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں۔ اور کچھ دین اس کا معطلین فراعنہ کا ہے جو دشمن ہیں کلیم اللہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کچھ دین اُسکا دجالوں نیچریوں مرزائیوں کا ہے جو دشمن ہیں عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور جو لوگ ان تین پیغمبروں کے مقابل ہیں الوہیت وربوبیت کے مدعی ومقر ہیں۔ اور کچھ دین اس کا ابو جہل کا ہے جو اس امت کا فرعون تھا بلکہ اُس سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہ تثلیث کا قائل نہ تھا اور یہ زندیق اللہ عزوجل کی ہزاروں مثلیں قرار دیتا ہے باقرار خود چنانچہ آگے آئیگا انشاءاللہ تعالیٰ بلکہ اُس کا تمام دین غیر اللہ کا ہے بلکہ وہ اُصول ستہ آمنت باللہ کا منکر ہے پس وہ بحکم قرآن واجب القتل ہے فافہم۔ اور تفصیل اس کی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے قول سے کتاب اظہار کفر ثناء اللہ کے صفحہ ۲۱۱ سطر ۱۴ میں بیان ہو چکی ہے۔ (اور یہ گفتگو اور بحث خاکسار کی مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کے روبرو واقع ہوئی تعداد انکی تخمیناً چالیس پچاس کی ہوگی اور اُن میں جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری صدر انجمن خلافت پنجاب اور جناب منشی عبد العزیز صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث مسجد چینیاں لاہور اور خاکسار کا نانا زاد بھائی مولوی مظفر الدین ساکن راولپنڈی بھی موجود تھے۔ اور مولوی اسمٰعیل صاحب ٹونکی اور مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی وغیرہم بہت لوگ پنجاب اور ہندوستان کے۔ اور مولوی مظفر الدین تو میرے ساتھ امیر المؤمنین کے موٹر پر سوار ہو گیا تھا۔ اگر کسی کو شک ہو تو ان حضرات سے

قارئینِ کرام :۔ مندرجہ بالا کتب کے حوالہ جات اور اصل فوٹو بھی آپ نے ملاحظہ فرماتے۔ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی جو کہ دیوبندی، غیر مقلدین، تبلیغی اور جماعت اسلامی کے مسلّمہ بزرگ اور شہید ہیں۔ ان کی تصنیف یکروزہ ہے۔ الجہد المقل دیوبندی حضرات کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب کی تالیف ہے۔ غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے نواب وحید الزماں صاحب حیدر آبادی جو کہ مترجم صحاح ستّہ ہیں کی کتاب ہدیۃ المہدی ہے۔ الفیصلۃ الحجازیہ یہ غیر مقلدین حضرات کے قاضی عبدالاحد خان پوری کی تصنیف ہے۔ جسمیں انہوں نے اپنے مسلک کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ اور نظریہ جو انہوں نے آریہ کو جواب دیتے ہوئے عوام کے سامنے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مثل بنا سکتا ہے۔

یہ کسی اہلِ سُنّت وجماعت کے عالم کی تحریر نہیں۔ بلکہ غیر مقلدین حضرات کے مولوی عبدالاحد خان پوری کی تحریر ہے اس کو آپ الزام نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اسکو حقیقت تسلیم کریں گے۔ لیکن صرف مولوی قاضی عبدالاحد خان پوری نے صداقت اور جرأت سے کام لیکر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو اکفر الکافرین۔ اجہل الناس قرار دیا۔ اب اہلحدیث حضرات توحید توحید کا نام لیکر اہلِ سُنّت وجماعت کے اکابر پر کفر وشرک کے فتوؤں کی بوچھاڑ کرنا کہاں تک صداقت پر مبنی ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں نے تو بیدینی اور گمراہی کے فروغ کے لیے دروازہ کھولا ہے۔

اللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

بعونہ تعالیٰ شانہ درین آخر الزمان بظہور مقدمہ ظہور صاحب الزمان علیہ السلام

الجزء الاول من

# کتاب ہدیۃ المہدی

در عقائد اہل حدیث و اصول

سنہ ۱۳۲۵ ہجری

تالیف اضعف عباد اللہ المنان المدعو وحید الزمان غفر لہ الرحمان

پبلشرز: اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ

مطبع پاکستان ناصر پریس لاہور با اہتمام رفاقت حسن پرنٹر۔

ہدیۃ المہدی کا صفحہ ٹائیٹل

النوی والدیان والدھر والمسعر والوفی والموفی وذوانتقام والطیب والحیی
والستیر وقیل اوائل السور ایضا **فصل** وله تعالی صفات وردت فی الشرع فصف
بجمیع تلك الصفات لا نأوّل ولا ننکر ولا نشبه وھی علی نوعین صفات ذاتیة
قدیمة ازلیة کالحیوة والعلم والقدرة والارادة والمشیة والجلال والعزة والسمع
والبصر وقوة الکلام وصفات فعلیة حادثة وقیل قدیمة والتعلق حادث و
اختاره الشیخ ولی الله من اصحابنا فقال لا یقوم بذاته حادث وانما الحدوث
فی تعلق الصفات بمتعلقاتها وقت تعلق الارادة بوقوعها حتی تظھر الافعال
ومن الصفات الفعلیة الحادثة الکلام والاستواء والضحك والنزول والصعود
والاتیان والمجیئ والقرب والبعد والدنو والوطاة والتنفس والتجو والفرح والتبشبش
والنظر والحقو والحضر والغیرة والغضب والملال علی قول والحیاء والاستھزاء و
السخریة والمکر والخداع والکید والفراغ والتردد والفضل والرحمة والاختبار
والصبر والعادة الخلق والامر والنھی والاستدراج والحب والبغض والرضا
والکراھیة والسخط والمقت والموالاة والمعاداة والمشی والھرولة والمحاضرة
والمصافحة والاطلاع والاشراف والتکوین والخلق والعندیة وتقلیب القلوب
والوعد والوعید واسماع الکلام بعض خلقه والتجلی العارض علی بعض الحال
دون العرض اذ علیه التجلی الدائمی والظھور فی ای صورة شاء **فصل** ھو عالم
بجمیع المعلومات علی وجه التفصیل من الجزئیات والکلیات والموجودات و
المعدومات والممکنات والمستحیلات محیط بما یجری تحت تخوم الارضین الی اعلی
السموات لا یغیب عنه مثقال ذرة فی السموات ولا فی الارض وما من دابة

مولوی وحید الزمان اہلحدیث نے لکھا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ جب آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرشِ معلّٰی اس سے خالی رہتا ہے۔ یہ قول زیادہ صحیح ہے" (ہدیۃ المہدی جلد ا ص۱۱) [1]

**اللہ تعالیٰ عرش پر ہے**

مولوی عبد الجبار سلفی اہلحدیث لکھتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالےٰ کے عرش پر ہونے کا منکر کافر ہے"

(استواء علی العرش ص۳۵)

"صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل بذاتہٖ عرشِ عظیم پر مستوی ہے ہر جگہ نہیں"

(استواء علی العرش ص۳۷)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کے مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے:۔

"اللہ تعالےٰ عرش کے برابر ہے نہ اس سے چھوٹا ہے اور نہ اُس سے بڑا ہے" (فتاویٰ حدیثیہ ص۱۰۰ مطبوعہ مصر) [2]

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ:۔

"اللہ تعالےٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے"

(اخبار "اہلحدیث" امرتسر ص۶ ۲۸ اپریل، یکم مئی ۱۹۰۵ء)

**اللہ ہر جگہ نہیں**

مولوی عبد الستار دہلوی اہلحدیث نے لکھا ہے کہ:۔

"خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ و جہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا باطل عقیدہ ہے" (فتاویٰ ستاریہ جلد ۲ ص۸۴)

**اللہ محتاج ہے**

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے مجدد ابن تیمیہ کے اللہ تعالےٰ کے متعلق عقائدِ باطلہ اپنی کتاب فتاویٰ حدیثیہ میں درج کیے ہیں، وہ ملاحظہ فرمائیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے کُل جُزء کا محتاج ہے"

---

[1] ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۱، کا اصل فوٹو، صفحہ ۳۱ پر دیکھئے۔

[2] فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۰۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۳۲ پر دیکھئے

والافعال كما قال كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ولا يجوز اطلاق الحركة والانتقال على فعله
وان صح عليه الحركة والانتقال من مكان الى مكان كما قال وَجَاءَ رَبُّكَ وقال
هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ وفى الحديث اتيته هرولة واخرج البخارى
وابن الاثرم فى كتاب السنة عن فضيل بن عياض احد الاولياء الكرام و
الائمة العظام قال اذا قال لك الجهمى انا اكفر برب يزول عن مكانه فقل
انا اؤمن برب يفعل ما يشاء وقال الحافظ عبد الرحمان بن مندة انه تعالى اذا
نزل يخلو منه العرش وهذا هو الانتقال وحكى عن ابن تيمية انه ينزل كما
انا انزل من المنبر وفى حديث النزول ثم يصعد الجبار الى كرسيه والصعود
والنزول والمجيئ والاتيان لا تتصور الا بالحركة والانتقال واخطأ الشيخ ولى
من اصحابنا حيث قال تبعا لشيخنا ابن جرير الطبرى ولا يصح عليه الانتقال لانه
لم يقم دليل شرعى على استحالته ولكن الله اخطأ اليافعى الشافعى حيث
قرر مذهب السلف انه تم برئ عن الحركة والانتقال ثم عزاه الى شيخنا
عبد القادر الجيلى اذ لم يات بقول واحد من السلف على تلك البراءة
نعم حركته وانتقاله بلا كيف لا يشابه حركتنا وانتقالنا كما ان ذاته لا يشابه
ذواتنا فحركته وانتقاله عبارة عن ظهوره وتجليه فى محل آخر غير المحل الاول
وهو صحيح بلا مرية ومن ههنا قال امامنا احمد بن حنبل فى رسالته الى
مسدد بن مسرهد انه سبحانه اذا نزل فلا يخلو منه العرش والتجلى و
الظهور فى مكانين مختلفين او فى امكنة مختلفة متعددة حق فان واحد
لا يستحيل فى ذات الله تعالى انما المحال تمكن الممكن فى مكانين مختلفين فان

منهم وقد كتب اليه بعض أجلاء أهل عصره علما ومعرفة سنة خمس وسبعمائة من فلان إلى الشيخ الكبير العالم إمام أهل عصره بزعمه أما بعد فانا أحببناك فى الله زمانا وأعرضنا عما يقال فيك اعراض الفضل الحسن إلى أن ظهر لنا خلاف موجبات المحبة بحكم مايقتضيه العقل والحس وهل يشك فى الليل عاقل إذا غربت الشمس وأنك أظهرت أنك قائم بالأمر بالمعروف والنهى عن المنكر والله أعلم بقصدك ونيتك ولكن الاخلاص مع العمل ينتج ظهور القبول وما رأينا آل أمرك إلا إلى هتك الاستار والاعراض باتباع من لايوثق بقوله من أهل الأهواء والأغراض فهو سائر زمانه يسب الأوصاف والذوات ولم يقنع بسب الأحياء حتى حكم بتكفير الأموات ولم يكفه التعرض على من تأخر من صالحى السلف حتى تعدى إلى الصدر الأول ومن له أعلى المراتب فى الفضل فياويح من هؤلاء خصماؤه يوم القيامة وهيهات أن لاينالك غضب وأنى له بالسلامة وكنت ممن سمعه وهو على منبر جامع الجبل بالصالحية وقد ذكر عمر بن الخطاب رضى الله عنه فقال إن عمر له غلطات وبليات وأى بليات وأخبر عنه بعض السلف أنه ذكر على بن أبى طالب رضى الله عنه فى مجلس آخر فقال ان عليا أخطأ فى أكثر من ثلاثمائة مكان فياليت شعرى من أين يحصل لك الصواب إذا أخطأ علىّ بزعمك كرم الله وجهه وعمر بن الخطاب والان قد بلغ هذا الحال إلى منتهاه والأمر إلى مقتضاه ولا ينفعنى إلا القيام فى أمرك ودفع شرك لأنك قد أفرطت فى الغىّ ووصل أذاك إلى كل ميت وحى وتلزمنى الغيرة شرعا لله ولرسوله ويلزم ذلك جميع المؤمنين وسائر عباد الله المسلمين بحكم مايقوله العلماء وهم أهل الشرع وأرباب السيف الذين بهم الوصل والقطع إلى أن يحصل منك الكف عن أعراض الصالحين رضى الله عنهم أجمعين اه. واعلم أنه خالف الناس فى مسائل نبه عليها التاج السبكى وغيره فمما خرق فيه الاجماع قوله فى علىّ الطلاق أنه لايقع عليه بل عليه كفارة يمين ولم يقل بالكفارة أحد من المسلمين قبله وأن طلاق الحائض لايقع وكذا الطلاق فى طهر جامع فيه وأن الصلاة إذا تركت عمدا لايجب قضاؤها وأن الحائض يباح لها الطواف بالبيت ولا كفارة عليها وأن الطلاق الثلاث يردّ إلى واحدة وكان هو قبل ادعائه ذلك نقل اجماع المسلمين على خلافه وأن المكوس حلال لمن أقطعها وأنها إذا أخذت من التجار أجزأتهم عن الزكاة وان لم تكن باسم الزكاة ولا رسمها وأن المائعات لاتنجس بموت حيوان فيها كالفأرة وان الجنب يصلى تطوعه بالليل ولا يؤخره إلى أن يغتسل قبل الفجر وان كان بالبلد وأن شرط الواقف غير معتبر بل لو وقف على الشافعية صرف إلى الحنفية وبالعكس وعلى القضاة صرف إلى الصوفية فى أمثال ذلك من مسائل الأصول مسئلة الحسن والقبح التزم كل مايرد عليها وأن مخالف الاجماع لايكفر ولا يفسق وأن ربنا سبحانه وتعالى عما يقول الظالمون والجاحدون علوا كبيرا محل الحوادث تعالى الله عن ذلك وتقدس وأنه مركب تفتقر ذاته افتقار الكل للجزء تعالى الله عن ذلك وتقدس وأن القرآن محدث فى ذات الله تعالى الله عن ذلك وأن العالم قديم بالنوع ولم يزل مع الله مخلوقا دائما فجعله موجبا بالذات لافاعلا بالاختيار تعالى الله عن ذلك وقوله بالجسمية والجهة والانتقال وأنه بقدر العرش لاأصغر ولا أكبر تعالى الله عن هذا الافتراء الشنيع القبيح والكفر البراح الصريح وخذل متبعيه وشتت شمل معتقديه وقال ان النار تفنى وأن الأنبياء غير معصومين وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم لاجاه له ولا يتوسل به وأن انشاء السفر اليه بسبب الزيارة معصية لاتقصر الصلاة فيه وسيحرم ذلك يوم الحاجة ماسة إلى شفاعته وأن التوراة والانجيل لم تبدل ألفاظهما وانما بدلت معانيهما اه وقال بعضهم ومن نظر إلى كتبه لم ينسب اليه أكثر هذه المسائل غير أنه

قائل

## اللہ مرکب ہے اور فاعل مختار نہیں

اللہ تعالےٰ مرکب ہے، اللہ تعالےٰ فاعل مختار نہیں، اللہ تعالےٰ محل حوادث ہے۔" (فتاویٰ حدیثیہ صنہ۱)

## اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انسانوں کی طرح ہے

مولوی عبدالجبار سلفی وہابی ہی رقمطراز ہیں کہ :-

"دستِ خداوندی کا حقیقی (مثل انسانوں کے) ہونا صحیح ہے۔"
(استواء علی العرش صہ ۳۵)

## اللہ تعالےٰ بھولا دینے والا ہے

دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن صاحب قرآنِ پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو بھولا دینے والا قرار دیا ہے۔

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا۔ (پ۲۱ ع ۱۵)

سو اب چکھو مزہ جیسے تم نے بھلا دیا تھا۔ اُس اپنے دن کو ملنے کو۔ ہم نے بھلا دیا تم کو۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی بھلا دینے والا ترجمہ کیا ہے جو کہ درج ہے۔

"تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھولے رہے ہم نے تم کو بھلا دیا۔"

## اعلیحضرت امام اہلسنّت احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمتہ کا ترجمہ

اَب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے۔ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا۔

قارئینِ کرام! اعلیحضرت علیہ الرحمتہ کا ترجمہ کتنا اعلےٰ ہے۔ جسمیں عظمتِ خداوندی آشکارا ہو رہی ہے۔

---

ہ۔ فتاویٰ حدیثیہ صفہ۔ کا اصل فوٹو صفحہ ۳۲ پر دیکھیے۔

**اللہ تعالیٰ دغا، دھوکہ اور مذاق کرنے والا ہے** دیوبندی حضرات کے مولوی محمود الحسن صاحب قرآنِ پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ۔ (پ ۵ ع ۱۷) البتہ منافق دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔

مودودی صاحب نے اس کا ترجمہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ میں ڈال رکھنے والا کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ (تفہیم القرآن پ ۵ ع ۱۸)

**اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ** بے شک منافق لوگ گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں، اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔ (پ ۵ ع ۱۸)

قارئینِ کرام: اللہ تعالیٰ کے متعلق مندرجہ بالا عقائد اور نظریات جو درج کئے گئے ہیں۔ دیوبندیوں، غیر مقلدین، جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے اکابر کی کتب سے درج کیے گئے ہیں۔ اور ان کی اصل کتب کی فوٹو بھی ساتھ ہی دے دی ہے۔ تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔

اب مسلمانوں کو دعوتِ غور و فکر دی جاتی ہے کہ ایسے عقائد اور نظریات درج کرنے والے حضرات نے اسلام کی کیا خدمت کی ہے۔ اور مسلمانوں کو کیا درس دیا ہے۔ جبکہ کسی غیر مسلم سے بھی آپ بات کریں تو وہ اللہ تعالےٰ کی شانِ اقدس میں کبھی بھی ایسا نظریہ اور عقیدہ قطعاً زبان پر نہیں لاتے گا۔ ایسے نظریات اور عقائد رکھنے اور لکھنے والے حضرات کو جو اپنا اکابر، بزرگ، مجدد، محدث اور مفسر قرار دیں۔ انہوں نے عظمتِ توحید کیا سمجھی؟

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

اور یہ قرآن تو نصیحت ہی ہے سارے جہان والوں کو

# عکسی قرآن مجید مترجم و محشّٰی

مکمل ترجمہ مع تفسیری فوائد موضح الفرقان تا سورۂ آلِ عمران
از حجۃ الاسلام شیخ الہند حضرت مولٰنا محمود الحسن قدس اللہ سرہٗ
بقیہ فوائد تا ختمِ قرآن پاک
از شیخ الاسلام (پاکستان) حضرت مولٰنا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہٗ

دار التصنیف لمیٹڈ۔ شاہراہِ لیاقت۔ صدر۔ کراچی (پاکستان)

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
فیصلہ کریگا تم میں قیامت کے دن اور ہرگز نہ دیگا اللہ کافروں کو مسلمانوں پر

سَبِيْلًا ۟﴿١٤١﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا ع
غلبہ کی راہ ف ١ البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی اُن کو دغا دیگا ف ٢ اور جب

قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
کھڑے ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں ہارے جی سے لوگوں کے دکھانے کو اور یاد نہ کریں اللہ کو

اِلَّا قَلِيْلًا ۟﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ
مگر تھوڑا سا ف ٣ ادھر میں لٹکتے ہیں دونوں کے بیچ نہ ان کی طرف اور نہ اُن کی طرف

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۟﴿١٤٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور جس کو گمراہ کرے اللہ تو ہرگز نہ پاویگا تو اسکے واسطے کہیں راہ ف ٤ اے ایمان والو

لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ
نہ بناؤ کافروں کو اپنا رفیق مسلمانوں کو چھوڑ کر کیا لیا چاہتے ہو

تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ
اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح ☆ بیشک منافق ہیں سب سے نیچے درجہ میں

مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۟﴿١٤٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا
دوزخ کے اور ہرگز نہ پاویگا تو انکے واسطے کوئی مددگار ف ٥ مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی

وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
اور مضبوط پکڑا اللہ کو اور خالص حکم بردار ہوئے اللہ کے سو وہ ہیں ایمان والوں کے ساتھ

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ
اور جلد دیگا اللہ ایمان والوں کو بڑا ثواب ف ٦ کیا کریگا اللہ

بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾
تم کو عذاب کرکے اگر تم حق کو مانو اور یقین رکھو اور اللہ قدردان ہے سب کچھ جانتا

اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
اللہ سے، تو کر دے گا تم میں فیصلہ اور دور کر دیگا تم سے تمہارے گناہ اور تم کو بخش دے گا
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور اللہ کا فضل بڑا ہے ☆ اور جب فریب کرتے تھے کافر ہ نہ
لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ
کہ تجھ کو قید کر دیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا
وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ
اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے ف۲ اور جب کوئی پڑھے ان پر ہماری آیتیں تو کہیں ہم
سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
سن چکے اگر ہم چاہیں تو ہم بھی کہہ لیں ایسا یہ تو کچھ بھی نہیں مگر احوال ہیں
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ
اگلوں کے ف۳ اور جب وہ کہنے لگے کہ یا اللہ اگر یہی دین حق ہے تیری
عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ
طرف سے تو ہم پر برسا دے پتھر آسمان سے یا لا ہم پر کوئی عذاب
اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
دردناک ف۴ اور اللہ ہرگز نہ عذاب کرتا ان پر جب تک تو رہتا ان میں ف۵ اور اللہ ہرگز نہ عذاب
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ
کریگا ان پر جب تک وہ معافی مانگتے رہیں گے ف۶ اور ان میں کیا بات ہے کہ عذاب نہ کرے ان پر اللہ اور وہ
يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ
تو روکتے ہیں مسجد حرام سے اور وہ اس کے اختیار والے نہیں اس کے اختیار والے تو وہی ہیں
اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ
جو پرہیزگار ہیں لیکن ان میں اکثروں کو اس کی خبر نہیں ف۷ اور ان کی نماز نہیں تھی

العزیز الرحیم ۝٦ الذی احسن کل شیء خلقہ وبدا خلق
زبردست رحم والا ف۱ جس نے خوب بنائی جو چیز بنائی اور شروع کی انسان

الانسان من طین ۝٧ ثم جعل نسلہ من سللۃ من ماء مہین ۝٨
کی پیدائش ایک گارے سے پھر بنائی اُسکی اولاد نچڑے ہوئے بے قدر پانی سے ف۲

ثم سوٰىہ ونفخ فیہ من روحہ وجعل لکم السمع والابصار و
پھر اُس کو برابر کیا ف۳ اور پھونکی اس میں اپنی ایک جان ف۴ اور بنا دیے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور

الافئدۃ قلیلا ما تشکرون ۝٩ وقالوا ءاذا ضللنا فی الارض ءانا
دل تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو ف۵ اور کہتے ہیں کیا جب ہم رل گئے زمین میں کیا ہم کو

لفی خلق جدید بل ہم بلقای ربہم کفرون ۝١٠ قل یتوفٰکم
نیا بننا ہے ☆ کچھ نہیں وہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں ف۶ تو کہہ قبض کر لیتا ہے تم کو

ملک الموت الذی وکل بکم ثم الی ربکم ترجعون ۝١١ ولو تری ع ۱ ۱۱ ۱۴
فرشتہ موت کا جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی طرف پھر جاؤ گے ف۷ اور کبھی تو دیکھے

اذ المجرمون ناکسوا رءوسہم عند ربہم ربنا ابصرنا وسمعنا
جس وقت کہ منکر سر ڈالے ہوئے ہونگے اپنے رب کے سامنے ف۸ اے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا

فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون ۝١٢ ولو شئنا لاتینا کل نفس
اب ہم کو پھر بھیج دے کہ ہم کریں بھلے کام ہم کو یقین آ گیا ف۹ اور اگر ہم چاہتے تو سجھا دیتے ہر جی کو

ہدىہا ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس
اُس کی راہ لیکن ٹھیک پڑ چکی میری کہی بات کہ مجھ کو بھرنی ہے دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے

اجمعین ۝١٣ فذوقوا بما نسیتم لقاء یومکم ہذا انا نسینکم و
اکٹھے ف۱۰ سو اب چکھو مزہ جیسے تم نے بھلا دیا تھا اس اپنے دن کے ملنے کو ہم نے بھی بھلا دیا تم کو ف۱۱ اور

ذوقوا عذاب الخلد بما کنتم تعملون ۝١٤ انما یؤمن بایتنا الذین
چکھو عذاب سدا کا عوض اپنے کیے کا ☆ ہماری باتوں کو وہی مانتے ہیں کہ

# قرآن مخلوق ہے

وہابی اکابر کے نزدیک قرآن مخلوق ہے۔ وہابیوں کے امام ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ:

"قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے"۔

(فتاویٰ ثناء اللہ ص۴۳۷ ج ۲ مطبوعہ مبلتی ص ج ۲ مطبوعہ لاہور)

اسی طرح وہابیہ کے مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری نے بھی اپنے رسالہ میں امرتسری کا عقیدہ لکھا ہے کہ:

"قرآن پاک مخلوق ہے"۔ (الفیصلۃ الحجازیہ ص۳۲۰۲۷)

مضمون پر تبصرہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱۱ ۹ راگست ۱۹۴۰ء)

"قرآن متلو حادث ہے"۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱۱ ۹ راگست ۱۹۴۰ء)

قارئین حضرات! اکابر وہابیہ کا قرآن پاک کے متعلق عقیدہ آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ وہ قرآن کو مخلوق سمجھتے ہیں۔ قرآنِ پاک اگر مخلوق ہے تو پھر وہ حادث ہے۔ جب حادث ہے تو فنا ہو جانے والا ہے۔ جو کہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اللہ کریم

قارئین کرام! امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ امام مالک بن انس، امام ابوحنیفہ، امام احمد، امام شافعی، امام وکیع بن الجراح، امام مُزنی اور امام یحییٰ بن یحییٰ، علیہم الرضوان کے نزدیک جو قرآنِ پاک کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔

(کتاب الاسماء والصفات)

---

لہ فتاویٰ ثنائیہ صفحہ ۴۳۷ جلد ۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴ پر دیکھئے

لہ الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۳۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۴۲ پر دیکھئے

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

مناظرِ اسلام حضرت العلام جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری رح

کے ۴۴ سالہ فتاوے و متعلقہ علمی مضامین بعنوان "معاملات" کا بہترین انتخاب

الموسوم بہ

# فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم

محشّٰی بحواشی محقق زماں علامہ دوراں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی

المعروف بہ

## شرفیہ مع تشریحاتِ مفیدہ

بصرف خاص

حضرت الحاج مولانا محمد داؤد راز خطیب جامع مسجد اہلحدیث مومن پورہ بمبئی ۱۱

شائع کردہ

مکتبہ اشاعت دینیات مومن پورہ بمبئی نمبر ۱۱

ملنے کا پتہ: (سیٹھ) حاجی محمد علی صاحب سرپرست مکتبہ اشاعت دینیات مومن پورہ بمبئی نمبر ۱۱

-- فتاویٰ ثنائیہ کا صفحہ ٹائیٹل

فیصلہ کُن ہے۔ اخبار شیعہ نے اس کے متعلق ایک عجیب فقرہ لکھا ہے کہ

"ام کلثوم زوجہ عمرؓ جو اپنے بیٹے زید کے ساتھ ۵۰ھ یا اس سے پہلے مر گئی تھی ہرگز بنت فاطمہؓ نہ تھی۔ بلکہ کوئی اور ام کلثوم تھی۔ جس کو مورخین نے دھوکا کھا کر بنت علیؓ لکھ دیا۔ (اخبار شیعہ ۱۶ / اگست سنہ رواں صفحہ ۲)

**اہلحدیث:۔** شیعہ کا یہ فقرہ پڑھ کر ہمارے منہ سے بے ساختہ نکل گیا ؎

راہ پر اُن کو تو لے آئے ہیں ہم باتوں میں
اور کھُل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

"شیعہ" کے اس فقرے سے دو باتیں تو یقیناً ثابت ہیں۔ ایک یہ کہ ام کلثوم زوجہ عمرؓ تھیں۔ دوسری یہ کہ ام کلثوم ام زید (زید کی ماں) تھی۔ اب رہی تیسری بات کہ ام کلثوم موصوفہ بنت علیؓ تھی یا کوئی اور تھی۔ شیعہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مورخین کو دھوکا لگا۔ اس لئے ہم مورخوں کے حوالے نہیں پیش کرتے۔ بلکہ شیعہ کی مستند کتاب حدیث تہذیب الاحکام سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ ناظرین اسے غور سے پڑھیں:۔ عن جعفر علیہ السلام قال ماتت ام کلثوم بنت علی وابنها زید بن عمر ابن الخطاب (کتاب التہذیب جلد دوم صفحہ ۳۸۰ مطبوعہ ایران)
امام جعفر علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ ام کلثوم بنت علیؓ اور اس کا بیٹا زید ابن عمر بن الخطاب فوت ہو گئے ؓ

**ناظرین!** یہ کتاب صحاح اربع شیعہ میں سے ایک مستند کتاب ہے۔ جس میں مسائل فقہیہ کو مستخرج کر کے شیعہ گروہ کے لئے واجب العمل احکام کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ام کلثوم زوجہ عمرؓ بنت علیؓ تھی۔ لا غیر
الحمد للہ یہ جھگڑا اخبار شیعہ کے توسط سے بآسانی طے ہو گیا۔ امید ہے کہ آئندہ شیعہ حضرات اس موضوع پر قلم نہیں اٹھائیں گے ؎

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
صلح جویان بخوشی سجدۂ شکرانہ زدند

(۱۰ / ستمبر ۱۹۴۳ء)

## رسُولِ خُدا علیہ السلام خدا کے نور ہیں بجواب الفقیہ

"الفقیہ" بذات خود اور اس کے نامہ نگار ایسے مدرسہ میں تعلیم پائے ہوئے ہیں جہاں اخلاق کی کوئی کتاب داخلِ نصاب نہیں ہے۔ قلم ہاتھ میں لینے سے پہلے بدگوئی اور دشنام دہی کے پتھر پھینکنے لگ جاتے ہیں۔ ہم الفقیہ کو نصیحت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ہماری نصیحت کو بُرا سمجھیگا۔ ہاں استاد صاحب کا ایک شعر پیش کئے دیتے ہیں۔ جو فرماتے ہیں ؎

دہان خویش بدشنام میالا صائبؔ!
ایں زرِ قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

بطور مثال ہم "الفقیہ" کی ایک سرخی کا ذکر کرتے ہیں جو الفقیہ مورخہ ۱۴ / اپریل میں یوں مرقوم ہے۔ "اہلحدیث کی بڑبڑ" بقول استاد صاحب اس کا جواب یہ ہونا چاہیئے تھا۔ "الفقیہ کی بک بک" مگر ہم ایسا کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ خیر اس تمہیدی نوٹ کے بعد ہم اصل مسئلہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا اور الفقیہ پارٹی کا اتفاق ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نور خدا ہیں۔ مگر اس کی تشریح میں اختلاف ہے۔ "الفقیہ پارٹی کا عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت علیہ السلام اللہ کے نور ہیں۔ جس کی تشریح میں یہ شعر ہے جو "الفقیہ" میں شائع ہوتا رہا ہے ؎

وہی جو مستویٰ عرش ہے خُدا ہو کر
اُتر پڑا مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

ہم اس عقیدہ کو عقیدہ عیسائیہ بلکہ عقیدہ کفریہ بلکہ عقیدہ دہریہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسولِ خدا علیہ السلام خدا کے پیدا کئے ہوئے نور ہیں۔ اسی طرح قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور۔ مخلوق ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔
مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰکِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ۔ یعنی ہم نے قرآن کو تیرے دل میں نور بنایا۔
اب قابلِ غور بات صرف اتنی رہ گئی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نورِ قدیم ہیں یا نورِ مخلوق ہیں

وغیرہ کے بدعات سے لکھ چکے ہیں پس انہی دلائل سے یہ بھی بدعت ہے والا فما الفارق بینہما پس آپ ان دونوں میں کوئی فارق مؤثر ہم کو بتائیں ورنہ آپ رجعت قہقری فرما رہے ہیں!

اور امر دوم جو آپ کی ذات کے ساتھ متعلق ہے وہ یہ ہے کہ آپنے از روئے زیادہ اپنی تفسیر عربی میں تحریف قرآن کی کی ہے اور عقائد آپکے اہل اسلام کے عقائد سے مبائن اور مخالف ہیں نہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کما ہو باسمائہ وصفاتہ ایمان ہے اور نہ ملائکہ کے ساتھ آپکا ایمان ہے کہ ان کو بتقلید کفار مجردات کہکر ان کے پروں سے انکار کیا جو قرآن وحدیث اور اجماع کے ساتھ ثابت ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے ساتھ حقیقی ایمان ہے کیونکہ جب ملائکہ بھی نہوئے تو کتاب کون لائیگا اسیواسطے آپنے کلام اللہ کو مخلوق کہدیا۔ پہلے رسول ملکی ہوتا ہے پھر رسول بشری اور نہ رسولوں کے ساتھ آپ کا ایمان ہے کیونکہ جب کلام اللہ سے انکار ہوا تو رسول تو وہ ہوتا ہے جو اپنے مرسل کا کلام اور پیغام پہنچائے جب کلام ہی نہیں تو رسول کہاں سے آگیا اور سوائے اسکے اور بہت مخالفات ہیں جیسے انکار عرش اور کرسی اور حوض کوثر اور لوح محفوظ اور دابۃ الارض اور طلوع آفتاب از جانب مغرب۔ ویاجوج وماجوج ومعجزات وغیرہ وغیرہ یہ دوسرا مانع ہے پس جبتک آپ ان موانع کو دور نہ کریں تو پھر آپکی مثال وہ ہے جو بعض علماء نے لکھا۔ کمن رام یبنی قصرا فہدم مصرا یعنی آمین اور رفع الیدین کرنے سے اسکو اہلحدیث کہتے ہیں اور اسی پر لڑتے ہیں اور مقدمہ بازی میں تا لندن پہنچتے ہیں حالانکہ یہ مسائل فرعی ہیں اور سلف میں مختلف فیہا ہیں اور پھر جو اصول ایمان اور عقائد اسلام کو بیخ اور بنیاد سے اکھاڑ کر دور پھینکدیتے ہیں اور جماعت صحابہ اور ان کے اجماع کو رد کرکے کفار اور مشرکین کی بدلیل تقلید کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ہم کہاں نکل گئے اور پھر وہ پکے اہلحدیث ہیں۔ سبحان اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۱۹ء

المشتہران

جماعت اہلحدیث جودھپور راجپوتانہ عفا اللہ عنہم اجمعین۔ آمین

نوٹ نمبر۔ افسوس ہے کہ جماعت غزنویہ نے بیت اس فیصلہ سلطانیہ کا ذکر اپنی اہلحدیث وتوحید میں نہیں کیا۔ حالانکہ یہ تمام گفتگو امیر المؤمنین نے ساتھ مولوی اسمعیل کے ساتھ ہوئی تھی۔ جماعت غربۃ میں اور باوجود اس کے مولوی اسمعیل غزنوی نے مجھکو مکہ مکرمہ میں کہا تھا کہ یہ باتیں ضرور اخبار میں نقل جائے گی۔ حالانکہ اور کئی باتیں وہاں کی ان کی اخبار میں نقل کی گئی ہیں۔ واللہ اعلم اس بے تعلقی اور اعراض پر کونسی مصلحت باعث ہوئی ہے یا یہ کہ توحید کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہوگا۔ پس اس کا سبب معقول بیان فرماکر ہماری سوء ظنی کو رفع کریں۔

الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۳۳ کا اصل فوٹو

# اکابر وہابیہ کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخیاں اور بیباکیاں

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی قتیل نے انبیاء اور اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے تصرف فرمانے اور باذن اللہ سفارشی اور وکیل ماننے کو بھی شرک اور خرافات قرار دیا ہے:۔

"انبیاء اور اولیاء اللہ تعالےٰ کی عطا سے تصرف فرماتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی اور وکیل ہیں، یہ سب کچھ شرک اور خرافات ہیں"

(تقویۃ الایمان ص۶ مطبوعہ دہلی)

مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی نے نہلے پر دہلا یہ مارا کہ ایسے عقیدہ والے کو ابوجہل جیسا مشرک قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جو کوئی انبیاء و اولیاء کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے گو اُس کو اللہ کا بندہ مخلوق سمجھے، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے"

(تقویۃ الایمان ص۸ مطبوعہ دہلی)

## غیب کی بات جاننے میں انبیاء اور شیطان برابر ہیں

مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:۔

"اور اس بات میں (غیب کے جاننے میں) اولیاء انبیاء اور جن و شیطان اور بھوت پری میں کچھ فرق نہیں" (تقویۃ الایمان ص۸)

---

۱ھ تقویۃ الایمان صفحہ ۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۴۹ پر دیکھئے۔

۲ھ تقویۃ الایمان صفحہ ۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۰ پر دیکھئے۔

قرآنِ پاک میں اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے :۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (پ۲۹ ع ۱۱)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

## بُرے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے

اسماعیل دہلوی قتیل ہی رقمطراز ہیں کہ :۔

"بُرے وقت میں پہنچنا سب اللہ ہی کی شان ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۱۰[1])

## چمار سے بھی ذلیل

مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں کہ :۔

"یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۱۴[2] مطبوعہ دہلی)

ناظرین کرام! ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، میں انبیاء کرام علیہم السلام اور سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بھی آجاتی ہے۔ کیسی بیباکانہ اور گستاخانہ عبارات ہیں۔

## اللہ کا علم غیب ذاتی کا اِنکار

مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ :۔

"غیب کا دریافت اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۲۰[3] مطبوعہ دہلی)

دریافت کسی سے کیا جاتا ہے، مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی ہے جو دریافت نہیں کیا جاتا۔

---

۱؎ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۱ پر دیکھئے۔

۲؎ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۲ پر دیکھئے۔

۳؎ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۲ پر دیکھئے۔

## انبیاء عاجز اور بے اختیار ہیں

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ :۔

"انبیاء اور اولیاء کو اس بات میں کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے اُن کو عالم میں تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں یا اولاد دیویں یا مشکل کھول دیویں یا مرادیں پوری کر دیویں یا فتح و شکست دے دیویں یا غنی اور فقیر کر دیویں یا کسی کو امیر و وزیر، کسی سے بادشاہت چھین لیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں یا کسی بیمار کو تندرست کر دیویں یا کسی سے تندرستی چھین لیویں کہ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں، عاجز اور بے اختیار" (تقویۃ الایمان[1] ص ۲۵ مطبوعہ دہلی)

اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے :۔

اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ۔ (پ ۱۰ ع ۱۵)

اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا :۔

اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ (پ ۳ ع ۱۳)

اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

## خدا چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر دے

مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں کہ :۔

"اس شہنشاہ (اللہ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر ڈالے" (تقویۃ الایمان[2] ص ۳۱)

اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے :۔

---

۱ ۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۴ پر دیکھئے۔

۲ ۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۵ پر دیکھئے۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ - (پ ۲۲ ع ۲)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

یہی مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ:-

## انبیاء ذرہ ناچیز سے کمتر

اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ (تقویۃ الایمان[1] ص ۵۶)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ - (پ ۳۰ ع ۱۹)

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ - (پ ۲۶ ع ۱۴)

بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ (پ ۲۸ ع ۲۴)

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

## نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گنوار جیسی بے حواسی

مولوی اسماعیل دہلوی ہی لکھتے ہیں کہ:-

"اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔"

(تقویۃ الایمان[1] ص ۵۶)

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:-

"سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویۃ الایمان[2] ص ۵۸)

---

[1] تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۶ پر دیکھیے۔

[2] تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۷ پر دیکھیے۔

## انبیاء بڑے بھائی ہیں

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:۔ "اولیاء، انبیاء، امام و امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں، اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں، مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے"۔
(تقویۃ الایمان ص۶۰[1])

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (پ۲۱، ع ۱۷)

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ قریب ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

..................

## نبی مر کر مٹی میں ملنے والا ہے

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا:۔

"میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔ (تقویۃ الایمان ص۶۱[2])

حدیث شریف میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ نے فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاۤءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ يُّرْزَقُ۔ (ابن ماجہ ص۱۱۹)

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کیا ہے پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

امام المفسرین، فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے حدیث شریف نقل فرماتی ہے۔ کہ

اِنَّ اَوْلِيَاۤءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ (تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی)

اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں۔

---

[1] تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۸ پر دیکھئے۔

[2] تقویۃ الایمان صفحہ ۶۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۹ پر دیکھئے۔

لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

الحمد لله که درین ایام اجابت انضمام نسخهٔ بے‌بها بخش نور عرفان الموسوم به

# تقویة الایمان

[illegible]

بسعیِ کامل و سعی الکمل [illegible] اہتمام [illegible] اخر الانام محمد معظم

در مطبع فاروقی دهلی طبع شد

تقویۃ الایمان کا صفحۂ تائیٹل

ایمان کا کہتے ہوا ور افعال شرک کے کرتے ہو سو یہ دونوں باتیں کیونکر ملائے دیتے ہو اسکو
جواب دیتے ہیں کہ ہم تو شرک نہیں کرتے بلکہ اپنا عقیدہ انبیا و اولیا کی جناب میں ظاہر کرتے ہیں
شرک جب ہوتا کہ ہم اون انبیا و اولیا کو پیروں و شہیدوں کو اللہ کی برابر سمجھتے سو یوں تو ہم
نہیں سمجھتے بلکہ انکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہیں اور اوسی کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی انکی
اونکو بخشی ہے اوسکی مرضی سے عالم میں تصرف کرتے ہیں اور انکا پکارنا عین اللہ ہی کا پکارنا ہے اور
اونسے مدد مانگنی عین اسی سے مدد مانگنی ہے اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہیں جو چاہیں سو کریں
اور اوسکی جناب میں ہمارے سفارشی ہیں اور وکیل اور اونکے ملنے سے خدا ملتا ہے اور
اونکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم انکو مانتے ہیں اتنا اللہ سے
نزدیک ہوتے ہیں اور اسی طرح کی خرافات بکتے ہیں اور ان باتوں کا سبب یہ ہے کہ خدا اور
رسول کے کلام کو چھوڑکر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی کہانیوں کے پیچھے پڑے اور غلط غلط
رسموں کی سند پکڑے اور اگر اللہ رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے اللہ صاحب نے انکی ایک نہ مانی
اور اونپر غصہ کیا اور انکو جھوٹا بتایا چنانچہ سورہ یونس میں اللہ صاحب نے فرمایا وَ
یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا
عِنْدَ اللّٰہِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ سُبْحٰنَہٗ وَ
تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ترجمہ اور پوجتے ہیں ورے اللہ کے ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے
انکو نہ کچھ نقصان اور کہتے ہیں یہ لوگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس کہہ کیا بتاتے ہو تم
اللہ کو جو نہیں جانتا وہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں سو وہ نرالا ہے انسے جنکو یہ شریک
بتاتے ہیں ف یعنی جنکو لوگ پکارتے ہیں انکو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ
پہونچانے کی نہ نقصان کردینے کی اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس
سو یہ بات اللہ نے نہیں بتائی پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبردار ہو جو اسکو بتاتے ہو جو وہ
نہیں جانتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام آسمان و زمین میں کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہیں کہ اسکو
مانے اور اسکو پکارے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہونچے بلکہ انبیا و اولیا کی سفارش جو ہے سو اللہ کے

تقویۃ الایمان صفحہ ۶ کا اصل فوٹو

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت مین کافر بھی اپنے بتون کو اللہ کے برابر نہین جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور انکو اسکے مقابل کی طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی انکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک مین برابر ہے سو سمجھنا چاہیے کہ شرک اسی پر موقوف نہین کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہے کہ جو چیزین اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہین اور اپنے بندون کے ذمہ پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہین وہ چیزین اور کسی کے واسطے کرنے جیسے سجدہ کرنا اور اسکے نام کا جانور کرنا اور اسکی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتون سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ اور اس بات مین اولیا و انبیا مین اور جن و شیطان مین اور بھوت اور پری مین کچھ فرق نہین یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہو جاویگا خواہ انبیا و اولیا سے کرے خواہ پیرون و شہیدون سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جیسا بت پوجنے والون پر غصہ کیا ہے ویسا ہی یہود و نصاری پر حالانکہ وہ لوگ اولیا و انبیا سے یہ معاملہ کرتے تھے چنانچہ سورہ برات مین فرمایا ہے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ **ترجمہ** ٹھہرا لیا انہون نے مولویون کو اور درویشون کو اپنا رب ورے اللہ سے اور مسیح بیٹے مریم کو اور حالانکہ ان کو تو حکم یہی ہوا ہے کہ بندگی کرین مالک ایک کی نہین کوئی مالک سوا اسکے وہ نرالا ہے انکے شریک بتانے سے **ف** یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہین اور ان چھوٹے اور مالک ٹھہرائے ہین مولویون اور درویشون کو سو اس بات کا انکو حکم نہین ہوا اور اس سے انپر شرک ثابت ہوتا ہے اور وہ نرالا ہے اسکا شریک کوئی نہین ... چھوٹے بڑے سب اسکے بندہ عاجز ہین عجز مین برابر ہین چنانچہ

علم اونکو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہی خواہ یہ عقیدہ انبیا و اولیا سے
رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ
بات انکو اپنی ذات سے ہی خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک
ثابت ہوتا ہی دوسری بات یہ ہی کہ عالم مین ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی
خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا فتح و
شکست دینی اقبال و ادبار دینا مرادین پوری کرنی حاجتین بر لانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری
کرنی برے وقت مین پہونچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہی اور کسی انبیا و اولیا کی پیر و
شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہین جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے
مرادین مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اسکی منتین مانے اور مصیبت کے
وقت اسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہی اور اسکو اشراک بالتصرف کہتے ہین یعنے اللہ کا
سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہی پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کامون کی طاقت انکو خود بخود
ہی خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہی ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہی اور تیسری
بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہین کہ انکو عبادت کہتے ہین
جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اسکے نام پر مال خرچ کرنا اور اسکے نام کا
روزہ رکھنا اور اسکے گھر کی طرف دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر
کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہین اور رستے مین اس مالک کا نام پکارنا
اور نامعقول باتین کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا اور اس
گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اسکی طرف جانور لیجانے اور وہان منتین ماننی اس پر غلاف ڈالنا
اور اسکی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دین و دنیا
کی مرادین مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اسکی دیوار سے اپنا منہ
اور چھاتی ملنا اور اسکا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اسکی گرد روشنی کرنی اور اسکا
مجاور بنکر اسکی خدمت مین مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا
پانی پلانا وضو غسل کا لوگون کے لیے سامان درست کرنا اور اسکے کنوئین کے

واسطے تاج وتخت نیا کرے یا اُسکے تئین ظل سبحانی بولے یا اُسکے تئین بادشاہ کا سا مجرا کرے یا اُسکے لیے ایک دن جشن کا ٹھہراوے اور بادشاہ کی نذر دیوے یہ تقصیر سب تقصیروں سے بڑی ہی اسکی سزا مقرر اسکو پہونچتی ہی اور جو بادشاہ اُس سے غفلت کرے اور ایسوں کو سزا نہ دیوے اسکی بادشاہت میں قصور ہی چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں سو اُس مالک الملک شاہنشاہ غیور سے ڈرا چاہیے کہ بڑے زور کا زور رکھتا ہی اور ویسی غیرت سو وہ مشرکوں سے کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح [illegible] اُنکی سزا نہ دیگا اللہ سب مسلمانوں پر رحمت کرے اور اُن کو شرک کی آفت سے بچاوے میں قال اللہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ لقمان میں جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور وہ نصیحت کرتا تھا اسکو اے بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنانا اسکا بڑی بے انصافی ہی ف یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقلمندی دی تھی سو انہوں نے اُس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہی کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دینا اور جسنے اللہ کا حق اُسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجیے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہی ایسی ہی عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہی اور یہی حق ہے اسواسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہی کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اُسی کی بے ادبی ہی قال اللہ تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ انبیا میں اور نہیں بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول مگر کہ اسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں ہی کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں سوائے

۱۴

تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ کا اصل فوٹو

گناہون کا ڈر اُسکے دلپر گھر رہا ہوگا اور آسے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا اور بیشک ایسے آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہی سو جون جون اُس سے گناہ ہونگے اسی کے موافق اوسکی یہ حالت بڑہیگی اور جسقدر کہ یہ حالت بڑہیگی اُسی قدر اللہ کی رحمت بڑہیگی سو جان لینا چاہیے کہ جسکی توحید کامل ہی اوسکا گناہ وہ کام کرتا ہی کہ اورون کی عبادت وہ کام نہین کر سکتے فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہی متقی مشرک سے جیسے رعیتی تقصیروار ہزار درجہ بہتر ہی باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہی اور وہ اپنے فریب پر مغرور۔

## الفصل الثانی فی ذکر رد الاشراک فی العلم

ترجمہ فصل دوسری بیان مین بُرائی اشراک فی العلم کے **ف** یعنی اِس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جس سے اشراک فی العلم کی بُرائی ثابت ہوتی ہی قال اللہ تعالیٰ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنے سورہ انعام مین اُسی پاس کنجیان غیب کی نہین جانتا اونکو مگر وہی **ف** یعنی جسطرح اللہ صاحب نے بندون کے واسطے ظاہر کی چیزین دریافت کرنے کو کچھ راہین بتادی ہین جیسے آنکھ دیکھنے کو کان سننے کو ناک سونگھنے کو زبان چکھنے کو ہاتھ ٹٹولنے کو عقل سمجھنے کو اور وہ راہین اُنکے اختیار مین دین ہین کہ اپنی خواہش کے موافق اُنسے کام لیتے ہین جیسے جب کچھ دیکھنے کو دل چاہا تو آنکھ کھول دی جبچاہا توبند کرلے جس چیز کا مزہ دریافت کرنے کا ارادہ ہوا منہہ مین ڈال لیا نہ ارادہ ہوا نہ ڈالا سو گویا کہ اِن چیزون کے دریافت کرنے کو کنجیان اُنکو دی ہین جیسی جسکے ہاتھہ کنجی ہوتی ہی قفل اُسی کے اختیار مین ہوتا ہی جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے اسی طرح ظاہر کی چیزون کو دریافت کرنا لوگون کے اختیار مین ہی جب چاہین کرین جب چاہین نہ کرین سو اِسطرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی شان ہی کسی ولی و نبی کو جن و فرشتہ کو پیر و شہید کو امام و امام زادے کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہین بخشی کہ جب وہ چاہین غیب کی بات معلوم کرلین بلکہ اللہ صاحب کا ارادہ سے

تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ کا اصل فوٹو

۲۵

مار ڈالیں یا اولاد دیویں یا مشکل کھول دیویں یا مرادیں پوری کر دیویں یا فتح و شکست
دے دیویں یا غنی اور فقیر کر دیویں یا کسی کو بادشاہ کر دیویں یا کسی کو امیر وزیر یا کسی سے
بادشاہت یا امارت چھین لیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں یا کسی بیمار کو
تندرست کر دیویں یا کسی سے تندرستی چھین لیویں کہ ان باتوں میں سب بندے بڑے
اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار اور اسی طرح کچھ اسباب میں بھی انکو بڑائی
نہیں ہے کہ اللہ صاحب نے غیب دانی اختیار میں دیدی ہو کہ جسکے دل کا احوال جب
چاہیں معلوم کر لیں یا جس غائب کا احوال جب چاہیں معلوم کر لیں کہ وہ جیتا ہے یا مر گیا
یا کس شہر میں ہے یا جس آیندہ بات کو جب ارادہ کریں تو دریافت کر لیں کہ فلانے کے
ہاں اولاد ہوگی یا نہوگی یا اس سوداگری میں اسکو فائدہ ہوگا یا نہوگا یا اس لڑائی
میں فتح پاویگا یا شکست کہ ان باتوں میں بھی سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے
یکساں بیخبر ہیں اور نادان سو جیسے سب لوگ کبھی کچھ بات عقل سے یا قرینہ سے
کہہ دیتے ہیں پھر کبھی انکی بات موافق پڑ جاتی ہے کبھی انمیں چوک پڑ جاتی ہے اسیطرح
یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل اور قرینہ سے کہتے ہیں سو انمیں کبھی درست ہو جاتی ہے کبھی
چوک جاتی ہیں مگر جو اللہ کی طرف سے وحی یا الہام ہے سو اسکی بات نرالی ہے مگر وہ ان کے
اختیار میں نہیں اَخرَجَ البُخَارِیُّ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنتِ مُعَوِّذِ بنِ عَفرَاءَ قَالَت
جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِینَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِی کَمَجلِسِکَ
مِنِّی فَجَعَلَت جُوَیرِیَاتٌ لَنَا یَضرِبنَ بِالدُّفِّ وَیَندُبنَ مَن قُتِلَ مِن اٰبَائِی
یَومَ بَدرٍ اِذ قَالَت اِحدَاھُنَّ وَفِینَا نَبِیٌّ یَعلَمُ مَا فِی غَدٍ فَقَالَ دَعِی
ھٰذِہٖ وَقُولِی بِالَّذِی کُنتِ تَقُولِینَ۔ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب
اعلان النکاح میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ربیع نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم آئے پھر گھر میں داخل ہوئے جب شادی ہوئی تھی میری پھر بیٹھے
میرے پاس مسند پر جیسا تو بیٹھا ہے میرے پاس سو وہیں شروع کیا کچھ چھوکریان
ہماری نے کہ دف بجانے لگیں اور مذکور کرنے لگیں ان لوگوں کا کہ مارے گئے

شخص کی چوری ثابت ہو جاوے اور کوئی امیر و وزیر اسکو اپنی سفارش سے بچا لیوے تو ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اُس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اسکے آئین کے موافق اُسکو سزا پہونچتی ہے مگر اُس امیر سے دب کر اُس کی سفارش مان لیتا ہے اور اُس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اُس کی سلطنت کا بڑا رکن ہے اور اُس کی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک جگہہ اپنے غصے کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کر جانا بہتر ہے اس سے کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیجے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جاوین اور سلطنت کی رونق گھٹ جاوے اسکو شفاعت وجاہت کہتے ہین یعنے اس امیر کی وجاہت کے سبب سے اُسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب مین ہرگز ہرگز نہین ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ کے جناب مین اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل کہ اُس نے خدا کے معنے کچھہ بھی نہ سمجھے اور اوس مالک الملک کی قدر کچھہ بھی نہ پہچانی اُس شاہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن مین ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑون نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا کر ڈالے اور ایک دم مین سارا عالم عرش سے فرش تک اُلٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اُس جگہہ قایم کرے کہ اُس کے محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کام کے واسطے کچھہ اسباب اور سامان جمع کرنے کی کچھہ حاجت نہین اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جن بھی سب ملکر جبرئیل اور پیغمبر ہی کی ہو جاوین تو اُس مالک الملک کی سلطنت مین اُن کے سبب سے کچھہ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو سب شیطان اور دجال ہی سے ہو جاوین تو اُسکی کچھہ رونق گھٹنے کی نہین وہ ہر صورت سے بڑون کا بڑا ہے اور بادشاہون کا بادشاہ اُس کا کوئی کچھہ بگاڑ نہ سکے نہ کچھہ سنوار سکے دوسری صورت

اپنی انکھون سے کہ قبہ کی طرح او رپینک وہ چرچر بولتا ہے اُس سے جیسا چرچر بولے پالان
اونٹ کا سوار کے بوجھ سے ف یعنی ملک عرب مین قحط پڑا تھا سو ایک گنوار نے اگر پیغمبر
خدا کے روبرو اسکی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور یہ کہا کہ تمہاری سفارش اللہ کے پاس
ہم چاہتے ہین اور اللہ کی تمہارے پاس سو یہ بات سُنکر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت
مین آگئے اور اللہ کی بڑائی اُنکے مُنہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے لوگون کے چہرے
اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے پھر اوس شخص کو سمجھایا کہ کسی کو جو کسی پاس اپنا سفارشی
ٹھہرائے تو یون ہوتا ہے کہ اصل کاروبار اُسکے اختیار مین ہو اور سفارش کرنے والے
کی خاطر سے وہ کر دے سو جب یہ کہا اللہ کو سفارشی پیغمبر کے پاس ہمنے ٹھہرایا سو گویا
اصل مختار پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض غلط ہے اللہ کی شان بہت
بڑی ہے کہ سب انبیا اور اولیا اوسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہین کہ سارے
آسمان و زمین کو عرش اوسکا قبہ کی طرح گھیر رہا ہے اور باوجود اِس بڑائی کے اُس شاہنشاہ
کی عظمت نہین تھام سکتا بلکہ اُسکی عظمت سے چرچر بولتا ہے سو کسی مخلوق کی کیا طاقت 56
کہ اُسکی بڑائی کا بیان بھی کر سکے اور اوسکی عظمت کے میدان مین اپنا خیال اور وہم بھی
دوڑا سکے پھر کسی کام مین دخل کرنے کی اور اوسکی سلطنت مین ہاتھ ڈالنے کی تو کسکو
قدرت وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن
مین کروڑون کام کرتا رہتا ہے وہ کسکے روبرو سفارش کرے اور کسکا یہ مُنہ کہ اوسکے
سامنے کسی کام کا مختار بنکے بیٹھے سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی تو اسکے دربار مین یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے مُنہ سے اتنی بات سنتے ہی
مارے دہشت کے بیحواس ہو گئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی
ہے بیان کرنے لگے پھر کیا کیسے اِن لوگون کو کہ اُس مالک الملک سے ایک بھائی بند
کا سا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ گیا کیا بڑھ بڑھ کر باتین کرتے ہین کوئی
کہتا ہے کہ مین نے اپنے رب کو ایک کوڑی کو مول لیا اور کوئی کہتا ہے کہ مین اپنے
رب سے دو برس بڑا ہون اور کوئی کہتا ہے کہ اگر ہمارا رب میرے پیر کے سوا کسی اور

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ کا اصل فوٹو

تو حضرت نے سنا اُن لوگون کو کہ کہتے ہین اُسکو ابو الحکم یعنی اصل قضیہ چکانے والا پس فرمایا
اُسکو پیغمبر خدا نے کہ بیشک اللہ ہی ہے اصل قضیہ چکانے والا اور اوسی کا ہے حکم پھر تجھکو
کون کہتے ہین ابو الحکم ف یعنے یہ بات کہ ہر قضیہ چکا دے اور جھگڑا مٹا دے یہ اللہ ہی
کی شان ہے کہ آخرت مین ظہور کریگی کہ پہلے پچھلے دین دنیا کے جھگڑے سب صاف ہو جاوینگے
اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے
لائق ہے اور اوسمین وہ پایا جاتا ہے اور کسی کو نہ کہے جیسے بادشاہون کا بادشاہ مالک
سارے جہان کا خداوند جو چاہے کر ڈالے معبود بڑا داتا بے پروا وعلی ہذا القیاس اخرج
فی شرح السنۃ عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء
اللہ وشاء محمد وقولوا ما شاء اللہ وحدہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی
مین لکھا ہے کہ شرح السنہ مین ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یون مت بولا
کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط ف یعنے جو کہ اللہ کی شان ہے اور
اوسمین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اوسمین اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کہ کتنا ہی بڑا
اور کیسا ہی مقرب مثلاً یون نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہیگا تو فلانا کام ہو جاویگا کہ سارا کاروبار
جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہین ہوتا یا کوئی
شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل مین کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت مین
کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین تو اوسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات
اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر اور اس بات کا کچھ مضائقہ نہین کہ کچھ دین کی بات ہو تو کہے کہ اللہ
و رسول ہی جانے یا فلانی بات مین اللہ و رسول کا یون حکم ہے کیونکہ دین کی سب باتین
اللہ نے اپنے رسول کو بتا دی ہین اور سب بندون کو اپنے رسول کی فرمانبرداری کا
حکم کر دیا ہے اخرج الترمذی عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین لکھا ہے کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تھے کہ جسنے قسم کھائی
سوا اللہ کے سو بیشک شرک کیا اخرج رزین عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸ کا اصل فوٹو

کہ پوجتے ہون لوگ کہا انہین پھر پوچھا کہ وہان کوئی تہوار ہوتا تہا اونکا لوگون نے کہا
کہ نہین فرمایا کہ تو پوری کر منت اپنی کیونکہ نہ پوری کیا جاہیے ایسی منت کہ اسمین کچھ اللہ کا
گناہ ہوف یعنے اللہ کے سواے کسی اور کی منت ماننے گناہ ہے سو ایسی منت کو
پورا نہ کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول تو اللہ کے سوا کسی اور کی منت نہ مانیے
اور جو مانی ہو تو پورا نہ کیجے کیونکہ یہ بات خود گناہ ہے پھر اسپر ہٹ کرنا اور زیادہ گناہ
اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سواے اور کسی کے نام پر جانور چڑھاتے ہون یا
پوجا کرتے ہون یا اور کسی طرح کا وہان جمع ہو کر شریک کرتے ہون وہان اللہ کے نام کا
بہی جانور نہ لیجاے اور کسی طرح اونمین نہ شریک ہوجیے نہ اچھی نیت سے نہ بری نیت سے
کہ اونسے مشابہت کرنی خود بری بات ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ
بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَہٗ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَسْجُدُ لَکَ الْبَھَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ
اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَکَ فَقَالَ اُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَاَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ ترجمہ مشکوٰۃ کی باب ٦٠
عشرۃ النساء مین لکہا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
مہاجرین وانصار مین بیٹہے تہے کہ آیا ایک اونٹ پہر اوسنے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سو آنکی
اصحاب کہنے لگے کہ اے پیغمبر خدا تمکو سجدہ کرتے ہین جانور اور درخت سو ہمکو تو ضرور
چاہیے کہ تمکو سجدہ کرین سو فرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بہائی کی
ف یعنے انسان آپسمین سب بہائی ہین جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بہائی ہے سو اسکے
بڑے بہائی کی سی تعظیم کیجے اور مالک سبکا اللہ ہے بندگی اسکو چاہیے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اولیا وانبیا امام وامام زادہ پیر وشہید یعنے جتنے اللہ کے مقرب بندے
ہین وہ سب انسان ہی ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بہائی مگر انکو اللہ نے بڑائی
دی وہ بڑے بہائی ہوئے ہمکو انکی فرمانبرداری کا حکم کیا ہے ہم انکے چہوٹے ہین سو
انکی تعظیم انسانون کی سی کرنی چاہیے نہ خدا کی سی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ بعضے بزرگون کو
بعضے درخت اور بعضے جانور مانتے ہین چنانچہ بعضے درگاہون پر شیر حاضر ہوتے ہین

اونسے بعضے بڑا ہی اور بعضے بڑے بیٹے مگر آدمی کو اسکی کچھ سند نہ پکڑنی چاہیے بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم
کرے کہ اللہ نے بتلائی ہو اور شرع میں جائز ہو مثلاً قبروں پر مجاور بنا شرع میں نہیں
بتایا سو ہرگز نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی شیرات دان میں بیٹھا رہتا ہو تو اوسکی سند پکڑے
کہ آدمی کو جانور کی ریس کرنی نہ چاہیے اخرج ابو داؤد عن قیس بن سعد قال اتیت
الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احق ان یسجد لہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی رأیت
الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فانت احق ان نسجد لک فقال
لی ارأیت لو مررت بقبری أکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے
نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو
سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجیے انکو
پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے انکو
کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تمکو سو فرمایا مجھکو بھلا خیال
تو کرو تو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو کہا میں نے نہیں فرمایا مت کرو
یعنے میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو
اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجیے نہ
کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجیے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور
جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار پھر مر کر کچھ خدا نہیں بنگیا ہے
ہی بندہ ہے اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ
ولا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب السلام
میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے
یوں نہ بولے کہ میرا بندہ اور میری بندی تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں

تقویۃ الایمان صفحہ ٦١ کا اصل فوٹو

## وہابیوں اور دیوبندیوں کے — انبیاء لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں

نام نہاد شیخ الاسلام اور مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی نے لکھا ہے:۔

"انبیاء بھی لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں"

کتاب التوحید مترجم ص ۳۳ [۱]

جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:۔

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۷۴، مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۱)

## حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ غیب کو مجنون اور چوپایوں کے علم سے تشبیہ

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ:۔

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص ۸) [۲]

ناظرینِ کرام: تھانوی صاحب، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب شریف کو حیوانوں، چوپاؤں اور بچوں اور پاگلوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دے کر گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو کسی مسلمان کے قلم سے زیبا نہیں۔

---

[۱] کتاب التوحید صفحہ ۳۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۶۲ پر دیکھئے۔

[۲] حفظ الایمان صفحہ ۸ کا اصل فوٹو، صفحہ ۶۴ پر دیکھئے۔

كتاب

# التوحيد

الذی هو حق اللہ علی العبید

تالیف

مجدد الدعوة الاسلامیه شیخ الاسلام

## محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ

١١١٥ ھ ـــــ ١٢٠٦ ھ

ترجمہ و تفہیم

## عطاء اللہ ثاقب

ناشر

أنصار السنة المحمدية

لاہور ۔ پاکستان

(۹) انبیائے کرام علیہم السلام بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

(۹) اِس بات پر بطورِ خاص غور کرنا ضروری ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ تمام چیزوں سے بھاری ہے مگر بہت سے بدقسمت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے والوں کی ترازو ہلکی ہوں گی۔

(۱۰) اِس بات کی صاف تصریح موجود ہے کہ آسمانوں کی طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں۔

(۱۱) زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔

(۱۲) اللہ کریم کی صفات کا ثبوت، بخلاف اشعریّہ کے (وہ صفاتِ الٰہیہ کا اِنکار کرتے ہیں۔)

(۱۳) حضرت . ن رضی اللہ عنہ کی حدیث جب آپ کی سمجھ میں آجائے گی تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ فرمانا کہ "فَاِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللہِ" سے مقصود شرک چھوڑنا ہے نہ یہ کہ بس زبان سے کلمہ کی شہادت۔

کتاب التوحید صفحہ ۳۳ کا اصل فوٹو

اللہ بشیکم منبئکم بسوم الفم ...

# حفظ الایمان

مع

# بسط البنان

مصنفہ

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

باہتمام خاص اپنے

کتبخانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

[illegible]



حفظ الایمان کا صفحہ ٹائٹل

جواب سوال سوم مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اسکے
ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا
اللہ اور لو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ
ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر عالم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونیکی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا قرآن مجید میں لفظ
راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی و امتی و ربی کہنے سے نہی۔ اسیوجہ سے وارد ہے اس لئے
حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز
ہو تو خالق اور رازق وغیرہما بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا جائز ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے
عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا الغنی مالک و معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جسطرح آپ پر عالم الغیب کا
اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسیطرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل و علا شانہ سے
بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالی کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی
کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالی شانہ عالم الغیب نہیں
(نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر
تو یہ فقیروں کی تمام بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہونگی تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا
بنا لیا جب چاہا مٹا دیا۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب
یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا
تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ
ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے
پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہونگا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا
جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور التزام نہ کیا
جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اسطرح کہ اسکی ایک فرد بھی
خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بیشمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے
نفی کرنا علم غیب کی آیت ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر میں اور نفی کرنا آپ سے علم تعیین قیامت
کی اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور ہے احادیث میں ہزاروں واقعات آپکے کتب و رسائل وغیرہ

حفظ الایمان صفحہ ۸ کا اصل فوٹو

## دیوبندی علماء حضور علیہ السلام کے استاذ ہیں

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:۔

"ایک صالح فخرِ عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی، آپ تو عربی ہیں؛ فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔" (براہین قاطعہ ص۲۶ مطبوعہ دیوبند) [1]

دیوبندی وہابی تو حضور کے اُستاد بن رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالے فرماتا ہے:۔

| | |
|---|---|
| وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ۔ (پ ۱۳ ع ۱۳) | اور ہم نے ہر رسول اُس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔ |

## شیطان اور ملک الموت کا علم نص سے ثابت ہے نبی پاک کا علم ثابت نہیں

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ:۔

"غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے۔"

(براہین قاطعہ ص۵۱ مطبوعہ دیوبند) [2]

دیوبندی وہابی مولوی کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کے علم کے لیے نص موجود ہے مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم پاک کے لیے نص نہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

| | |
|---|---|
| وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ (پ ۵ ع ۱۴) | اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ |

---

[1] براہینِ قاطعہ صفحہ ۲۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۶۷ پر دیکھئے۔

[2] براہینِ قاطعہ صفحہ ۵۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۶۸ پر دیکھئے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اے لوگو! بتحقیق آئی تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے

الحمد للہ العلی الاعلیٰ کہ کتاب لاجواب ماحی رسوم و بدعات و دافع اوہام و ظلمات محلّی بحجج لامعہ موشّی بدلائل نافعہ اعنی

١٣٨٢

# البراهين القاطعة

على

# ظلام الانوار الساطعة

الملقب

# بالدلائل الواضحة

على

١٩٦٢

# كراهة المروج من المولود والفاتحة

بامر حضرت بقیۃ السلف حجۃ الخلف رأس الفقہاء والمحدثین تاج العلماء الکاملین جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ

باہتمام ۔ مختار علی ابن محمد علی

کتب خانہ امدادیہ دیوبند یو پی انڈیا
از

براہینِ قاطعہ کا صفحہ ٹائیٹل

وہ جائز نہ ہو ورنہ ناجائز یہ بات ہرگز محققین کاملین کے نزدیک مسلّم نہیں ہے واضح ہو کہ یہاں تک سوال فتوی انکاری کی شرح کی گئی اب اُسی کے جوابات جو مفتی صاحبوں نے لکھے ہیں اُسکی توضیح کرتا ہوں۔ نور دوم میں پیچھے لکھے ہیں لمعۂ اولی نقل جواب واضح ہو کہ اُس سوال کا جواب اوّل دہلی میں لکھوالیا گیا پھر اصحاب دیوبند نے اُس پر مہریں لگائیں وہ یہ ہے جواب فتوی انکاری انعقاد محفل میلاد اور قیام وقت ذکر پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرون ثلثہ سے ثابت نہیں ہوا پس یہ بدعت ہے اور علی ہذا القیاس بروز عیدین وغیر عیدین و پنجشنبہ وغیرہ میں فاتحہ مروجہ ہاتھ اٹھا کر پایا نہیں گیا۔ البتہ نیابتہ عن المیت بغیر تخصیص اُن امور مرقومۂ سوال کے لِلّٰہ مساکین و فقرا کو دیکر ثواب پہنچانا اور دعا و استغفار کرنے میں اُمید منفعت ہے، اور ایسا ہی حال دہم سویم چہلم وغیرہ اور ختم آیت اور چنوں اور شیرینی وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے۔ خلاصہ یہ کہ بدعات مخترعات ناپسند شرع ہیں انتہی حرفاً حرفاً۔ اب مؤلف رسالہ ہذا اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد پر بھروسہ کرکے بیان کرتا ہے اُن امور ناصواب کو جو اس جواب میں ہیں واضح ہو کہ اس جواب پر دہلی کے تین صاحبوں کی مُہر ہے الٰہی بخش۔ حفیظ اللہ۔ شریف حسین۔ یہ صاحب ہی ہیں غیر مقلد ہیں سب ان کو جانتے ہیں ان کا یہ جواب لکھنا کچھ تعجب نہ تھا لیکن اصحاب دیوبند بھی اس فتوے میں اُن کے تابع ہو گئے مدرسۂ دیوبند کے طلبا اور مدرسین کی پانچ مہریں چند دستخط ہیں ایسے ایسے مفتی کہاں ہیں ایک صاحب کی عبارت یہ ہے "ہذا مسئلہ جواب صحیحہ حسن علی عفی اللہ عنہ" سبحان اللہ عبارت اِن مفتی صاحب کی دیکھنے کے قابل ہے اور فصاحت بلاغت تذکروں میں لکھنے کے لائق ہے لفظ ہذا کی تذکیر تعریف مسئلہ کی تانیث و تنکیر جواب کی تذکیر صحیحہ کی تانیث پھر مسئلہ یعنی سوال مبتدا اور جواب صحیحہ اُسکی خبر سوال کی خبر جواب کیا کیا تماشے ہو رہے ہیں خیر ہم کو اِن صاحبوں میں کسی سے کچھ تعارض نہیں الا مولوی محمد یعقوب صاحب۔ کہ اس مدرسہ کے مدرس اول ہیں چونکہ اُنہوں نے

اوّل سے لمعہ نحا اول کو ظلمات مکنونہ سے کہ ظلمات جہل مرکب ہیں مثل لمعہ کے رفع کرکے اُسکی ظلمات اصلیہ کو واضح طور پر نمایاں دیا ناکر دکھایا۔ **قولہ**۔ نور دوم الخ **اقول**۔ اس میں مؤلف نے جواب بلفظہ نقل کیا ہے بعد اس کے کچھ اپنے علم کے فخریہ کلمات لکھے ہیں کہ اس کے جواب کی ضرورت نہیں علم مؤلف کا تو نور ملا ہی میں خوب منور ہو چکا **قولہ**۔ اُن میں سے ایک صاحب کی عبارت یہ ہے الخ **اقول**۔ حسن علی نام کوئی مدرس مدرسہ دیوبند میں نہیں ابتدائے بناء مدرسہ سے آج تک کی کیفیات موجود ہیں دیکھ لو مؤلف کو اگر دیوبند کے مدرسہ پر طعن کرنا مقصود ہے تو ایسی طرح طعن کرنا کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہ ہو شرم کی بات ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان بعض الظن اثم۔ پھر خواہ مخواہ حسن علی کو دیوبند کا مدرس یا طالب علم قرار دیکر محض اپنی طرف سے یہ لکھنا کس قدر خلاف امر حق تعالیٰ کے ہے اور جو توہین مدرسہ کی غرض مؤلف کی ہے تو ایسے واہی مطاعن سے کچھ نہیں ہوتا اور مدرسہ دیوبند کا جو کچھ علم ہے اگر کچھ فہم خداداد مؤلف کو ہے تو آوے اور دیکھے اس فقیر کے گمان میں یہ آتا ہے کہ مدرسۂ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھکر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھکر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا پس جس کا رتبہ عند اللہ زیادہ ہو گا

براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ کا اصل فوٹو

اور مشکوٰۃ میں ہے کہ ملک الموت وقت موت کے سرہانے ہوتا ہے مومن کے بھی اور کافر کے بھی یہ حدیث طویل ہے اور قاضی ثناء اللہ نے
تذکرۃ الموتیٰ میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو جبرانی اور ابن مندہ سے اس میں یہ بھی ہے کہ ملک الموت نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں نیک یا بد آدمیوں کا جسکی طرف مجھکو توجہ نہ ہو رات دن دیکھتا رہتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں
کہ وہ خود بھی اپنے کو اسقدر پہچانتے۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت علیہ السلام تو ایک فرشتہ مقرب
ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ در مختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اس کا بیٹا
آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جسکو اللہ نے بچا لیا
بعد اسکے لکھا ہے واقدرہ علی ذلک کما اقدر ملک الموت علی نظیر ذلک۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی ہے
جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا انتہیٰ کلامہ۔ اب عالم اجسام محسوسہ میں اسکی مثال سمجھئے کوئی آدمی مشرق و مغرب
آبادی دنیا کی اگر سیر کرے جہاں جاویگا چاند کو موجود پاویگا اور سورج کو بھی پاویگا پھر اگر دیکھے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایک سورج
سب جگہ موجود تمہارے قاعدہ سے چاہئے وہ کافر ہوجاوے کہ اس نے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہے نہ کافر مسلمان ہے بس
پیدا نہ کر سکے پس آفتاب ماہتاب کو جو اس ہیئت وسعت نور پر بنایا اور ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت علم دی گئی اسکا حال مشاہد ہے
اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب اس پر کسی افضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا زائد اس مفضل سے ثابت کرنا کسی عاقل فہیم عالم کا
کام نہیں۔ علاوہ عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی
یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اسوقت قابل التفات ہو کہ مولف قطعیات سے اسکو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کی ایک قیاس
فاسدہ سے عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا چاہے تو کب قابل التفات ہوگا۔ دوسرے قرآن و حدیث سے اسکے خلاف ثابت ہے پس اسکا خلاف کس طرح
قبول ہو سکتا ہے بلکہ یہ سب قول مولف کا مردود ہوگا خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ الحدیث۔ اور شیخ
عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بحر الرائق وغیرہ کتب میں لکھا گیا ہے پس اگر افضلیت
ہی موجب اسکی ہے تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل ہیں تو مولف سب عوام میں بسبب افضلیت کے
شیطان سے زیادہ نہیں تو اسکی برابر تو علم غیب بزعم خود ثابت کر دیوے اور مولف خود اپنے زعم میں تو بہت بڑا اکمل الایمان ہے تو شیطان سے
ضرور افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا۔ معاذ اللہ مولف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالائق بات منہ سے
نکالنا کس قدر دور از علم و عقل ہے الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ
کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت
ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور خاصہ کی تعریف تہذیب
منطق پڑھکر مولف نے یاد کر کے بے تہذیبی عقیدہ کی اختیار کی مگر فہم سے ما شاء اللہ ہنوز بہت دور ہے خاصہ حق تعالیٰ کے علم کا یہ ہے
کہ اسکا علم ذاتی حقیقی ہے کہ جس کا لازم احاطہ کل شئ کا ہے اور تمام مخلوق کا علم مجازی ظلی کہ قدر عطا کی حق تعالیٰ کی طرف سے مستفاد ہے اس

براہین قاطعہ صفحہ ٥١ کا اصل فوٹو

مدرسہ دیوبند کے بانی اور دیوبندیوں کے قاسم العلوم والخیرات مولوی قاسم صاحب نانوتوی قمطراز ہیں۔

## اُمتی عمل میں انبیاء سے بڑھ بھی جاتے ہیں

"انبیاء اپنی اُمت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بہت وقتوں میں بظاہر اُمتی مساوی برابر ہو جاتے ہیں بلکہ اُمتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں۔"

(تحذیر الناس ص۵ مطبوعہ دیوبند) [۱]

## ختمِ نبوت کا انکار

مدرسہ دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ:۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمانہ میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔"

(تحذیر الناس ص۲۵ مطبوعہ دیوبند) [۲]

مولوی قاسم نانوتوی کہتے ہیں کہ زمانہ نبوی کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیتِ محمدی میں فرق نہ آئے گا، مگر اللہ تعالےٰ کا اعلان ہے :۔

| | |
|---|---|
| مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ | محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں |
| رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ | ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں |
| وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ (پ۲۲ ع۱) | پچھلے۔ |

قارئین کرام! مدرسہ دیوبند کے بانی اور دیوبندیوں کے قاسم العلوم والخیرات نانوتوی صاحب کی گل فشانی آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (پ۳۰ ع۱۸)

مگر نانوتوی صاحب اُمتی کو عمل میں نبی کے برابر حتیٰ کہ بڑھا بھی رہے ہیں۔ یہ ہے اِنکے قاسم العلوم والخیرات کی علمی قابلیت۔ پھر ص۵۲ پر کس حسین انداز سے مرزا قادیانی کی رہنمائی فرمائی ہے یہی وجہ ہے کہ مرزائی نانوتوی صاحب کو اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ اس بناء پر اگر مرزائی ساز نانوتوی صاحب کو کہدیا جاتے تو کوئی عبث نہیں۔

---

[۱] تحذیر الناس صفحہ ۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۷ پر دیکھئے۔
[۲] تحذیر الناس صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۷۲ پر دیکھئے۔

۷۸۶

انہ ھو العلیم الخبیر

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مؤلفہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب

مرحوم نانوتوی مزیل الالتباس در موضع اثر ابن عباس

مسمیٰ بہ

# تحذیر الناس

۱۳۴۴

باہتمام

مولوی محمد طیب و مولوی محمد طاہر صاحبان مالکان

قاسمی پریس دیوبند میں طبع ہوا

تحذیر الناس کا صفحہ ٹائٹل

مگر اس کے ساتھ یہ بھی اہل فہم جانتے ہیں کہ نبوت کمالات علمی میں سے نہیں الغرض کمالات ذوی العقول
کل دو کمالوں میں منحصر ہیں ایک کمال علمی دوسرا کمال عملی اور بنار مدح کل انہیں دو باتوں پر
ہے چنانچہ کلام اللہ میں چار فرقوں کی تعریف کرتے ہیں نبیین اور صدیقین اور شہدا اور
صالحین جن میں سے انبیا اور صدیقین کا کمال تو کمال علمی ہے اور شہدا اور صالحین کا کمال عملی
انبیار کو تو منبع العلوم اور فاعل اور صدیقین کو مجمع العلوم اور قابل سمجھیے اور شہدا کو منبع العمل اور فاعل
اور صالحین کو مجمع العمل اور قابل خیال فرمائیے دلیل اس دعوے کی یہ ہے کہ انبیار اپنی امت سے اگر ممتاز
ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے
بلکہ بڑھ جاتے ہیں اور اگر قوت عملی ہو ہمت میں انبیار امتیوں سے زیادہ بھی ہوں تو یہ معنے ہوئے کہ مقام
شہادت اور وصف شہادت بھی انکو حاصل ہے مگر کوئی ملقب ہوتا ہے تو اپنے اوصاف غالبہ کے ساتھ
ملقب ہوتا ہے مرزا جان جاناں صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب رح
چاروں صاحب جامع بین الفقر والعلم تھے پر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو فقیری
میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب علم میں وجہ اس کی یہی
ہوئی کہ اُن کے علم پر تو اُن کی فقیری غالب تھی اور اُن کی فقیری پر اُن کا علم اگرچہ اُن کی علم سے انکا
علم یا اُن کی فقیری سے اُن کی فقیری کم نہو سو انبیار میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ انکا عمل
اور ہمت اور قوت اوروں کے عمل اور ہمت اور قوت پر غالب ہو بہر حال علم میں انبیار اوروں
سے ممتاز ہوتے ہیں اور مصداق نبوت وہ کمال علمی ہی ہے جیساکہ مصداق صدیقیت بھی وہ کمال علمی
ہے چنانچہ نبا اور صدق بھی ماخذ اوصاف مذکورہ اسبات پر شاہد ہے نبا خود خبر کو کہتے ہیں
جو اقسام علوم یا معلوم میں سے ہے اور صدق اوصاف علم میں سے پر نبوت اور صدیقیت
میں وہی فرق فاعلیت اور قابلیت ہے جو آفتاب و آئینہ میں وقت تقابل معلوم ہوتا ہے چنانچہ وہ
حدیث مرفوع قولی جسکا یہ مطلب ہے کہ جو میرے سینہ میں خدا نے ڈالا تھا میں نے ابوبکر رض کے سینہ
میں ڈالدیا اسپر شاہد ہے مگر جیسے نبی کو نبی اسی لئے کہتے ہیں کہ خبر دار یا خبر دار کرنیوالا ہوتا ہے

تحذیر الناس صفحہ ۵ کا اصل فوٹو

انکار میں تو تکذیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی کھٹکا تھا اقرار میں تو کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات
زمینوں کی اگر لاکھ دو لاکھ اوپر نیچے اسی طرح اور زمینیں تسلیم کر لیں تو میں فرض کرتا ہوں کہ انکار سے
زیادہ اس اقرار میں کچھ دقت نہ ہوگی نہ کسی آیت کا تعارض نہ کسی حدیث سے معارضہ رہا اثر
معلوم ہیں سات سے زیادہ کی نفی نہیں، سو جب انکار اثر مذکور باوجود تصحیح ائمہ حدیث یہ جرأت سے
تھا تو اقرار اُس زمانہ از سبع میں تو کچھ ڈر ہی نہیں، علاوہ بریں بر تقدیر خاتمیت زمانی انکار اثر مذکور
میں عہد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں کچھ افزائش نہیں ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اسکا ایک شخص
حاکم ہو یا سب میں افضل تو بعد اسکے کہ اس شہر کی برابر دوسرا ویسا ہی شہر آباد کیا جائے اور اسمیں
بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو یا سب میں افضل تو اس شہر کی آبادی اور اسکے حاکم کی حکومت یا اسکو
فرد افضل کی افضلیت سے حاکم یا افضل شہر اول کے حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجائیگی اور اگر
بصورت تسلیم اور چھ زمینوں کے وہاں بھی آدم و نوح وغیرہم علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ سابق میں ہوں
تو باوجود مماثلت کلی بھی آپ کی خاتمیت زمانی سے انکار نہ ہو سکے گا جو یہاں کے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کے مساوات میں کچھ حجت کیجئے، ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا
اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے، تو پھر سوائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود
بالخلق میں سے مماثل نبوی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد
خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی
بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق
نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا
جائے، بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا مثبت ثابت خاتمیت ہے معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں
کہا جائے کہ یہ اثر شاذ بمعنے مخالف روایۃ ثقات ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا ہوگا کہ حسب مزعوم
منکران اثر اس اثر میں کوئی علت غامضہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے، کیونکہ اول تو امام
بیہقی کا اس کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کوئی علت غامضہ خفیہ قادحہ فی الصحۃ نہیں
دوسرے شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم النبیین ہے اور علت تھی تب یہی تھی اگر اور کوئی آیۃ یا
حدیث ایسی ہوتی جس سے سات سے کم زیادہ زمینوں کا ہونا یا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا نہ ہونا ثابت ہوتا
تو کہہ سکتے تھے کہ وجہ شذوذ یہ ہے۔ مگر آجتک کسی نے ایسی آیت و حدیث سنی نہ مدعیوں نے پیش کی
علے ہذا القیاس مضمون علت قادحہ کو خیال فرمائیے۔ آجتک سوائے مخالفت مضمون مذکور

تحذیر الناس صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو

# نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے کے خیال سے بدتر ہے

دیوبندی اور غیر مقلدین وہابیوں کے مجدد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں۔ کہ

از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است (نماز میں) زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ رسالتمآب ہی ہوں اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔ [1]

(صراطِ مستقیم فارسی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی ص۸۶ سطر ۱۳،۱۴)

ناظرینِ کرام! اکابر محدثین علیہم الرحمۃ تو تحریر فرمائیں کہ نماز میں التحیات میں جب السّلام علیک ایہا النبی کہیں تو اس انداز سے کہیں کہ بالمشافہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کر رہے ہیں۔ دیکھئے فتح الباری، عمدۃ القاری، اشعۃ اللمعات، میزان کبریٰ وغیرہم۔

مگر وہابیہ ہیں کہ بیل، گدھے۔ زنا اور جماع جیسے الفاظ سے بھی محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور کو برا قرار دے رہے ہیں۔ جو کہ کسی مومن کے تصور میں بھی نہیں آسکتا۔

اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے!

مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے اسی لیے فرمایا ہے۔

یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال ان کا برا ... اف جہنم کے گدھے اف یہ خرافت تیری

---

[1] صراطِ مستقیم فارسی صفحہ ۸۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۷۵ پر دیکھئے۔

# صراطِ مستقیم فارسی

یعنی

ملفوظات حضرت سید احمد شہید بریلوی قدس اللہ روحہ

۱۲۱۱ھ ـــــــ ۱۲۴۶ھ

جمع و ترتیب

- سید محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ
  م ـ ۱۲۴۶ ہجری

- مولانا عبد الحی بڈھانوی علیہ الرحمۃ
  م ـ ۱۲۴۳ ہجری

المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور ۲

صراطِ مستقیم کا صفحہ ٹائیٹل

محض نمی شد بلکه آنهم مستجمع کمالات نماز میگردید زیرا که آن تدبیر از جمله مهمات حضرت حق در دل ایشان بوده بخلاف
کسی که خود متوجه تدبیر امری از امور دینیه یا دنیویه شود بر او که آن مقام منکشف میشود میداند آری معتنی ظلمات

بعضها فوق بعض از وسوسه زنا خیال مجامعت زوجه خود بهتر است و صرف همت بسوی شیخ و امثال آن

از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندین مرتبه بدتر از استغراق در صورت گاو و خر خود است که خیال آن
با تعظیم و اجلال بسویدای دل انسان می‌چسپد بخلاف خیال گاو و خر که نه آنقدر چسپیدگی می‌بود و نه تعظیم بلکه مهان
و محقر می‌بود و این تعظیم و اجلال غیر که در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد بالجمله منظور بیان تفاوت مراتب وسوسه
است آنها را باید که آگاه شده هیچ عاقلی از قصد حضوری حق منجم و بیتاب نگردد و غرض درین مقام علاج این محل
است بر ضعیف فهم هرکس و ناکس تا برسد پس اگر وسوسه از قبیل قبیح ترین وساوس بود پس خود با التجای تمام ما کند
هرچند هر خیر منوط بفضل الهی است لیکن در بعض خیرها اسباب ظاهری چندان دخل ندارد و حصول آن مربوط بفضل
الهی است و بس از همین قبیل است دفع این وساوس و بخدمت شیخ خود عرض نماید زیرا که مرشد از روی امارات این کار
است بر تدبیری مفید تر شاید آگاه سازد و دعا خواهد کرد و اگر وسوسه از طرف نفس است یا از طرف شیطان که سوای وسوسه
مذکوره است پس علاجش آن است که اگر مثلاً در فرض ظهر پیش آید بعد از فراغ از فرض و سنت در خلوت و تنهائی بعوض
چندانکه وسوسه آمده شانزده رکعت بخواند اگر در تمام رکعات خیالات مستدام مانده بود و اگر در تمام رکعات خیالات
نمانده بعض بحضور و خالی از خیالات گزرانیده و بعض آن ملوث بآلودگی خیالات گشته پس مقابل هر رکعات
که در آن وسوسه شده چهار رکعت مقرره نموده بحساب آن بجا آورده تدارک نماز عصر بعد مغرب کند و تدارک مغرب
بعدش و علی هذا القیاس عشا و تدارک فجر بعد طلوع آفتاب کند تا نفل ناشروع نشود و چون این کار بر نفس شاق است
البته از آن باز خواهد آمد و خود را باز خواهد داشت و چونکه نفس در کاری بو آید شکر الهی بسیار بجا آرد و مدارات نفس و
مکافات آن بترفیه و آرام دادن و خواهش او بموجب شرع بوی رسانیدن بعمل آرد و اگر تهجد از فرم آن بسبب
تسویل نفسانی یا شیطانی قضا شود صباح آن روزه دارد و اگر در روزه مخلی از مخلات شرعیه نفس شیطان بدو
کار آرد تنبیه آن شب بیداری همه شب تا آن روز در پیوسته است میباید شیطان چون اینها اثر خود را مایوس میشود
نفس را شریک خود می‌سازد تا دعای ها و برآید و تنبیه تادیب تدید نفس و شیطان هر دو از شرارت باز می‌مانند بلکه

صراط مستقیم فارسی صفحہ ۸۷ کا اصل فوٹو

مدعا کا ملا دینا مخلص لوگوں کے خلوص کے مخالف ہے اور خود بخود مسائل کا دل میں آجانا۔ اور ارواح اور فرشتوں کا کشف ان فاخرہ خلعتوں میں سے ہے جو حضور حق میں مستغرق باخلاص لوگو کو نہایت مہربانیوں کی وجہ سے عطا ہوا کرتے ہیں پس یہ ان کے حق میں ایک ایسا کمال ہے کہ مثال کے موقعہ پر مجسم ہو گیا ہے اور ان کی نماز ایسی عبادت ہے کہ اس کا ثمرہ آنکھوں کے سامنے آگیا ہے۔

ہاں حاجتمندی کی وہ دعائیں جو باکمال نیازی سے پروردگار بے نیاز کی بارگاہ میں حاجت روائی کے منحصر ہونے کے اعتقاد کے باعث عین نماز میں صادر ہوتی ہیں اسی قبیل سے ہیں یعنی نماز کے لئے کمال ہے گو وہ قلیل حاجتیں معاش ہی کے متعلق ہوں اور اپنی حاجتوں کے بارہ میں نفس کے ساتھ مشورے کرنا قبیح وسوسوں اور نماز کے نقصان میں سے ہے اور جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز میں سامان لشکر کی تدبیر کیا کرتے تھے سو اس قصہ سے مغرور ہو کر اپنی نماز کو تباہ نہ کرنا چاہیئے ۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

(یعنی پاک لوگوں کے کاموں کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو اگرچہ شیر اور شیر (دودھ) لکھنے میں ایک ہیں)

حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تو کشتی کے توڑنے اور بے گناہ بچے کو مار ڈالنے میں بڑا ثواب تھا اور دوسروں کے لئے نہایت درجہ کا گناہ ہے جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ درجہ تھا کہ لشکر کی تیاری آپ کی نماز میں خلل انداز نہ ہوتی تھی بلکہ وہ بھی نماز کے کامل کرنے کا ذریعہ ہو جاتی تھی اس لئے کہ وہ تدبیر اللہ جل شانہٗ کے الہامات میں سے آپ کے دل میں ڈالی جاتی تھی اور جو شخص خود کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی بالکل اس کے برخلاف ہے اور جس شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہے وہ جانتا ہے ہاں بمقتضائے

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اندھیرے میں جو ایک میں بعض سے بعض اوپر ہیں۔

زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالتمآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے [illegible] ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چپٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

صراط مستقیم اردو صفحہ

## نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو واعظِ غیر محقق یا محلہ کی بڑھیا کا قول کہنا

اہلحدیث مکتبِ فکر کے مولوی حافظ عبداللہ روپڑی نے اپنی جماعت کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے امرتسری کا عقیدہ ان الفاظ میں پیش کیا ہے کہ:-

"کس قدر دلیری کے کلمے ہیں گویا نبی علیہ السلام کے ارشاد مبارک کو کسی واعظ غیر محقق کا یا محلّہ کی کسی بڑھیا کا مقولہ بتاتے ہیں"۔

(تعریفات اہل سنّت پر فیصلہ ص ۲۰۶) [۱]

قارئین کرام! یہ کسی اہل سنّت وجماعت کے عالم کی تحریر نہیں ہے بلکہ غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے محدّث روپڑی کی تحریر ہے۔ جسمیں سردارِ اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔

اَب ہے کوئی اہلحدیث عالم جو "مرد حقانی" ہو۔ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری سے اپنی بیزاری اور لاتعلقی کا اظہار کرے۔ ایسا کوئی نہیں۔

منکرینِ حدیث کو بھی ایسے الفاظ کہنے کی آج تک جرأت نہیں ہوئی۔ جو کہ سردارِ اہلحدیث کا نظریہ اور عندیہ ہے۔ مولوی ابوالکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے بالکل صحیح ارشاد فرمایا۔

گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے۔ کہ پہلے وہابیّت پھر نیچریت، نیچریت کے بعد تیسری منزل جو الحاد قطعی ہے۔ (آزاد کی کہانی ص ۳۸۱)

---

[۱] تعریفات اہل سنّت صفحہ ۲۰۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۷۸ پر دیکھئے۔

عظمت سے آواز کرتا ہے جیسے سوار کے ساتھ پالان آواز کرتا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ کی کتاب العرش میں ہے تواترت الاخبار ان اللہ خلق العرش فاستوی علیہ فھو فوق العرش یعنی تواتر کے ساتھ احادیث آئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا پھر اس پر بلند ہو گیا پس وہ عرش پر ہے۔

دیکھئے عرش کا مسئلہ کتنا اہم ہے مگر مولوی ثناء اللہ معتزلہ اور جہمیہ کی طرح تاویلیں کر رہے ہیں۔

اسی طرح واتخذ سبیلہ فی البحر سربا کی تفسیر میں لکھتے ہیں شقا کما یسبح الحوت سبحا طبیعیا (یعنے مچھلی جیسے طبعی طور پر تیرتی ہے ویسے تیری (یعنی اس کے تیرنے سے پانی میں سرنگ نہیں بنی) اسی واسطے واتخذ سبیلہ فی البحر عجبا کی تفسیر میں لکھتے ہیں تعجب یوشع من سرعتہ (یعنے یوشع نے مچھلی کی تیز رفتاری سے تعجب کیا) حالانکہ مسلم کی حدیث میں ہے کہ سرنگ کی وجہ سے تعجب ہوا تھا۔ نیز مسلم کی حدیث میں ہے کہ وہ مچھلی نمک لگی ہوئی یعنی بھنی ہوئی تھی اور ٹوکرے میں رکھ کر ساتھ لے گئے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ مردہ تھی خضر علیہ السلام کی جگہ پہنچے تو زندہ ہو کر پانی میں داخل ہو گئی۔ مولوی ثناء اللہ اس سے صاف انکاری ہیں۔

چنانچہ ترک اسلام طبع اہل حدیث امرتسر کے ص ۱۱۳ میں دھرم پال آریہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں بتلائیے اس (آیت) میں بھنی ہوئی کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

پھر آگے چلکر ص ۱۱۴ میں لکھتے ہیں حضرت موسیٰ جب سفر کو چلے تو خدا کے حکم سے ایک مچھلی کو پانی کے برتن میں رکھ لیا۔

پھر اسی صفحہ میں چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں اصل میں آپ بھی معذور ہیں قرآن شریف کو قرآن کی اصل زبان میں تو پڑھا نہیں معمولی انگریزی یا اردو میں ترجمہ دیکھا اور کسی غیر محقق واعظ یا محلہ کی کسی بڑھیا سے سن لیا کہ مچھلی بھنی ہوئی تھی۔ انتہیٰ

ناظرین خیال فرمائیں کہ کس قدر دلیری کے کلمے ہیں گویا نبی علیہ السلام کے ارشاد مبارک کو کسی واعظ غیر محقق کا یا محلہ کی کسی بڑھیا کا مقولہ بتاتے ہیں معاذ اللہ یہ چند سطریں بطور مشتے نمونہ از خروارے ہم نے لکھی ہیں اس قسم کی کئی ایک جگہیں ہیں جہاں مولوی ثناء اللہ نے سلف بلکہ حدیث کے خلاف تفسیر کی ہے جن میں

## شیطان نبی پاک کی شکل میں آکر مدد کرتا ہے

دیوبندیوں اور وہابیوں کا مجدد ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ :۔

"فرشتے شرک میں کسی کی امداد نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں، البتہ شیاطین کبھی کبھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں، چنانچہ وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ پھر کبھی کوئی شیطان اُن سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں، مسیح ہوں، محمدؐ ہوں، خضر ہوں، ابوبکر، عمر، عثمان علی یا فلاں شیخ طریقت ہوں۔" (کتاب الوسیلہ[1] صا۱۴)

لیکن نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ صُوْرَتِیْ۔ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

(بخاری ص، مسلم ص، مشکوٰۃ ص)

## انبیاء کرام اللہ کے عذاب سے عام آدمیوں کی طرح لرزاں اور ترساں ہیں

دیوبندی، غیر مقلد اہلحدیث، تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے نزدیک متفقہ مجدد ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ :۔

"ملائکہ و انبیاء بھی ویسے ہی خدا کے بندے ہیں جیسے کہ تم خود ہو، اور وہ بھی اُس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب سے اُسی طرح لرزاں اور ترساں ہیں جس طرح تم خود ہو۔" (کتاب الوسیلہ[2] ص۴۲)

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے :۔

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی (پ۳۰، ع۱۸)

اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

---

[1] الوسیلہ صفحہ ۱۴ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۲ پر دیکھئے۔

[2] الوسیلہ صفحہ ۴۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۳ پر دیکھئے۔

# انبیاء کرام علیہ السلام کی قبور مبارک سے جو آوازیں آئیں وہ شیطان کی چالیں تھیں

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ ہی لکھتے ہیں کہ قبر کو بت بنانا شرک کی ابتداء ہے۔ اس لیے اس کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں کوئی عجیب و غریب تصرف نظر آتا ہے جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے۔ کہ قبر شق ہو گئی۔ مردہ باہر نکل آیا۔ باتیں کیں۔ معانقہ کیا۔ اس طرح کی چیزیں نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آسکتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں۔ جو آدمی کے بھیس میں ظاہر ہو کر مکر و فریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں۔ (کتاب الوسیلہ ص۵۱) [۱]

قارئین کرام! دیوبندی۔ غیر مقلدین۔ جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے متفقہ مجدد ابن تیمیہ نے کس بیباکی سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت اور رفعت پر حملہ کیا ہے۔ ابن تیمیہ کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور مبارکہ سے آوازیں آنا، شیطان کی چال ہے۔ تو پھر بتائیں کے خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے وصال مبارک پر صحابہ کرام نے روضہ انور سے جو آواز سنی اوصلوا الحبیب الی الحبیب وہ کس آواز سمجھ کر انہوں نے پہلوئے مصطفےٰ میں ان کو دفن کیا۔

---

[۱] الوسیلہ صفحہ ۵۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۴ پر دیکھئے۔

اردو ترجمہ کتاب

# الوسیلہ

تالیف

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

اعداد و تقدیم

احسان الٰہی ظہیر

٥

ادارہ ترجمان السنۃ شیش محل روڈ لاہور

الوسیلہ کا صفحۂ ٹائیٹل

۱۴۱

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝

تھے؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمارا تو والی ہے ان سے ہمارا تعلق نہیں بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے اکثر ان میں کے انہیں کو مانتے تھے۔

(سبا ۴۰)

فرشتے شرک میں کسی کی امداد نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں البتہ شیاطین کبھی کبھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں چنانچہ وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیمؑ ہوں مسیحؑ ہوں، محمدؐ ہوں، خضر ہوں، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ یا فلاں شیخ طریقت ہوں، اور کبھی ایک دوسرے کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ یہ فلاں نبی، فلاں شیخ یا خضر ہے، حالانکہ وہ سب کے سب جن ہی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے متعلق شہادت دیتے ہیں۔ جنات بھی انسانوں کے مانند ہیں۔ ان میں بعض کافر، فاسق، مجرم، باغی اور جاہل ہیں جبکہ دوسرے مسلمان۔ صالح، عبادت گذار اور مطیع و فرمانبردار ہیں۔ ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی شیخ سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کا روپ دھار لیتے ہیں۔ اور جنگلوں میں دکھائی دیتے ہیں، راہ گیروں کو کھانے پینے کی چیزیں دیتے، راستہ بتاتے اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات بتاتے ہیں۔ دیکھنے والا دھوکہ میں آجاتا ہے اور یقین کرلیتا ہے کہ اس نے فلاں مردہ یا زندہ شیخ کو دیکھا ہے حالانکہ اس نے صرف ایک جن اور شیطان کو دیکھا ہوتا ہے کیونکہ ملائکہ شرک، بہتان اور طغیان ظلم میں کسی کی امداد نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

تو کہہ کہ اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم اختیار والے سمجھتے ہو ان کو پکارو پھر وہ تم سے تکلیف نہ دور کر سکیں گے اور نہ پھیر سکیں گے جن لوگوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے پروردگار کے پاس قرب چاہتے تھے۔ کہ کون زیادہ مقرب ہے۔ اور اس کی رحمت کی امید رکھتے تھے۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے تھے تیرے پروردگار کا عذاب واقعی ڈرنے

کتاب الوسیلہ صفحہ ۱۴۱ کا اصل فوٹو

كَانَ مَحْذُوْرًا ٥ | کی چیز ہے۔

(بنی اسرائیل: ۵۶)

آیت محولہ بالا کی تفسیر میں سلف کی ایک جماعت کا قول ہے کہ بعض اقوام فرشتوں اور نبیوں مثلاً عزیر و مسیح کو پکارتی تھیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ملائکہ و انبیاء بھی ویسے ہی خدا کے بندے ہیں جیسے کہ تم خود ہو اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب سے اسی طرح لرزاں و ترساں ہیں جس طرح تم خود ہو، پھر خدا کو چھوڑ کر کیوں ان کی پرستش کرتے ہو؟

## قبروں، بتوں اور تصویروں کو پکارنا

یہ مشرک کبھی یوں کہتے ہیں ہم ملائکہ و انبیاء کی عبادت تو نہیں کرتے بلکہ تعریف و تمجید کے ذریعہ سے محض ان کی شفاعت چاہتے ہیں اور اسی نیت سے ان کے مزاروں پر حاضری دیتے ہیں یہی تصویریں اور بت تو ان سے مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ ان عظیم شخصیتوں اور ان کے کارناموں کی یاد تازہ رہے، ہم تصاویر اور اصنام سے خطاب نہیں کرتے بلکہ ان بزرگوں سے خطاب کرتے ہیں جن کے یہ بت اور تصویریں ہیں۔ چنانچہ یہ مشرک لوگ ان کی جناب میں سر نیاز جھکا کر درخواستیں گذارتے ہیں اور التجائیں کرتے ہیں کہ "یا شیخ! یا پیر! اے بطرس حواری! اے نیک مریم! یا ابراہیم خلیل اللہ، یا موسیٰ کلیم اللہ وغیرہ وغیرہ! اپنے خدا سے میری سفارش کیجیے، میری بخشش کی دعا فرمایئے"، کبھی قبروں پر جا کر اسی طرح کی درخواستیں کرتے ہیں یا تو یہ کہ ان کی غیر حاضری میں اس طرح مخاطب کر کے پکارنے لگ جاتے گویا وہ موجود ہیں۔ وہ ان کی دعائیں و التجائیں سن رہے ہیں۔ پھر ان کی مدح میں قصیدے پڑھتے ہیں جن میں ہوتا ہے کہ "اے میرے آقا! میں تیرے زیر سایہ ہوں، میں تیری پناہ میں ہوں.............. اللہ سے میرے لیے شفاعت کیجیے، دعا کیجیے کہ ہمیں دشمن پر غلبہ حاصل ہو، مصیبت دور ہو، تجھی سے میرا سوال ہے، تجھی سے میری فریاد ہے اپنے بندے کو محروم نہ لوٹا......" ان مشرکوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو قرآن سے اپنے شرک پر دلیل لاتے ہیں کہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ٥

اور جب انہوں نے اپنا برا کیا تھا تیرے پاس اگر خدا سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے بخشش مانگتا تو اللہ کو معافی دینے والا مہربان پاتے۔

(النساء: ۶۴)

کتاب الوسیلہ صفحہ ۴۲ کا اصل فوٹو

## مشرکین پر جنات و شیطانوں کا ظہور

اس زمانے پر کفر و ضلالت کا جس قدر غبار ہے، کسی صاحب خرد سے پوشیدہ نہیں بلاشبہ بتوں کے ذریعہ شیاطین کا جو کچھ تصرف ظاہر ہوتا ہے، انسانوں کی گمراہی کا ایک بڑا سبب ہے۔ قبر کو بت بنانا، شرک کی ابتداء ہے، اس لیے اس کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں، صورتیں دکھائی دیتی ہیں، کوئی عجیب و غریب تصرف نظر آتا ہے جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق ہو گئی، مردہ باہر نکل آیا، باتیں کیں، معانقہ کیا۔ اس طرح کی چیزیں، نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آسکتی ہیں، مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں جو آدمی کے بھیس میں ظاہر ہو کر مکر و فریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں۔

اس بارے میں متعدد واقعات مشہور ہیں جن کی تفصیل کے لیے یہاں گنجائش نہیں۔ جاہل سمجھتا ہے کہ قبر سے نکلا، باتیں کیں، معانقہ کیا، بذاتِ خود مردہ تھا، نبی یا ولی تھا، لیکن مومن کامل جانتا ہے کہ وہ شیطان تھا جو گمراہ کرنے کے لیے آیا تھا۔

## جنات کو دور کرنے کا طریقہ

اس قسم کے واقعات کی اصلیت معلوم کرنے کی چند تدابیر ہیں۔ مثلاً سچے دل سے آیت الکرسی کی تلاوت کرے، اگر شیطان ہے فوراً غائب ہو جائے گا یا زمین میں دھنس جائے گا، اور اگر صالح انسان یا فرشتہ یا مسلمان جن ہو گا تو اسے آیۃ الکرسی سے کوئی گزند نہیں پہنچ سکے گا، کیونکہ اس سے صرف شیطان ہی کو نقصان پہنچتا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ ان سے ایک جن نے کہا: جب سونے لگو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تاکہ خدا محافظ رہے اور شیطان قریب نہ بھٹکے؛ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا تو کہنے لگے جھوٹے نے سچی بات کہی" یا یہ کہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی۔ شیاطین نبیوں کو بھی دھوکہ دیتے اور ان کی عبادت میں خلل ڈالنے کی کوشش کیا کرتے تھے؛

## نبی کریمؐ کا جنات سے مقابلہ

چنانچہ خود نبی کریمؐ پر ایک دفعہ جنات حملہ آور ہوئے تھے جیسا کہ ابو التیاح سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عبدالرحمن بن حبش سے دریافت کیا کہ جب شیاطین نے شرارت کی تو نبی صلعم نے کیا کیا تھا؟ کہا پہاڑ کی گھاٹی میں سے شیاطین آپ پر ٹوٹ پڑے ایک شیطان کے ہاتھ میں بھڑکتا ہوا شعلہ تھا اور آپ کو جلا ڈالنا چاہتا تھا، آپ خوف زدہ ہو گئے، مگر فوراً جبرئیلؑ آ گئے اور کہنے

## کلمہ شریف کا وظیفہ ثابت نہیں

اہلحدیث حضرات کے میاں نذیر حسین دہلوی رقمطراز ہیں کہ :-

"وظیفہ مجموعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ثابت نہیں ہے وظیفہ کے واسطے صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے"۔ (فتاوٰی نذیریہ ج ۱ ص ۴۴۹ مطبوعہ دہلی) لہ

قارئینِ کرام! اس سے بڑھ کر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے؟

## نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکار سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یقینی

غیر مقلدین کے امام مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب شریف کے اعتراض اور سرکار سیدہ طیبہ طاہرہ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی طہارت پاکیزگی اور عفت دامنی پر شک کا عقیدہ رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

عقیدہ : جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہ پر باندھا ایک مدت تک رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر اہتمام تحقیق برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا میں رہا۔ اور قلبِ مُبارک سے شک ذنب کا ان سے قبل از نزول آیات برآت کے بارگاہِ قدوس سے رفع نہ ہوا۔ جب آیاتِ برآت نازل ہوئیں تب یقین ہُوا۔ (فتاوٰی نذیریہ ج ۱ ص ۲۴ مطبوعہ دہلی) ۲ہ

قارئینِ کرام! غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں اُنکے نام نہاد محدث میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کی عبارت پر انصاف پسند حضرات بار بار غور فرمائیں کہ کس جرأت اور دلیری سے اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کی ہے۔ آج اگر کسی عالمِ دین کی والدہ کے متعلق کوئی اس قسم کے شبہات کا ذکر کرے تو ایک طوفان برپا ہو جائے۔

---

لہ فتاوٰی نذیریہ صفحہ ۴۴۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۷ پر دیکھئے۔

۲ہ فتاوٰی نذیریہ صفحہ ۲۴ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۸ پر دیکھئے۔

رجسٹری شدہ

فقد جاءکم بشیر و نذیر واللہ علی کل شئ قدیر

بعون خالق کونین مجموعہ فتاوی شمس العلما ناشر الوحیین حضرت مولینا مرمنا

سید محمد نذیر حسین رحمۃ اللہ محدث دہلوی

المسمّٰی بہ

# فتاوی نذیریّہ

کی

پہلی جلد

حسب فرمائش و فرمائش

نبیرگان حضرت شیخ الکل ممدوح سید محمد عبد السلام و سید محمد ابو الحسن صاحبان

مطبوعہ مطبع رنگین دار السلطنت دہلی

اول ... تعداد ۳۰۰۰ ... قیمت فی جلد

فتاوی نذیریہ کا صفحہ ۲۵۲

پہلے لکھوں۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ ماثور پر زیادت جائز ہے کیونکہ یہ دعا اس شخص نے اپنی طرف سے ماثور پر زیادہ کی تھی اگر یہ تعلیم نبوی ہوتی تو خوف کس بات کا تھا جس سے وہ سکوت کرتا رہا۔ اور جواب نہ دیتا۔ اسی طرح ایک شخص نے نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چھینک کر یہ دعا پڑھی الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دو دفعہ پوچھا یہ پڑھنے والا کون تھا کوئی نہ بولا تیسری دفعہ پھر پوچھا آخر وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ میں نے پڑھا۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لقد ابتدرہا بضعۃ و ثلثون ملکا ایہم یصعد بہا۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ اوپر تیس فرشتے دوڑے ان کلمات کے لئے کہ کون اوپر لے جاویگا رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی۔ حدیث میں تو فقط چھینک کے واسطے الحمد للہ وارد ہے الحمد للہ علے کل حال یہ زیادت اس شخص نے اپنی طرف سے کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تحسین فرمائی اس کے نظائر بکثرت ہیں اگر کل کا استیعاب کیا جاوے تو ایک مستقل کتاب بنیگی۔ غرضکہ اس قسم کے زیادات بدعت سے نہیں بلکہ فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ میں داخل ہیں۔ فقط عبد الجبار عفی عنہ۔

سید محمد نذیر حسین

**ہوالموفق**۔ اس مسئلہ کی تحقیق عون المعبود شرح سنن ابی داؤد صفحہ ۳۰۹ جلد ۴ میں لبسط کے ساتھ کی گئی ہے من شاء زیادۃ التحقیق فلیراجع الیہ کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

**سوال**۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وظیفہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا +

**الجواب**۔ وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں ہے وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے واللہ تعالے اعلم حررہ السید ابو الحسن عفی عنہ +

سید محمد نذیر حسین

**ہوالموفق**۔ بیشک ذکر اور وظیفہ کیلئے صرف لا الہ الا اللہ ہے اور ذکر لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا انضمام کسی روایت سے ثابت نہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ رواہ الترمذی وابن ماجہ یعنی افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے کذا فی المشکوۃ وقال الحافظ فی الفتح صفحہ ۶۷ جزو ۲۶ وحدیث افضل الذکر لا الہ الا اللہ اخرجہ الترمذی والنسائی وصححہ ابن حبان والحاکم۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ موسے علیہ السلام نے کہا اے رب مجھ کو کوئی ایسی شئے بتا کہ اس کے ساتھ تجھ کو یاد کروں اور دعا کروں تو اللہ تعالے نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ۔ موسے ؑ نے کہا اے رب اس کو تیرے تمام بندے کہتے ہیں میں

فتاوی نذیریہ صفحہ ۴۴۹ کا اصل فوٹو

استعانت غیر اللہ سے کرنا اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ کا مرتکب ہونا طریقہ مشرکین کا ہے کیونکہ عقیدہ ثبوت علم غیب کا سوائے ذات باری عزاسمہ علام الغیوب کے کسی نبی یا ولی یا غوث یا قطب یا پیر یا مرشد کے ساتھ رکھنا عین شرک ہے بدلیل آیات بینات قرآن مجید واحادیث رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اور روایات فقہیہ کے اما الآیات قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وہم عن دعائہم غافلون - ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین - واما الاحادیث ففی حدیث الجاریات قالت احدہن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ہذہ وقولی الذی کنت تقولین وعن عائشہ رض قالت من اخبرک ان محمدا یعلم الخمس التی قال اللہ تعالے ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ فقد اعظم الفریۃ رواہ مسلم - قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم رواہ البخاری کذا فی المشکوۃ اور بخاری ومسلم مین حدیث الافک مصرح ہے کہ جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہ پر باندھا ایک مدت تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کس قدر اہتمام تحقیق براءت صدیقہ رضی اللہ عنہا مین رہا اور قلب مبارک سے شک ذنب کا ان سے قبل از نزول آیات براءت کے بارگاہ قدوس سے رفع نہ ہوا جب آیات براءت نازل ہوئین تب یقین ہوا اگر علم غیب آپ کو ہوتا تو اس قدر رنج وغم اور اہتمام شان حادثہ کیون ہوتا قصہ حدیث کا اس بات کے واسطے نذیر عریان ہے اور اور حدیثین بہت ہین واما الروایات الفقہیہ قال الملا علی قاری فی شرح الفقہ الاکبر ثم اعلم ان الانبیاء لا یعلمون المغیبات لمعارضتہ قولہ تعالے قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وقال فی البزازیۃ وغیرہا من کتب الفتاوی من قال ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر وقال الشیخ فخر الدین بن سلیمان الحنفی فی رسالتہ ومن ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ واعتقد بہ ذلک کفر کذا فی البحر الرائق فعلم ان علم اللہ سبحانہ وتعالے ازلی وابدی ومحیط بما کان وما یکون من جمیع الاشیاء بعضہا وتفصیلہا وقلہا وجلہا وخفیہا وقطمیرہا صغیرہا وکبیرہا ولا یخرج من علمہ وقدرتہ شئ لان الجہل بالبعض والعجز عن البعض نقص وافتقار، ہذہ النصوص القطعیۃ ناطقۃ لعموم علمہ وشمول قدرتہ فہو بکل شئ علیم وہو علی کل شئ قدیر پس یہ علم اور قدرت خاصہ ذات باری عالم الغیب قادر مطلق کا ہے اس مین شریک کرنا نبی کو یا ولی کو عین شرک ہے اور جو امور غائبہ پر انبیاء علیہم السلام یا اولیاء کرام کو انکشاف ہوا ہے سو محض بوحی واعلام بالہام الہی ہوا ہے - قال اللہ تعالے ولا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء اور یہ علم جو باعلام حق سبحانہ وتعالے مقربان خاص الخاص کو ہوتا ہے ذات سیدنا علیہ الصلوۃ کو

فتاوی نذیریہ صفحہ ۲۴ کا اصل فوٹو

| دیوبندی حضرات کے مولوی حسین احمد صاحب مدنی جو کہ | روضۂ اطہر کی زیارت کا سفر زنا کے برابر ہے |
|---|---|

غیر مقلدین وہابیہ کے بھی ممدوح ہیں، لکھتے ہیں کہ :-

"وہابیہ سفر زیارت (مدینہ منورہ) کو زنا کے درجہ تک پہنچاتے ہیں"

(بحوالہ الشہاب الثاقب ص۴۶) ۱؎

## سرورِ کائنات علیہ السلام سے لاٹھی زیادہ نافع ہے

ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو دفع کر سکتے ہیں اور ذاتِ فخر دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(بحوالہ الشہاب الثاقب ص۴۷ سطر ۱۱ تا ۱۳) ۲؎

رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم پر اب کوئی حق نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات کے (بحوالہ الشہاب الثاقب ص۴۷ سطر ۹، ۱۰)

ناظرینِ کرام! وہابیوں کے اِن عقائد کی نشاندہی ممدوح الوہابیہ حسین احمد صاحب مدنی کے حوالہ سے درج کی گئی ہے۔ جن کی غائبانہ نمازِ جنازہ اکابر غیر مقلدین اہلحدیث حضرات نے پڑھی تھی۔ کیا کوئی مسلمان ایسے نظریات اپنے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق زبان پر لا سکتا ہے۔ تُف ہے وہابیوں پر۔

---

۱؎ الشہاب الثاقب صفحہ ۴۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۹۱ پر دیکھئے۔

۲؎ الشہاب الثاقب صفحہ ۴۷ کا اصل فوٹو صفحہ ۹۲ پر دیکھئے۔

جملہ علوم وفنون کی درسی وغیر درسی کتب نیز علماء دیوبند کی تصانیف ملنے کا پتہ:- کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

قال تعالیٰ

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ

بسلسلۂ رد بدعت

رجوم المذنبین علے رؤس الشیاطین

المشہور بہ

# الشهاب الثاقب علے المسترق الكاذب

مولفہ ملجاء العلماء مرکز دائرۃ التحقیق وحید العصر جانشین شیخ الہند حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

جس کو

[illegible] (مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند نے کتبخانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

S A A

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

الشہاب الثاقب کا صفحہ ٹائیٹل

الی ثلثۃ مساجد ان کا مستدل ہے، بعض انہیں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ وسلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔ صاحبو! ہمارے اکابر اس مسئلہ میں بھی ہر طرح سے مخالف اس طائفہ باغیہ کے ہیں وہ ہمیشہ سفر برائے زیارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہتے ہیں من حج ولم یزرنی سے خائف اور من زارنی کے ہمیشہ عامل ہیں ان جملہ اکابر کو بارہا حضوری حرمین کی نوبت آئی ہے اور کبھی آستانہ نبوی پر حاضر ہونے سے نہ چوکے۔ اور کیونکر چوکیں کہ محبت وعقیدت مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے ہے، اور شراب اخلاص وعقیدت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہیں، کیونکر صبر اس بارگاہ عالی سے کر سکتے ہیں اگرچہ دولت سے مالامال ہیں۔ مگر بقاء جسمی اور قرب ظاہری کے شب وروز تمنی ہیں اور کیونکر نہ ہوں ان کا عقیدہ ہے کہ سفر زیارت قبر حضور اکرم علیہ السلام افضل مستحبات میں سے ہے بلکہ قریب واجب کے ہے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ المناسک ص۵ میں تحریر فرماتے ہیں "اب جان لے کہ زیارت روضہ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی افضل المستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب واجب لکھا ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ اور فرمایا ہے کہ جو کوئی میری زیارت کو آوے اور اس آنے میں اس کو محض زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں اس کا قیامت کو شفیع ہوں اور فرمایا ہے کہ جو کوئی بعد انتقال میرے کے زیارت قبر کی کرے تو مثل اسکے ہے جس نے حال حیات میں میری زیارت کی ہو پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے کہ چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آوے غرض جب عزم مدینہ کا ہو تو بہتر یوں ہے کہ نیت زیارت قبر مطہرہ کی کر کے جاوے تاکہ مصداق اس حدیث کا ہو جاوے کہ جو کوئی محض میری زیارت کو آوے شفاعت اسکی مجھ پر حق ہو گئی انتہی کلامہ الشریف، اس عبارت شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

اول یہ کہ سفر برائے زیارت حضور اکرم علیہ السلام کو جائز ہے بخلاف وہابیہ کے کہ وہ اس کو حرام جانتے ہیں۔

دوم یہ کہ امر عبادت میں سے ہو گا اور آخرت میں خاص اجر اس کا ملیگا۔

سوم یہ کہ یہ عبادت یا تو مستحبات میں اعلیٰ درجہ کی مستحب ہے نرتی سنن مؤکدہ کے طبقہ علیا میں پہونچی یا قریب واجب کے

چہارم یہ کہ جو جو حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل اعتبار و عمل ہیں ان سب باتوں میں وہابیہ مخالف صریح ہیں اور وہ جملہ احادیث کو اس بارہ میں موضوع اعلیٰ درجہ کی ضعیف جانتے ہیں۔



الشہاب الثاقب صفحہ ۴۶ کا اصل فوٹو

پنجم۔ یہ کہ جب سفر مدینہ منورہ کا کرے تو مثل قول وہابیہ مسجد ہی کی نیت کرے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کو سفر کرنا جائز نہیں مگر بہ نیت مسجد شریف اور حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز صریح مخالف ہو کر فرماتے ہیں کہ فقط زیارت قبر مطہرہ کی نیت ہونی چاہئے اب دیکھئے دونوں مذہبوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔

ششم۔ یہ کہ شفاعت حضرت رسول مقبول علیہ السلام کی ثابت مانتے ہیں بخلاف وہابیہ کے کہ مسئلہ شفاعت میں ہزاروں تاویلیں اور گھڑنت کرتے ہیں اور قریب قریب انکار شفاعت کے بالکل پہنچ جاتے ہیں۔

(۴) شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی و ضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کرکے راہ پر لا رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا قول ہے۔ معاذ اللہ معاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں۔ اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ اب اسکے مقابلہ میں ان علمائے حضرات اکابر کے اقوال۔ عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات ذات حضور پرنور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الٰہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابتک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہونگی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی۔ ان سب میں آپ کی ذات پاک ایسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں غرض کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ واسطہ جملہ کمالات عالم و عالمیان ہیں یہی معنی لولاک لما خلقت الافلاک اور اول ما خلق اللہ نوری اور انا نبی الانبیاء وغیرہ کے ہیں۔ اس احسان و انعام عام میں جملہ عالم شریک ہے علاوہ اس کے آپ کی ذات مقدس کو ارواح مومنین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جس وجہ سے آپ باپ روحانی جملہ مومنین کے ہیں اور یہ احسان بھی ابتداء عالم سے آخر تک کے مومنین کو عام ہے علاوہ اسکے مومنین امت مرحومہ کے ساتھ ماسوا اسکے اور بھی خاص علاقہ ہے جو کہ اور امم کے مومنین کو نہیں، حضرت سرور کائنات علیہ السلام کے احسانات غیر متناہیہ کی تفصیل اگر معلوم کرنی منظور ہو تو رسالہ آبحیات حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

الشہاب الثاقب صفحہ ۴۷ کا اصل فوٹو

# یا رسول اللہ، یا علی کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے!

مولوی اسماعیل غزنوی[1] نے لکھا ہے۔ کہ

جو کوئی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا ابن عباس یا یا عبدالقادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس کی دہائی دے۔ اس پکارنے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو، جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا۔ یا دشمن پر فتح حاصل کرنا۔ یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد کا طلب کرنا شرک ہے۔ جو لوگ ایسا کریں۔ وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے۔ اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی۔ گویا یہ ایک واسطہ ہیں۔ یعنی ان کا فعل بہر حال شرک ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔ (تحفہ وہابیہ ص ۵۹) [2]

قارئین کرام:۔ جو سنی مسلمان ان وہابیوں اور دیوبندی مولویوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں۔ ذرا خیال فرمائیں کہ ان کے نزدیک تو آپ مشرک ہیں اور قتل کے لائق ہیں۔ اور کس جرأت سے وہ آپ کو مشرک قرار دے رہے ہیں۔ مگر آپ ان کے پیچھے نمازیں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے ایک اعلیٰ فرض کو ضائع کرتے ہیں۔ اہل سنت وجماعت مسلمانوں کو وہابی۔ دیوبندی وغیرہم باطل عقائد کے لوگوں کے پیچھے نمازیں ادا فرمانے سے پرہیز کرنی چاہیے۔

---

[1] یہی مولوی اسماعیل غزنوی یکم جون ۱۹۴۵ء کو بلیک مارکیٹ کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے

[2] تحفہ وہابیہ صفحہ ۵۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۹۶ پر دیکھئے۔ (اہلحدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۴۵ء)

## یارسول اللہ کہنے والا مشرک ہے، اس کا قتل جائز ہے

مولوی اسمٰعیل غزنوی نے لکھا ہے کہ:۔

"جو کوئی یوں کہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا، اور اس کا خون مباح ہوگا، ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔"
(تحفہ وہابیہ ص ۶۸)

جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

| | |
|---|---|
| اِذَا اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِیْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِیْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِیْ۔ (حصن حصین ص ۱۶۳) | جب مدد طلب کرنے کا ارادہ ہو تو کہو اے اللہ کے بندے میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ |

## اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرہ لگانا شرک اور حرام ہے

مولوی عبدالستار دہلوی اہلحدیث نے فتویٰ دیا ہے کہ:۔

"خداوند تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرہ لگانا شرک اور حرام ہے۔"
(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص ۲۳ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۷۷ھ)

قارئینِ کرام! وہابیوں کی دلیری اور جرأت کا آپ نے اندازہ لگایا کہ ان کے اس فتوے سے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ بھی محفوظ نہ رہے۔ کیونکہ یا محمد کہنا اُن کا شعار تھا۔ دیکھئے! تاریخ ابن جریر نیز وہابیہ خود بھی اس فتوے سے محفوظ نہ رہے۔ وہ بھی تو جلسوں میں اللہ کے علاوہ اپنے مولویوں کے زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔

---

لہ تحفہ وہابیہ صفحہ ۶۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۹۷ پر دیکھئے۔

# الهدية السنية

مؤلفہ

علامہ سلیمان بن سحمان نجدی

کا اردو ترجمہ

# تحفۂ وہابیہ

مرتبہ

خاکسار اسماعیل غزنوی

امرتسر

بار اول

تحفۂ وہابیہ کا صفحۂ ٹائیٹل

یقین ہوگیا کہ جو کوئی یارسول اللہ (صلعم) یا ۔ یا ابن عباس یا ۔ یا عبدالقادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اُس کی دُہائی دے ۔ اس پکارنے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں ۔ مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دُکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد کا طلب کرنا شرک ہے ۔ جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں ۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں ۔ اگرچہ اُن کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے ۔ اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنے ان کا فعل بہر حال شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے ... اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے ۔

## انبیاء اور صالحین کی قبور اور قبے

آج کل انبیاء اور صالحین کی قبور اور ان پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں لوگ اُن سے مرادیں مانگتے ہیں ۔ وہاں جاکر رو رو کر گڑگڑا کر درخواستیں پیش کرتے ہیں مصائب کے وقت ان کو غائبانہ پکارتے ہیں ۔ بالکل اسی طرح جس طرح زمانۂ جاہلیت میں مشرک پکارا کرتے تھے ۔ ہماری اس مجلس میں مکہ مکرمہ کے مشہور حنفی مفتی شیخ عبدالملک تلیعی اور مالکیہ کے مفتی شیخ حسین مغربی اور عقیل بن یحییٰ علوی بھی موجود تھے ۔

دلائل سے لوگوں کو مطمئن کر دینے کے بعد ہم نے وہ تمام قبے اور تمام مقامات جن کی تعظیماً و اعتقاداً پرستش ہوتی تھی یا جن کی طرف لوگ نفع کی خواہش اور نقصان کے دفع کے لیے جاتے تھے منہدم کرا دئے ۔ اور قبروں کے اوپر کے تمام قبے وغیرہ گروا دیئے یہاں تک کہ اس پاک خطے میں غیر خدا کی پرستش کا کوئی مقام باقی نہ رہا ۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ۔

## اصلاحی قدم

اس کے بعد ہم نے تمام شراب خانے ۔ بھنگڑ خانے اور بدکاریوں کے تمام اڈے ایک ایک کرکے اُڑا دیے اور منادی کرا دی کہ تمام لوگ پانچ وقت کی نمازوں میں باقاعدہ حاضر ہوں اور کسی ایک مقلد امام کے پیچھے (ائمہ اربعہ میں سے) ملکر باجماعت نماز ادا کریں ؛

اس طرح اجتماع کلمہ کا سامان ہوا حرم پاک میں صرف ایک خدا کی عبادت ہونے لگی ۔ لوگوں میں

اور شرک خدا کی طرف نسبت ولد کرنے سے بھی زیادہ برا ہے۔ اس لئے کہ نسبتاً ولد حق مخلوق میں کمال ہے۔ لیکن شرک مخلوق کے حق میں بھی نقص ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ تم خدا کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو بھلا بتلاؤ تو سہی کہ تمہارے غلام اگر تمہارے مال میں شریک ہیں تو تم اس کو گوارا کر سکتے ہو؟ تو خدا کے ساتھ اس کے بندوں کو کس طرح شریک سمجھتے ہو۔ یہ کیسی عقل ہے؟

فاطمیہ کا نکاح غیر فاطمیہ سے اجماعاً جائز ہے۔ بلکہ اس میں کوئی کراہیت نہیں۔ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنی بیٹی بیاہ دی تھی۔ اور دونوں بزرگوں کا فعل ہمارے لئے سند ہے۔ اور سکینہ بنت حسین بن علی نے چار ایسے آدمیوں سے شادی کی جو فاطمی نہیں تھے۔ بلکہ ہاشمی بھی نہیں تھے۔ اور بغیر انکار کے سلف کا عمل ہمیشہ اس پر رہا ہے۔ ہاں کوئی خود اگر غیر کفو سے شادی کرنے سے پرہیز کرے تو ہم اس کو خواہ مخواہ غیر کفو سے شادی پر مجبور نہیں کرتے۔ اور عرب سب ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ بعض ملکوں میں جو رواج ہو گیا ہے کہ اس کو منع کرتے ہیں یہ ان کے تکبر اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی دلیل ہے کہ دوسروں کو اپنے برابر نہیں سمجھتے۔ بلکہ ایسا جبر کرنے سے بعض وقت فساد ہو جاتا ہے۔ جس طرح کہ اکثر ہوا ہے۔

ہماری رائے میں غیر کفو سے نکاح جائز ہے۔ زید نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت زینب سے نکاح کیا۔

اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی کو قبول نہ کرنیوالا یہ اعتراض کرے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے۔ یا رسول اللہ میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں۔ تو وہ شخص مشرک ہو گا اور اس کا خون مباح ہو گا۔ لہٰذا اس صورت میں غالب امت محمدیہ کو کافر کہنا پڑیگا۔ کیونکہ ان کے معتبر علماء نے اس بات کو مندوب و جائز قرار دیا ہے۔ بلکہ جو اس کے برخلاف ہے انہوں نے اس کی مذمت کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ لازم نہیں۔ اور یہ مقررہ اصول ہے کہ لازم مذہب نہیں ہوتا۔ ہم خدا کو جہت علو و بلندی میں مانتے ہیں۔ مگر اس سے ہم مجسمہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جہت علو احادیث سے ثابت ہے۔ اور مرے ہوؤں کی بابت ہمارا یہ قول ہے کہ یہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی جس کو ہماری دعوت توحید پہنچ گئی۔ اور اس پر حق واضح ہو گیا۔ مگر پھر بھی وہ حق کو نہ مانے

ف زینب قریشی تھیں اور زید غلام تھے اور ام المومنین ہونے سے پہلے زید سے نکاح کیا تھا۔ مترجم

تحفہ وہابیہ صفحہ ۶۸ کا اصل فوٹو

# نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر عدّت کے نکاح پڑھ لیا

دیوبندی اور غیر مقلدین کے ممدوح مولوی غلام خان کے اُستاد مولوی حسین علی واں بھچراں ضلع میانوالی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر الزام تراشی کرتے ہوئے سنگین گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ وہ الزام تراشی یہ ہے کہ نبی اکرم رسولِ محتشم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے سرکار ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عدت کے بغیر نکاح کیا تھا۔ اصل عبارت یہ ہے۔

عقیدہ: اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی۔ جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بلا عدت نکاح کر لیا۔ (بلغۃ الحیران[1] صفحہ ۲۶۷ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام! امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر یہ صریحاً الزام ہے! در حدیثِ نبوی کا انکار ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ۔ (صحیح مسلم شریف صفحہ ۴۶ ج ۱)

جب حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو۔

حدیث شریف کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی تو امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھی الزام تراشی سے باز نہیں آتے۔

---

[1] بلغۃ الحیران صفحہ ۲۶۷ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۲ پر دیکھئے۔

# دیوبندیوں کے مولوی حسین علی واں بھچروی کا

# نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پُل صراط سے گرنے سے بچالینا

رائیت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عانقنی وذھب بی معانقۃ علی الصراکا ای پل صراط رایت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب لی ..... ختم علیہ بیدہ المبارکۃ و کان معہ اکثر الاکابر دعوت عند بیت اللہ الحرام ثم جیت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ فعانقنی صلی اللہ علیہ وسلم وعلمنی اللطائف والاذکار ورایت انہ یسقط فامسکتہ واعصمتہ من السقوط

(مبشرات ملحقہ بلغۃ الحیران)[1]

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجھے بصورت معانقہ پُل صراط پر لے گئے اور میں نے دیکھا کہ آپ نے مجھے مُہر لگا کر ایک تحریر دی ہے۔ اور آپ کے ساتھ بُہت سے اکابر بھی تھے۔ میں نے بیت اللہ شریف کے پاس دعاء مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ اور میں نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ عرض کیا تو آپ نے مجھ سے معانقہ کیا۔ اور اذکار سکھائے اور میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پل سے گر رہے ہیں۔ تو میں نے آپ کو گرنے سے بچا لیا۔

---

[1] مبشرات صفحہ ۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۳ پر دیکھئے۔

قارئین حضرات! اب آپ خود ہی انصاف کریں کہ ایک مسلمان اپنی اُمتی ہونے کی حیثیت سے ایسی بات کبھی بیان نہیں کر سکتا۔ جو رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شافع محشر ہوں۔ جو خود گرنوں کو سنبھالنے والے ہوں۔ جو قیامت کے روز پُل صراط پر کھڑے ہو کر رب کریم کی بارگاہ میں ربِّ سَلِّمۡ اُمَّتِیۡ اُمَّتِیۡ کی دعائیں کریں۔ ان کے بارے میں دیوبندی وہابی مولویوں کے امام اور سردار مولوی حسین علی خان آف واں بھچراں یہ کہیں میں نے ان کو گرنے سے بچا لیا۔ کتنی بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ یہ ہے دیوبندی اکابر کا ایمان مگر میرے اعلیٰحضرت۔ مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ القوی کا ایمان اور عقیدہ یہ ہے۔ ؎

رضا پُل سے اب وجد کرتے گزریئے! ہے ربِّ سلم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم؛

## قبل از نبوّت حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو راہِ ہدایت معلوم نہ تھی

غیر مقلدین حضرات کے مولوی محمد جونا گڑھی مدیر "اخبارِ محمدی" دہلی قرآنِ کریم کی آیت کا غلط ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ یعنی قبل از نبوت آپ کو راہِ ہدایت معلوم نہ تھی۔

(اخبارِ محمدی دہلی ص۴ ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء)

قارئین کرام! کوئی کہہ رہا ہے کہ آپ کو راہِ ہدایت معلوم نہ تھی۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ پُل صراط سے گرنے سے بچالیا۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ انبیاء کو علم نہیں کہ اُن کے ساتھ قبر و حشر میں کیا ہوگا۔ یہ کیسا طوفان بدتمیزی ہے۔ کہ ایک رسُول کا کلمہ پڑھنے والے کی زبان سے یا قلم سے ایسے الفاظ نکلیں۔ غیر مُسلموں نے بھی آج تک ایسے الفاظ کہنے کی جسارت نہیں کی۔ جو نام نہاد کلمہ پڑھنے والے جسارت کر رہے ہیں۔

كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ

حمد للہ کہ دریں ایام سعادت فرجام کتاب مستطاب مجموعہ اجواب

تفسیر کلام مجید و شرح قرآن حکیم بطرز جدید و وجہ لطیف و انیق المسمّٰی

# بُلغۃ الحیران

# فی

# ربطِ آیاتِ الفرقان

از زبدۃ المفسرین، عمدۃ المحدثین، رئیس الفقہاء، الصوفی الصافی مولانا حسین علی عم فیضہ الحنفی المجددی

تلمیذ ارشد مولانا رشید احمد القطب الگنگوہی قدس سرہ و مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

بانی مظہر العلوم سہارن پور

مولوی حسین علی صاحب پبلشر نے حمایت اسلام پریس لاہور میں باہتمام شیخ حسن الدین پرنٹر چھپوا کر واں بھچراں ضلع میانوالی سے شائع کیا

تعداد ۱۵۰۰

بلغۃ الحیران کا صفحہ ٹائٹل

کہ اے نبی علیہ السلام تمہارے واسطے ضروری ہے کہ تبلیغ میں سستی نہ کرو۔ خوب اچھی طرح کرو۔ تمام انبیاء اللہ تجھ سے وعدہ لیا گیا ہے کہ تم خوب
تبلیغ کرو اب وقت ہے۔ (۳) تیسرا خطاب اے مومنو ڈرو نہیں رسول اللہ صلعم کا ساتھی رہنا اللہ تعالے ان کو فتح دے گا جیسا جنگ احزاب میں دی
تھی (۴) چوتھا خطاب اے نبی علیہ السلام ازواج مطہرات کو کہدے کہ تمہارے واسطے اطاعت الرسول فرض ہے طعن وغیرہ اس کے فعل پر
نہ کرو (۵) پانچواں خطاب اے ازواج مطہرات جس نے اتنا بھی کہا کہ اپنی مرضی سے کام کرتا ہے ہماری بات نہیں مانتا اس کے واسطے دوگنا
گناہ (۶) چھٹا خطاب۔ اے نساء نبی علیہ صلعم قول نرم یعنی اس طرح نہ کہنا کہ اس کی اپنی مرضی ہے بلکہ جو حکم خدا کے مطابق کر رہا ہے جس نے ایسی
طرح کیا اس کو دوگونہ ثواب ہوگا (۷) ساتواں ہر ایک مومن اور مومنہ کو چاہیے کہ رسول اللہ صلعم کی مخالفت نہ کریں (۸) آٹھواں اے رسول اللہ صلعم کیوں
زید کو طلاق دینے پر زجر کرتے ہو (۹) نواں خطاب رسول اللہ صلعم کو چاہیے کہ تبلیغ احکام میں دل تنگ نہ کرے (۱۰) اے مومنو زید کوئی ولد رسول
اللہ صلعم کا نہیں تھا تاکہ زینب کے ساتھ نکاح کرنا منع ہو (۱۱) اے مومنو جو کچھ تمہارے دل میں خلاف فعل رسول اللہ صلعم کے خیال آیا ہے اس واسطے
طلب معافی کی اللہ تعالے سے کرو (۱۲) اے رسول ہم نے تم کو رسول کر کے بھیجا چاہیے کہ لوگوں کو حکم الٰہی بتلا دے لہذا اس حکم کو جاری کرو (۱۳)
اے مومنو اگر نکاح کرو مومنات کے ساتھ خواہ متبنے کی عورت ہو یا نہ اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی جیسا کہ زینب کو
طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلعم نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا۔ جو یہ معنے کرتے ہیں وہ اس حدیث میں جس میں عدت کا ذکر آیا ہے
کلام کرتے ہیں (۱۴) اے نبی صلعم تیرے واسطے چار تک کی عورتیں حلال ہیں تاکہ تبلیغ پوری طرح سے ہو جاوے (۱۵) اے مومنو! ان قواعد پر عمل کرو
تاکہ اتہام کسی قوم کا نہ آوے (۱۶) اے مومنو! اللہ تعالے اور ملائکہ رسول صلعم پر آفرین آفرین کرتے ہیں کہ اللہ تعالے کی تابعداری میں حکم کی اشاعت
خوب طرح سے کی تم بھی آفرین کہو تہمت نہ دو (۱۷) اے نبی اس کے بعد ازواج مطہرات اور باقی مومنات کو چادریں اوڑھنے کا حکم کرو تاکہ
منافقوں اور کافروں سے ایذا اور تہمت نہ آئے پھر بھی اگر اتہام دینے سے باز نہ آئے تو تمہارے ہاتھ سے ان کو قتل کر دیں گے اور آخرت میں
بھی اللہ تعالے ان کو عذاب دے گا (۱۸) اے مومنو! رسول اللہ صلعم کو محض جھوٹے اتہام سے ایذا نہ دو جیسا کہ موسےٰ علیہ السلام کو قارون نے
محض کذب سے اتہام دیا وہ اس کے سبب سے ہلاک ہو گیا اور آخر میں زجر کی کہ زمین اور آسمان نے تو احکام مان لئے اور بعض انسان یعنے منافق اور
کافروں نے نہ مانے ان کو اللہ تعالے عذاب دے گا۔ بخلاصہ اول میں کہا گیا کہ اے کفار اور منافقو تم میں ایک اصول میں غلطی ہے اور
وہ فروعات میں ہیں اس کے بعد غلطی کے توڑنے کے واسطے اٹھارہ خطابات بیان کئے گئے اور اخیر میں ایک زجر کی گئی ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکیہ)

## سورۃ السبا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ الخ تحقیق تمام القرآن کے چار حصے ہیں جیسا کہ اپنے مقام پر ذکر کئے گئے ہیں اور ہر ایک حصہ الحمد
کے ساتھ شروع کیا گیا ہے اور چوتھا حصہ الحمد کا سورۃ سبا سے شروع ہوا ہے جو دو باتوں کا متضمن ہے ایک تو یہ کہ پیدا کرنے اور بادشاہی پر
بیٹھنے کے بعد کوئی ملک مقرب اور نبی مقرب شفاعت قہری کر سکتا ہے یہ مضمون حوامیم تک ہوگا اور دوسرا مضمون لب القرآن ہو کہ سب کچھ

۸

[illegible] محمد سعید اجازہ الشاہ ابو سعید اجازہ الشاہ عبد العزیز اجازہ الشاہ ولی اللہ الدہلوی قال ولی اللہ الدہلوی قرأت القرآن
[illegible] محمد فاضل السندی قال تلوتہ علی الشیخ القراء عبد الخالق قال قرأت علی الشیخ المقری والمقری تلا علی الشیخ عبد الرحمن الیمنی
[illegible] والدہ الشیخ سجادہ الیمنی قرء علی الشیخ ابی نصر الطبلاوی قرء علی الشیخ الاسلام ذکریا تبلاوتہ علی برہان القلقع والرضوان
ابی نعیم العقبی قرء کل منہما علی محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری صاحب کتاب النشر قال الجزری قرأت القرآن علی ابی
العباس احمد بن الحسین قال قرأتہ علی والدی قرأ علی ابی محمد القاسم قال قرأت علی احمد بن علی و محمد بن سعید و محمد بن ایوب
قال کل منہم قرأت علی علی بن محمد البلنسی قرء علی سلیمان بن نجاح قال قرأت علی مولف التیسیر ابی عبد اللہ الدانی قرء علی طاہر بن
غلبون قرأ علی علی بن محمد المقری قرء علی احمد بن سہیل قرء علی عبید بن الصباح قرء علی حفص قرء علی عاصم واخذ عاصم القرآن من عبید
بن حبیب وعن زر بن حبیش اما عبید بن حبیب فعن عثمان بن عفان وعلی ابن ابی طالب وابی بن کعب وزید بن ثابت
وابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واخذ زر عن عثمان بن عفان وابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و
سادا تنا معہم اجمعین۔

## مبشرات

رأیت سیدی محمد عثمان الافغانی تفسیر القرآن صغیر الحجم نقلت اہو تفسیر جمیع القرآن قال نعم ورأیت انی اعطیت
التفسیر من الرب تعالی ورأیت انہ علیہ الصلوۃ والسلام اخذنی فی حجرہ وادخل لسانہ المبارک فی فمی والقی لعابہ لی
فی ورأیت ان علیاً رضی اللہ تعالی عنہ یامرنی بتصنیف تفسیر القرآن ورأیت ان اللہ [illegible] تبارک وتعالی یقول
لی مغفرتہ لک ولمن اتبعک رأیت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عانقنی وذہب بی فی معانقتہ علی العاطفی [illegible]
رأیت ان رسول اللہ صلی اللہ [illegible] وسلم [illegible] ختم علیہ بیدہ المبارک وکان معہ اکثر الاکابر دعوت عند بیت اللہ
الحرام ثم جئت عند رسول اللہ علیہ وسلم نقلت الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ فعانقنی صلی اللہ علیہ وسلم وعلمنی اللطائف
دالہ [illegible] ورأیت انہ یسقط فامسکتہ واعصمتہ من السقوط فعبرت فی ذلک الوقت ان المراد اقامتہ دینہ [illegible] ومحو الشرک
قیل لی من یخالفک فی التوحید ہم دجالون کذابون وقعدت عند مزار الامام الربانی فقال لی فی المکاشفتہ بیان مسئلۃ التوحید
اعلی درجۃ من السلوک ورأیت الانبیاء کلہم من آدم الی نبینا صلی اللہ علیہم والسلام کلہم ینادون باعلی نداء ان من دعا غیر اللہ تعالی
معتقدا انہ یعلم ویسمع فہو کافر۔

تذییل
ز

کا تصحیح سابقہ [illegible] العلامہ [illegible]
[illegible] جناب حافظ [illegible] صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع [illegible] لاہور۔

اہتمام یافت ہو اللہ المستعان

مبشرات صفحہ ۸ کا اصل فوٹو۔

## صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی رحمۃ للعالمین نہیں

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی فتوےٰ دیتے ہیں کہ :-

"لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوئے ہیں"۔
(فتاوےٰ رشیدیہ[1] ص ۹۶)

اللہ تعالےٰ نے صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہی مخاطب کر کے فرمایا۔
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ ۱۷، ع ۷) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

## ۱۲ ربیع الاوّل کو دوکانیں بند کرنا اور مولود کرنا گناہ ہے

مولوی ثناءاللہ امرتسری کے اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں ہے کہ :-

"۱۲ ربیع الاوّل کو دوکانیں بند کرنا اور مجلس مولود کرنا گناہ ہے"۔
(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۶، ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء)

## محفل میلاد میں شرکت ناجائز ہے

دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے کسی نے سوال کیا۔

سوال : محفل میلاد شریف میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں۔ شریک ہونا کیسا ہے؟

دیوبندیوں کے گنگوہی صاحب جواب میں فرماتے ہیں۔

جواب ! ناجائز ہے۔ بسبب اور وجہ کے۔ (فتاوےٰ رشیدیہ[2] ص ۱۴۸)

---

[1] فتاوےٰ رشیدیہ صفحہ ۹۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۸ پر دیکھئے۔

[2] فتاوےٰ رشیدیہ صفحہ ۱۴۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۹ پر دیکھئے۔

دیوبندیوں اور وہابیوں کے ممدوح گنگوہی صاحب کا جواب آپ نے ملاحظہ فرمایا۔
جبکہ علامہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَجَعَلَ لِمَنْ فَرِحَ بِمَوْلِدِهٖ حِجَابًا مِنَ النَّارِ وَسِتْرًا وَمَنْ اَنْفَقَ فِي مَوْلِدِهٖ دِرْهَمًا كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا۔

(مولد العروس ص۹ مطبوعہ بیروت)

میلاد شریف پر خوشی کرنے والے کے لیے وہ خوشی دوزخ کے آگ کے آگے پردہ بنا دی جائے گی اور جس نے میلاد شریف پر ایک درہم بھی خرچ کیا۔ اس کے لیے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے اور اُن کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی کا ارشادِ مبارک پڑھیے۔

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھکر منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام لطف ولذّت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص۵ مطبوعہ دیوبند)

غیر مقلدین حضرات کے نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔ کہ
جس کو حضرت کے میلاد کا حال سُنکر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خُدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے، وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبریہ ص۱۲)

## ہندوؤں کے تہوار کا تحفہ کھانا جائز

جس گنگوہی صاحب کے نزدیک میلاد شریف، شہادت حسین اور عرس مبارک میں شرکت ناجائز اور کھانا حرام ہے۔ اُن کے نزدیک ہندوؤں کے تہواروں کی چیزیں کھانا جائز ہیں۔ بلکہ سود کی رقم سے ہندوؤں کا بنایا ہوا شربت جائز ہے۔ سوال و جواب ملاحظہ ہوں۔

سوال :- ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں ؟

گنگوہی صاحب کا جواب ملاحظہ فرمائیں !

جواب :- درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۸۸ [۱])

## ہندوؤں کے سودی رقم سے تیار شدہ شربت کا پینا جائز

گنگوہی صاحب سے سوال ہوتا ہے کہ

سوال :- ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں اور سودی روپیہ صرف کرکے۔ مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں ؟

گنگوہی صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

جواب :- اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۹۸ [۲])

قارئین کرام :- دیوبندی حضرات کے قطب الارشاد کے ارشادات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ان میں ایمانی غیرت مفقود ہے۔ اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بغض، اہلبیت اطہار علیہم الرضوان سے عناد اور اولیاء کاملین علیہم الرحمہ سے حسد ٹپک رہا ہے نیز مسلمانوں سے اخوت اور محبت نہیں ہندوؤں اور کفار سے عقیدت و نیازمندی واضح ہے۔

---

[۱] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۸۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱۱ پر دیکھئے۔

[۲] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۹۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱۲ پر دیکھئے۔

فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

# فتاوی رشیدیہ

کامل مبوّب

حضرت مولانا الحاج الحافظ
رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

ناشران :-
محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب
قرآن محل :- مقابل مولوی مسافر خانہ - کراچی

فتاوی رشیدیہ کا صفحہ ٹائیٹل

مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی قدس سرہ کے مرید خلیفہ حاجی عالم صوفی حافظ اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ اُن کی بزرگی کا شہرہ ہوا۔ عوام کے سامنے وعظ و نصیحت فرماتے ہیں رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بتلاتے ہیں کہ آنحضرت کو علم غیب تھا۔

(مرسلہ عبدالعلیم خاں صاحب ساکن قصبہ بھونگام ضلع مین پوری ۱۳۲۲ھ)

**جواب**۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط والسلام

رشید احمد ۱۳۰۱

صحابہ کی بے ادبی فسق ہے۔

**سوال**۔ ایک صوفی صاحب اپنی تقریر میں کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن ابوجہل اور حضرت ابوسفیان کو جو حضور کے وقت میں موجود تھے مردود و ملعون اور دوزخی بتلاتے ہیں اور سمجھانے پر اصرار کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ تو شخص تمام عمر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنگ و جدال کرتے رہے اور ہمیشہ سخت دشمن رہے حتیٰ کہ اسی حال میں مر گئے ایمان اور اسلام نصیب نہیں ہوا۔

(مرسلہ عبدالعلیم خاں صاحب ساکن قصبہ بھونگام)

**جواب**۔ ابوسفیان اور عکرمہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عکرمہ نے اسلام کے بعد بہت سے غزوات اور جہاد کئے اور شہید ہوئے ہیں اسد الغابہ میں مفصل مذکور ہے فقط اور جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے فقط

رشید احمد ۱۳۰۱

وہابی کے عقائد کیسے ہیں۔

**سوال**۔ وہابی مذہب یہ کون فرقہ ہے مردود ہے یا مقبول اور عقائد ان کے مذہب والوں کے مطابق اہل سنت والجماعت ہیں یا مخالف کسی امام کی تقلید کرتے ہیں یا نہیں۔

**جواب**۔ اس وقت اور ان [illegible] میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں باقی بندہ آپ کا دعاگو ہے سب امور کے لئے دست بدعا ہے فقط والسلام

رشید احمد ۱۳۰۱

رحمۃ للعالمین حضور کے ساتھ مخصوص نہیں۔

**سوال**۔ استفتاء کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

**جواب**۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء و علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لمد فلو [illegible] مولوی محمد یحییٰ صاحب ۱۲

حضور کو علم غیب نہ تھا

وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں

فتاویٰ رشیدیہ کا صفحہ ۹۶ کا عکس

پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست۔ اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں[1] فقط

**اہل میت کے یہاں فاتحہ پڑھنے اور جوڑا دینے کا حکم**

**سوال** حسب مروجہ دستور برادری اہل میت کے یہاں جاکر فاتحہ پڑھنا اور پگڑی جوڑا دینا درست ہے یا نہیں۔

**جواب** ۔ یہ سب امور بدعت اور نادرست ہیں البتہ صرف تعزیت کے لئے جانا درست ہے اگر دفن کفن میں شریک نہ ہوا ہو فقط

**صلوٰۃ معکوس وغیرہ**

**سوال** ۔ صلوٰۃ غوثیہ جو اکثر عوام پڑھتے ہیں جائز ہے یا نہیں اور صلوٰۃ معکوس وصلوٰۃ ہول بھی جائز ہے یا نہیں۔

(از حافظ عبدالرحیم صاحب)

**جواب** ۔ صلوٰۃ غوثیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس فی الحقیقت نماز نہیں بلکہ مجاہدہ ہے اور صلوٰۃ ہول کا ثبوت صحاح حدیث سے نہیں فقط رشید احمد عفی عنہ

**محفل میلاد مشروط کا حکم**

**سوال** ۔ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

**جواب** ۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے فقط

**میت کو بلا قیود ورسوم ایصال ثواب میں ثواب ہے۔**

**سوال** ۔ میت کو ثواب پہنچانا بغیر تعین تاریخ کے یعنی تیجا دسواں چالیسواں نہ ہو درست ہے یا نہیں۔

**جواب** ۔ ثواب میت کو پہنچانا بلا قید تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے اور جب تخصیصات اور التزامات مروجہ ہوں تو نادرست اور باعث مواخذہ ہو جاتا ہے[2] فقط

**چالیسویں تک روٹی دینے کا حکم**

**سوال** ۔ مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی مُلّا کو دینا درست ہے یا نہیں۔

**جواب** ۔ چالیس روز تک روٹی کی رسم کرلینا بدعت[3] ہے ایسے ہی گیارہویں بھی بدعت ہے بلا پابندی رسم وقیود ایصال ثواب مستحسن ہے فقط۔

---

[1] قولہ فی الدر مختار ۱۲ [2] یہ مسئلہ مفصل مرقوم ہے ۱۲ [3] فتاوی عزیزی جلد دوم صفحہ ... میں مرقوم ہے مراد از طعام میت طعامی است کہ تا چہل روز مے خورند و جہ ... قلب آنست کہ بیشتر از ہنگام سنوح موت میت و ہم بعد از آن خیال سرانجام این طعام وتقسیم آن فیما بین حفاظ یا سکان مساجد دامنگیر خاطر میشود کسیکہ این طعام را بخاطر رسد از وقت موت متوقع و چشم دوختہ برین طعام مے باشند مقصود شرع آنست کہ از موت میت عبرت گیرند و در بند فکر آخرت مشغول شوند واز غفلت ہوشیار شوند واین مقصود ازین صورت بالکلیہ مفقود میگردد وانچہ در حدیث صحیح آمدہ است ودر صحاح ستہ موجود است جمیں قدر است کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام المیت الخ ۱۲

ہوئی یا نہیں۔

جواب۔ جو امر شرعاً حرام ہے کسی کی خاطر داری سے کرنا حرام جانکر بھی فسق اور حرام ہے ہرگز نہیں چاہیے معصیت میں کسی کی رضا درست نہیں۔ فقط (رشید احمد ۱۳۰۱)

**بعد دفن مکان میت پر فاتحہ کا حکم**

سوال۔ بعض لوگوں میں دستور ہے کہ جسوقت میت کو دفن کر کے آتے ہیں اسکے گھر والے اسوقت فاتحہ پڑھتے ہیں یہ فعل فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ اس فاتحہ کا ثبوت کچھ نہیں فقط کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (رشید احمد ۱۳۰۱)

**میلاد مروجہ کا حکم**

سوال۔ زید نے بکر سے دریافت کیا کہ مجلس میلاد و مروجہ حال جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کو ارادہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا بخیال اسکے کہ خرچ ہوتا تھا اور اپنے اعتقاد میں ناجائز جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا بوجہ اسکے تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھ کو طعنہ نہ دیویگا جبکہ میں اس مجلس کو ذکر دلنگا بہانہ شرع کا ہو جاویگا اور خود نہ شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہونگے اول تو ان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بہ نیت خالصاً للہ مانع ہوا لہذا اس سبب سے بکر کو ترک بدعت سابق وحال و انکار بدعت سے ثواب ہوگا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب۔ بہر حال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا کہ بعزم ترک گناہ کا ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (رشید احمد ۱۳۰۱)

**کسی عرس میں شرکت جائز نہیں**

سوال۔[1] جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔ (مرسلہ محبوب علی صاحب دہلی رہیہ کلاں)

جواب کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں[2] کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں ہے۔

**محرم میں تعزیہ وغیرہ بدعت ہیں**

سوال۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے ذکر شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیح یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت و دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت

[1] بقلم مولوی محمد یحییٰ صاحب ۱۲ [2] قال الشیخ علی المتقی فی رد بدعات التعزیہ ومنہا اجتماع القراءۃ بالقرآن علی المیت بالتخصیص فی المقبرۃ والمسجد والبیت بدعۃ مذمومۃ انتہی ۱۲ [3] قال فی الاصول العشرۃ مثل ذکر مقتل الحسین فی یوم عاشوراء ایضا حرام لانہ من ذکر من شعائر الروافض ۱۲

فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۴۷ کا اصل فوٹو

**جواب** - زید غلط کہتا ہے حقہ نوشی کی نماز اور درود سب مقبول ہوتا ہے البتہ اس سے منہ کی بو کا ازالہ نہ کرنا اور منہ میں رکھنا مکروہ ہے فقط۔

شرعاً نسخ کی (حد) | **سوال** - نسخ لینا شرع میں کہاں تک جائز ہے بقدر اِن مسئلوں کو زیب قلم فرماکر جلد رحمت تحدید نہیں | فرمادیں

**جواب** - نسخ جہاں تک چاہے لے لیکن کسی کو دھوکا نہ دے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مہر: رشید احمد ۱۳۰۱)

حقہ اور تمباکو کا حکم | **سوال** - حقہ پینا یا تمباکو کھانا یا سونگھنا کیسا ہے حرام ہے یا مکروہ تحریمیہ یا مکروہ تنزیہیہ ہے اور تمباکو فروش اور نیچے بند کے گھر کا کھانا کیسا ہے۔

(مرسلہ میاں جی عبد الرحمٰن صاحب سہنسپور ضلع بجنور)

**جواب** - حقہ پینا تمباکو کھانا مکروہ تنزیہیہ ہے اگر بو آوے ورنہ کچھ حرج نہیں اور حقہ تمباکو فروش کا مال حلال ہے ضیافت بھی اُس کے گھر کھانا درست ہے فقط رشید احمد

ہندؤں کے تہوار پر ان کے ہدیہ کا حکم | **سوال** - ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد وحاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

(مرسلہ میاں جی عبد الرحمٰن صاحب سہنسپور ضلع بجنور)

**جواب** - درست ہے فقط۔ رشید احمد عفی عنہ

گیروا رنگ کا حکم | **سوال** - کپڑے گیرو میں رنگنا جیسے صوفی لوگ رنگتے ہیں کیسا ہے۔

(مرسلہ میاں جی عبد الرحمٰن صاحب سہنسپور ضلع بجنور)

**جواب** - گیرو میں کپڑے رنگنا درست ہے بشرطیکہ ریا نہ ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

(مہر: رشید احمد ۱۳۰۱)

الجواب صحیح - محمد عبد اللطیف عفی عنہ

(مہر: عبد اللطیف محمد یعقوب)

ہندؤں کے تہوار پر خوشی کے گیت گانا ناجائز ہے۔ | **سوال** - ہندوؤں کے لڑکوں کو اُن کے تہوار ہولی یا دیوالی میں بطور عیدی کے اُن کے تہوار کی تعریف میں کچھ اشعار بنا کر جس طرح کہ میاں جی لوگ پڑھایا کرتے ہیں پڑھانا درست ہے یا نہیں۔

(مرسلہ میاں جی عبد الرحمٰن صاحب سہنسپور ضلع بجنور)

**جواب** - یہ درست نہیں فقط رشید احمد عفی عنہ

میلوں وغیرہ میں بہ نیت بیع رحبا جانا جائز نہیں | **سوال** - مسلمانوں کے میلوں میں جیسے پیران کلیر وغیرہ میں واسطے سوداگری

---

ف مولوی محمد یحیی صاحب ۱۲ -

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۸۸ کا اصل فوٹو

قبول کرے اور کھاوے جبکہ اس نے قرض لیکر وہ مال طیار کیا ہو خواہ پھر وہ رنڈی اپنے کسب حرام
سے وہ قرض ادا کرے تو حضور فرماویں کہ ڈوم رنڈی وغیرہ کا مال لیکر اپنے قرضدار کو دیدینا یا وہ قرض
لیکر ہی دے اور پھر وہ مال اسے لینا جائز ہے یا نہیں ۔

(مرسلہ مولوی ابرار احمد صاحب پچھرایوں ضلع مراد آباد مدرسہ جعفریہ ۱۳۲۰ھ)

**جواب**۔ اگر کوئی شخص قرض لیکر کسی کار خیر میں لگا دے یا کسی کو صدقہ اور ہدیہ دے تو وہ کام بھی ہو
جاوے اور اس موہوب لہ کو یہ صدقہ اور ہدیہ بھی لینا درست ہے مگر جب دائن مدیون اپنا قرض
حرام مال سے ادا کریگا تو سخت گنہگار ہوگا اور اصل مالک کا دیندار رہیگا ایسے ہی یہ حرام مال کا قرض
میں لینے والا بھی اگر مسلمان ہے تو سخت گنہگار رہیگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

ولایتی قند کا حکم

**سوال**۔ ولایتی قند اور مٹھائی تر یا خشک کھانی درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ جس کی نجاست یا حرمت تحقیق ہو یا غالب گمان ہو وہ نہ کھاوے اور جس کا حال معلوم
نہو اسکا کھانا لینا درست ہے فقط۔

رافضی کے ہدیہ کا حکم

**سوال**۔ رافضی کا ہدیہ دعوت اور جنازہ میں نماز کی شرکت جائز ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ رافضی کا ہدیہ دعوت کھانا گو درست ہے مگر حضور نماز جنازہ اور ان سے محبت نادرست
ہے اسلئے دعوت وغیرہ بھی نہ کھانی چاہیئے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ
رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

ہندوؤں کی سبیل سے پانی پینا درست ہے

**سوال**۔ ہندو جو پیاؤ یا نیکی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کرکے بسلمانوں کو اسکا
پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں ہے فقط۔

اسقاط حمل کا حکم

**سوال**۔ ایک بے بیاہی عورت کو حمل رہ گیا اب بوجہ بیعزتی کے خفیہ کرنا اور اسقاط
کرنا چاہتی ہے ایسی صورت میں علاج اسقاط کرنا اور کرانا گناہ ہوگا یا نہیں۔

**جواب**۔ اگر اس میں جان پڑ گئی ہے تو پھر اسقاط میں سعی کرنا بیشک سخت گناہ اور بحکم قتل ہے
ہرگز ایسی دوا دینی درست نہیں ہے فقط۔

قبلہ و کعبہ کہنے کا حکم

**سوال**۔ خطاب میں القاب قبلہ و کعبہ لکھنا درست ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ قبلہ و کعبہ کسی کو لکھنا درست نہیں ہے فقط۔

۵۱ بقلم مولوی محمد یحییٰ صاحب ۱۳۲۰ھ فتاوی رشیدیہ مرقوم ہے ۱۳

فتاوی رشیدیہ صفحہ ۴۹۸ کا اصل ورقہ

## دیوبندیوں کا کلمہ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اشرف علی رسول اللّٰہ

## دیوبندیوں کا درود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اشرف علی

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید تھانوی صاحب کو اپنا ایک واقعہ لکھتا ہے۔ کہ

"خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہوں لیکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام لیتا ہوں۔ اِتنے میں دِل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اِس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دِل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اِس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے۔ لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا، بوجہ اِس کے کہ رقت طاری ہو گئی؛ زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی۔ اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالتِ خواب اور بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا۔ لیکن حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا۔ کہ اِس خیال کو دِل سے دُور کیا جاوے۔ اِس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے

باایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں۔

اللھم صلِّ علٰے سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی

حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں۔ کہانتک عرض کروں "

مولوی اشرف علی تھانوی نے اسکا جواب جو اپنے مرید کو دیا۔ وہ یہ ہے:

جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ

(رسالہ الامداد صد ۳۵ بابت صفر ۱۳۳۶ھ)

قارئین کرام! دیوبندیوں وہابیوں کے نام نہاد مجدد اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو توبہ کرنے کی نصیحت نہیں کی اور یہانتک کہ یہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے بلکہ جواب میں اس کی حوصلہ افزائی اور تائید کر دی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جو کام مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکا۔ وہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے کر دیا ہے۔

---

الامداد صفحہ ۳۴، ۳۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷ پر دیکھئے۔

رجسٹرڈ نمبر ا ۲۰

۷۸۶

قال اللہ تعالیٰ

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا

وعن ابن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بالموعظۃ مخافۃ السآمۃ علینا رواہ البخاری

امتثالاً للآیۃ کہ دال است بر مطلوبیت زیادتِ علوم و امداد و للحدیث کہ دال است بر پسندیدگی مجموعہ ای:

فصل وار ارشاد و صحیفہ شہریہ ملقبہ بہ

# الامداد

مشتمل بر شعب علمیہ متنوعہ خمسہ مسلسلہ ودائرہ

یعنی امداد الفتاوی فی الفقہ والعقائد و حوادث الفتاوی فی ما یتعلق بالسوانح الجدیدۃ و تربیۃ السالک فی الاحوال الخاصۃ من السلوک والرفیق فی سواء الطریق فی الاحوال العامۃ منہ و ملفوظات خبرت فی الفوائد المختلفۃ النقلیۃ والعقلیۃ کہ حاصل آں از افادات سلسلہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ است باز بدل آں از افاضات حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حاجی شاہ محمد امداد اللہ است کہ لقب صحیفہ شہریست بہ تبرک بنام نامیش نیز و خاصہ اند اشتقاقات از حقیقہ لفظ دیگر ابن لفظ است

| | | |
|---|---|---|
| عدد (۸) | بابت ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۶ ہجری | جلد (۳) |

بادارۃ الاحقر رفیق احمد

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

الامداد کا صفحہ ٹائٹل

دائمی ہوتا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص مشابہ حضرت صدیق اکبر رضی
کے اُس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اُس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبت طبعیہ سے نہ کہ حمیت شرعیہ سے بس خواہیں
ایسے خادموں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو مہتم بالشان یہی تھا باقی ظاہر ہے والسلام
۲۰ر شوال ۱۳۳۵ھ -

سوال - اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہونے کا خیال مجھکو کیوں ہوا اور حضور کی
طرف کیوں رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع اسلئے
کہ ہمارے نانا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولٰنا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و
مولٰنا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم لودیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس
سے یہ غرض تھی کہ ہمارے نانا یا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خراب ہی ہوں
اُن کو بلا وجہ ترجیح دی جاوے اصل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک
ہیں اور اگر مولوی صاحبان لودیانوی اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو ۶۲
تو اسمیں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ
رہی ہیں جن میں سے بہشتی زیور تو حرز جان ہے اور شرح مثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ
اور بھی چند تصانیف نظر سے گذریں (۳) ایک دفعہ رامپور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں
ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہوگیا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے اُن سے اور بھی محبت ہوگئی اثنائے
گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالہ الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری
آتے ہیں بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالب علم
نے چند رسالہ مجھکو دیکھنے کے واسطے دئے الحمد للہ جو لطف اُن سے اٹھایا بیان سے باہر ہے
ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سونے کا
ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھدیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو
دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہوگئی اسلئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا

الامداد صفحہ ۳۴ کا اصل فوٹو

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر ۷۳
دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

**جواب** اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

**سوال** جناب مخدوم مناد مولانا عم فیضہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ وارد ہو کر باعث اعزاز ہوا یہ ناچیز حضرت جد امجد قبلہ عالم مدظلہ العالی کا بڑا نواسہ مولوی ...... صاحب مرحوم کا لڑکا ہے اسمیں شبہ نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دینیات میں تصنیف فرما کر لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے

# نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے متعلق عقائد وہابیہ

## نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بُت ہے

محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب شرح الصدور کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:-

فَالْقَبْرُ الْمُعَظَّمُ الْمُقَدَّسُ وَثَنٌ وَصَنَمٌ بِكُلِّ مَعَانِي الْوَثْنِيَّةِ لَوْ كَانُوا يَعْقِلُوْنَ -

پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مقدس ہر لحاظ سے بُت ہے، کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھیں۔

(حاشیہ شرح الصدور ص۲۵ مطبوعہ سعودیہ) لہ

## قبر نبوی پر صلوٰۃ وسلام کرنا شریعت میں ممنوع ہے

قبر نبوی کے پاس اگر صلوٰۃ وسلام کہنے یا وہاں نماز پڑھنے یا دعا کرنے کی شریعتِ اسلام میں کوئی دلیل نہیں بلکہ اس سے روکا گیا ہے۔" (ہدایۃ المستفید ج ا ص۸۱۱) ٢ہ

ابن قیم کے نزدیک قبروں پر جو قُبّے بنے ہوئے ہیں اُن کو گرانا واجب ہے۔ (فتح المجید شرح کتاب التوحید ص۲۰۰)

## قُبّے اور زیارت گاہیں شرک کا ذریعہ ہیں

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پوتے عبد الرحمن نجدی نے لکھا ہے کہ:-

فَإِنَّ هٰذِهِ الْقِبَابَ وَالْمَشَاهِدَ الَّتِي

بیشک یہ تمام قُبّے، مشاہد اور زیارت گاہیں

---

لہ شرح الصدور صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۱ پر دیکھئے۔

٢ہ ہدایۃ المستفید صفحہ ۸۱۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

صَارَتْ اَعْظَمَ ذَرِيْعَةٍ اِلَى الشِّرْكِ وَالْاِلْحَادِ وَاَكْبَرَ وَسِيْلَةً اِلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَخَرَابِ بُنْيَانِهٖ غَالِبًا۔

جو شرک اور الحاد کا بہت بڑا ذریعہ بن چکی ہیں اور اسلام کو مٹانے اور اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا بہت بڑا وسیلہ ہیں۔

(فتح المجید شرح کتاب التوحید ص۲۰۸ مطبوعہ مصر) [۱]

نجدیوں کے احمد عبد الغفور عطار رقمطراز ہیں کہ:۔

"بلاشبہ قُبّے اور قبریں بُت پرستی اور خرافات و بدعات کا منبع ہیں"۔ (محمد بن عبدالوہاب ص۱۶۵) [۲]

## قبر اطہر کے قریب دُعا مانگنا بدعت ہے

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے کہ:۔

"دُعا کردن نزد قبر مبارک برائے خود بدعت است ——— نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے نزدیک اپنے لیے دُعا مانگنا بدعت ہے"۔

(نہج المقبول فارسی ص۴۳) [۳]

## انبیاء کی قبور کو گرانا واجب ہے

نواب صدیق حسن بھوپالی ہی لکھتے ہیں کہ:۔

"ہرچہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لغۃً آید از منکرات شریعت باشد وانکار برآں وبرابر ساختن بخاک واجب است بر مسلمین بروں فرقی در آنکہ پیغمبر باشد یا غیر ...... لغت کے لحاظ سے ہر اُس چیز پر جو اٹھی ہوئی ہو، قبر کا لفظ صادق آتا ہے اور وہ شریعت کے منکرات سے ہے، اس سے منع کرنا اور اس مٹی کے برابر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے بغیر کسی امتیاز کے، گو پیغمبر کی قبر ہو یا کسی اور کی"۔ (عرف الجادی فارسی ص۶۱) [۴]

---

۱ـه فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۲۵۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۵ پر دیکھئے۔
۲ـه محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۱۶۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۶ پر دیکھئے۔
۳ـه نہج المقبول فارسی صفحہ ۴۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔
۴ـه عرف الجادی فارسی صفحہ ۶۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۹ پر دیکھئے۔

وقف لله تعالى

# شرح الصدور

## بتحريم رفع القبور

ورفع الريبة عما يجوز وما لا يجوز من الغيبة
والدواء العاجل في دفع العدو الصائل

تصنيف الامام المجدد

محمد بن عبد الوهاب

المتوفي سنة ١٢٠٦ هـ رحمه الله

طبعت على نفقة الفقير لله تعالى
سعد بن محمد بن عبد العزيز ال سعود

شرح الصدور کا صفحہ ٹائٹل

ولا شك ان غالب هؤلاء المغرورين المخدوعين لو طلب منهم طالب ان ينذر بذلك الذي نذر به لقبر ميت على ما هو طاعة من الطاعات وقربة من القربات لم يفعل ، ولا كاد .

فانظر الى اين بلغ تلاعب الشيطان بهؤلاء ؟ وكيف رمى بهم في هوة بعيدة القعر ، مظلمة الجوانب ؟ فهذه مفسدة من مفاسد رفع القبور وتشييدها ، وزخرفتها وتجصيصها .

ومن المفاسد البالغة الى حد يرمي بصاحبه الى وراء حائط الاسلام ، ويلقيه على أم رأسه من اعلى مكان الدين : أن كثيراً منهم يأتي بأحسن ما يملكه من الأنعام واجود ما يحوزه من المواشي فينحره عند ذلك القبر ، متقرباً به اليه ، راجياً ما يضمر حصوله له منه . فيهل به لغير الله ، ويتعبد به لوثن من الاوثان إذ إنه لا فرق بين النحائر لأحجار منصوبة يسمونها وثناً ، وبين قبر لميت يسمونه قبراً [١] . ومجرد

(١) ان الوثنية في كل وقت ملة واحدة ، اوحاها الشيطان الى اوليائه بأسماء مختلفة . والحقيقة فيها واحدة . كما ان التوحيد واحد على لسان كل المرسلين . وما عظم الوثني الاول حجراً ولا شجراً إلا لأنه نال البركة - بزعمه الكاذب - من انتسابه الى الولي : اللات او العزى وغيرهما ممن زعموهم وسائط بين الربوبية والبشرية ، وانهم ابناء ربهم لأنهم من نوره . فالقبر المعظم المقدس وثن وصنم بكل معاني الوثنية لو كان الناس يعقلون ، لأن الاوثان في الجاهلية انما كانت باسم اولياء . كما ذكر الله ذلك في القرآن ما لا يحصى . ولقد كان العرب يقسمون بالله انهم حنفاء ليسوا مشركين .



شرح الصدور صفحه ٢٥ كا اصل فوٹو

ہدایۃ المستفید کا صفحۂ ٹائیٹل

# ہدایۃ المستفید

اردو ترجمہ

## فتح المجید شرح کتاب التوحید

تألیف
العلامۃ الشیخ عبد الرحمن بن حسن آل الشیخ
رحمہ اللہ

تصنیف
مجدد الدعوۃ الاسلامیۃ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب
رحمہ اللہ

ترجمہ و تفہیم
عطاء اللہ ثاقب

طبع بأمر
حضرت صاحب الجلالۃ الملک المعظم فیصل بن عبد العزیز آل سعود
وعلی نفقته الخاصة

الناشر
أنصار السنة المحمدية

شیش محل ○ بیڈن روڈ ○ لاہور ○ پاکستان

لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّ لَا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا۔

میری قبر کو میلا اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنا لینا۔

یہ قبر کو میلہ بنانے کے مترادف ہے۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ مسجدِ نبویؐ میں نماز کی نیت سے جانا اور پھر قصداً اور ارادۃً قبرِ نبویؐ پر سلام کے لیے جانا ممنوع ہے۔ شریعت نے اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ مدینہ کے لیے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ جب بھی نماز کے لیے مسجد میں آئیں، قبرِ نبویؐ کے پاس جا کر سلام کہیں کیونکہ یہ سلفِ اُمت کا طریقہ نہ تھا۔ پھر فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| وَلَنْ يُّصْلِحَ اٰخِرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا مَا اَصْلَحَ اَوَّلَهَا | اس اُمت کی اصلاح صرف اُن ہی باتوں سے ممکن ہے جن سے قرونِ اولیٰ کی اصلاح ہوئی تھی |

صحابہ کرام اور تابعینِ عظام کا یہ دستور تھا کہ وہ مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کے بعد اپنے کاروبار کے لیے نکل جاتے یا بیٹھ جاتے، قبرِ نبوی کے پاس سلام کے لیے نہ آتے۔ صحابہ کرام کو یہ مسئلہ معلوم تھا کہ صلوٰۃ و سلام جو ہم نے نماز میں پڑھا ہے وہ کامل اور افضل ترین ہے۔ اس کے بعد مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ قبرِ نبویؐ کے پاس آکر صلوٰۃ و سلام کہنے یا وہاں نماز پڑھنے یا دُعا وغیرہ کرنے کی شریعتِ اسلامیہ میں کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ اس سے روکا گیا ہے ــــ جیسا کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

امام المسلمین اگر اجتہاد میں مشغول ہو جاتے تو دعوت کا کام چھوڑ بیٹھتے جس نے کہ عربی اسلامی معاشرہ کو بیدار کر دیا تھا۔ اس دعوت کو تو اجتہاد کی بجائے دعاۃ کی ضرورت تھی اور امام ابن عبد الوہاب بہت بڑے داعی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے جزیرہ عرب کے لئے تیار کیا تھا کہ وہ دین کی تجدید کریں جسے خرافات و بدعات اور وثنیات نے بوسیدہ کر دیا تھا

## وہابی تحریک اور اس کے خصائص

وہابی تحریک کوئی شخصی محلی وطنی یا علاقائی تحریک نہ تھی بلکہ عالمگیر انسانیت کی دعوت تھی۔ کیونکہ اسلامی دعوت ہی وہ دعوت ہے جو انسانیت کو ہر قسم کی خیر سے نوازتی ہے اور ابن عبد الوہاب وطن پرست نہ تھے بلکہ مسلمان تھے اور اسلام انسانی عالمی تحریک کا نام ہے کیونکہ اسلام کا پیغام انسانی اور عالمی ہے۔ اگر ان کے سامنے وطن کی اصلاح ہوتی تو وہ اپنے وطن کی اصلاح پر اکتفا کرتے اور عالم اسلام میں پھیلانے کے لئے تمہید کے طور پر سارے نجد اور پھر جزیرہ عرب کے اکناف و اطراف میں اس دعوت کو پھیلانے کے لئے تکالیف نہ اٹھاتے۔

اصل میں یہ دعوت بعینہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی دعوت تھی۔ نہ تو اس پر کچھ اضافے تھے اور نہ ہی ان کے اصول و فروع میں جدید ضمیمے تھے۔ مگر یہاں ہم ایک نئی چیز معلوم ہوتی تھی اور اس دعوت کا انکار اور قوت سے اسی طرح مقابلہ کیا گیا جیسا کہ ہر نئی دعوت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ عوام و خواص، کبراء و ملوک، حکام اور دول نے مل کر اس کے ساتھ محاربہ آرائی قائم کر لی۔

اس تحریک میں سب سے بڑی طرافت اور جدت قبے اور پختہ قبروں کو گرانا ہے جو اسلام کے عہد اول میں بھی ہو چکا ہے۔ بلاشبہ قبے اور قبریں بت پرستی اور خرافات و بدعات کا منبع ہیں اور اس کے تمام بلاد اسلامیہ عربیہ وغیرہ میں ان کے آثار دیکھنے میں آتے ہیں اور عموماً فساد و باطل رسوم کا منبع بنے ہوئے ہیں۔

جہاں بھی قبے اور قبریں ہوں گی وہاں پر اعتقادی عقلی اور خلاقی بیماریاں موجود ہوں گی۔ اگر شیخ الاسلام نے قبوں، قبروں اور قبر پرستوں پر سخت حملے کئے ہیں تو وہ اسلامی اساس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنا ہے کہ آپ نے مظاہر عبادت گاہوں کو گرا دینے کے لئے مہم بھیجی تھی۔

محمد بن عبد الوہاب صفحہ ۱۶۵ کا اصل فوٹو

خیر الحدیث کتاب الله وخیر الهدی هدی محمد صلی الله علیه وآله وسلم

بعهد سعادت مهد حضرت تاج هند نواب شاهجهان بیگم صاحبه این گرامی نامه صورت بست

# نهج المقبول من شرائع الرسول

[illegible] ابو الخیر سید نور الحسن خان [illegible]

بحسن اهتمام مولوی محمد عبد المجید خان مدیر مطبع ریاست علیه بهوپال محمیه

در مطبع شاهجهانی رئیس المطابع بماه ربیع الآخر سنه ۱۲۹۶ حلیه انطباع پوشید

نزد بعض محققین برآمدن بسوی میقات در عمره ثابت نشده بلکه دلیل که هم ازانکه احرام
عمره بسته اعمالش بجا آرد همینقدر کافی است و عمره عایشه صدیقه رضی الله عنها
از تنعیم بنا بر تطییب خاطر عاطرش بوده بر طریق امر و این جواب خلاف ظاهر است
حاصل آنکه از آنحضرت صلعم تعیین میقات از برای عمره واقع نشده و برای اهل
هر جهت تعیین میقات حج آمده پس اگر عمره بمجرد حج درین میقات است پس در حدیث
صحیح آمده فمن کان دونهن فمهله من اهله حتی اهل مکة یهلون منها و این در صحیحین وغیرهماست
بلکه در حدیث ابن عباس که در صحیحین وغیرهماست بعد ذکر مواقیت اهل هر محل آمده
فهن لهن ولمن اتی علیهن من غیر اهلهن ان کان یرید الحج والعمرة و درین حدیث
تصریح است بعمره والله اعلم **فصل** حج قریب از میت قریب جائز است و از
غیر قریب با استیجار ثابت نشده پس الحاق غیر قرابت با قریب در نیابت حج صحیح
نباشد هرکه از طرف قریب حی خود حج برآورد بروی قضاء آن نزد زوال عذر
بر اجنبی نیست زیرا که این حج از طرف او در وقتی که مسوغ است ثابت بود صحیح و
مجزی واقع شده **فصل** در بیان زیارت قبر مطهر منور حضرت صلی الله علیه وآله وسلم
هرکه بمدینه منوره حاضر آمده می‌باید که بمسجد نبوی بیاید و انجا نماز گذارد که نماز
درین مسجد بهتر از هزار نماز در غیر اوست مگر مسجد حرام و جائز نیست بار بستن مگر
بسوی سه مسجد نبوی و مسجد حرام و مسجد اقصی و حکم زیارت درین مسجد حکم دیگر مساجد است
در جمیع احکام [illegible] پس بر آنحضرت صلعم زیارت و صاحب وی سلام کند و ابن عمر بس میگفت
السلام علیک یا رسول الله السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابتاه [illegible] اگر
صفات وی صلعم یاد کند مثل السلام علیک یا خیرة الله من خلقه یا اکرم الخلق علی ربه
یا امام المتقین وجز آن پس این همه از صفات ثابته اوست [illegible]
[illegible] جائز نیست و صلوة و سلام شیخین مامور به است نزد سلام روی بحجره مبارک
و پشت بقبله کند و استلام و تقبیل حجره ثابت نشده و نه طواف آن و نه نماز بسوی آن
و جا کردن نزد قبر مبارک از برای خود بدعت است **فصل** بقیع و زیارت شرعیه

منہج المقبول صفحہ ۴۴۳ کا اصل فوٹو

بطلان افراد منوع است زیرا که بعض ازان حین مستغرق بودند اگرچه اکابر ایشان در مدینه
موجود باشند و بر تقدیر فرض این اجماع سکوتی خواهد بود و عارف باصول می داند
که اینچنین اجماع حجت بر نمی خیزد فصل تجویز رفع قبور انبیاء و ائمه و صلحاء و اثارتی از علم
ندارد و حدیث ابی الهیاج نزد مسلم و اهل سنن نص است در تسویه قبور مشرفه و طمس
تمثال و آنچه بنا بر قبر نهی آمده پس بر هر چه مرفوع یا مشرف بودن قبر ائمه راست
آید از منکرات شریعت باشد و انکار بر ان و برابر ساختنش بخاک واجب است بر
مسلمین بدون فرق میان آنکه آن قبر نبی باشد یا غیر او و صاحب صالح بود یا طالح جماعه از
اکابر صحابه در عصر نبوت بودند و ما قبور ایشان مرتفع نگشت بلکه علی مرتضی را امر بتسویه قبر مشرف
فرمود و خود صحابه قبر نبوی را بلند نکردند و آخر قول نبوی لعنت بر مسجد گرفتن قبور انبیاء
و مساجد ساختن گرفتن قبر مبارک خویش است و صلحا و علماء احق مردم اند باین شعار و
این شعار سنت که رسول خدا صلعم بسوی آن ارشاد فرموده و تخصیص ایشان باین بدعت
منهی عنها تخصیص بچیزیست که غیر مناسب علم و فضل است بلکه اگر اینها بسخن در آیند شک
نیست که از اتخاذ ابنیه بر قبور خود و زخرفت آنها فریاد بر آرند و هرگز رضا باین شعار
مبتدع منهی عنه ندهند و هر که در حیات خود بدان رضا دهد و در ما بعد موت بدان وصیت
کند وی خود فاضل نیست مگر از فضول نه از فضل و عالم بالسنه و عارف بالشریعة با علم
ناجر است از انکه چنین زخرفت مخالف هدی نبی بر گور او بجا آورده شود قال الشوکانی
رح فی النیل فما اقبح ما ابتدعه الجهلة من زخرفة القبور و تشییدها و ما
اسمج ما نهوا و نهیه رسول الله صلعم عنه من تجعلی اقبره علی هذه
الصفة التی هی بها الآن و قد شد من عضد هذه البدعة ما وقع من بعض
الفقهاء من تدلیها لاهل الفضل حتی دونوها فی کتب الهدایة وامه المستعان
و اگر ضرورت تمیز قبر ... برای زیارت پس بوضع حجر و مدر یا قضیب خشب

عرف الجادی کا صفحہ ۶۰ کا اصل فوٹو

قارئینِ کرام! اکابر وہابیہ کی کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ صاحب عقل وخرد انصاف کا دامن پکڑ کر غور وفکر کریں۔ تو یہ کہنا پڑے گا۔ کہ رسول پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت وعقیدت سے ان لوگوں کے دل خالی ہیں۔ یہ لوگ قرآن وحدیث سے بے بہرہ ہیں۔

خلفاء راشدین، اہلبیت عظام، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ جس روضہ اطہر پر ارادہ کرکے حاضری دیں۔ اور صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔ ان وہابی اکابر کے نزدیک وہ سب کچھ شرک اور حرام ہو۔ یہ کیسی مسلمانی ہے۔

جس روضہ اطہر پر ستر ہزار ملائکہ صبح اور ستر ہزار ملائکہ شام کو روزانہ آسمانوں سے حاضری کی غرض اور نیت سے آئیں اور تا قیامِ قیامت ملائکہ کا یہ معمول ہو۔ پھر جس کو ایک دفعہ حاضری کا شرف نصیب ہو۔ دوبارہ یہ شرف نصیب نہ ہو۔ ان وہابیوں کے نزدیک تو وہ معصوم عن الخطا ملائکہ بھی مشرک ٹھہرے۔

مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے۔

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری ۔ کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (پ ۵ ع ۶)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں۔ اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ مبارک ہے۔

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ ایسے عقائدِ باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ سے محفوظ رکھے۔ آمین

## نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتہادی لغزش

جماعت اسلامی کے امیر ابو الاعلیٰ مودودی صاحب رقمطراز ہیں۔

کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بناء پر جب کبھی آپ سے اجتہادی لغزش ہوئی ہے۔ وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔ [ا] (تفہیمات صفحہ ۲۶۸ ج ا مطبوعہ پٹھانکوٹ)

## ان پڑھ بادیہ نشین

مودودی صاحب ہی نبی اکرم، رسول معظم، معلم کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ

آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ۔ بادیہ نشین۔ جو چودہ سو برس پہلے اُس تاریک دور میں پیدا ہوا۔ دراصل دور جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ [۲] (تفہیمات صفحہ ۲۲۹ ج ا مطبوعہ پٹھانکوٹ)

## نبی کا بشری کمزوری سے مغلوب ہو جانا

مودودی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ

بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لیے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ [۳]

(تفہیم القرآن صفحہ ۳۴۳-۳۴۴ جلد ۲)

---

[ا] تفہیمات صفحہ ۲۶۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۳۵ پر دیکھئے
[۲] تفہیمات صفحہ ۲۲۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۳۶ پر دیکھئے
[۳] تفہیم القرآن صفحہ ۳۴۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۳۸ پر دیکھئے۔
تفہیم القرآن صفحہ ۳۴۴ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۳۹ پر دیکھئے۔

# رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں!

مودودی صاحب، سرورِ عالمیاں، ہادیٔ گمگشتگاں، سیاحِ لامکاں، حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

رسول ایک انسان ہے۔ اور خدائی میں اس کا ذرا برابر بھی کوئی حصہ نہیں ہے۔ وہ نہ فوق البشر ہے۔ نہ بشری کمزوریوں سے بالاتر ہے۔ نہ خدا کے خزانوں کا مالک ہے نہ عالم الغیب ہے۔ کہ اس کو خدا کی طرح سب کچھ معلوم ہے۔ وہ دوسروں کے لیے نافع وضار ہونا تو درکنار خود اپنے لیے بھی کسی نفع وضرر کا اختیار نہیں رکھتا۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء)

# خواہشِ نفس کا دخل

مودودی صاحب حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق رقمطراز ہیں۔ کہ

یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندی درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہوتی ہے۔ کہ جو فعل اُن سے صادر ہوا تھا۔ اُس کے اندر خواہشِ نفس کا کچھ دخل تھا۔

(تفہیم القرآن ص ۳۲۷ ج ۴) [۱]

# نفسِ شریر کی راہزنی کے خطرے

مودودی صاحب ہی رقمطراز ہیں۔ کہ

اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔ (تفہیمات ص ۱۰۴ ج ۱) [۲]

---

[۱] تفہیم القرآن صفحہ ۳۲۷ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴۱ پر دیکھئے

[۲] تفہیمات صفحہ ۱۰۴ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴۲ پر دیکھئے۔

## اسرائیلی چرواہے

جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب ہی لکھتے ہیں۔ کہ

پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھئے۔ جس سے وادیٔ مقدس طویٰ میں بُلا کر باتیں کی گئیں۔ ؎ (تفہیمات ؎ ص ۲۶۲ ج ۱ مطبوعہ پٹھانکوٹ)

## موجودہ تورات اور انجیل صحیح اور معتبر ہیں بلکہ اُن کی باتیں قرآنِ مجید کی تفسیر ہیں

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی اپنی جماعت کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

کلامِ مبین کے صفحہ ۴۰، ۴۱ کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہ یہاں تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہود و نصاریٰ کی توراۃ و انجیل کو جن کا محرّف ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور سارے دُنیا کے مُسلمان اُن کے غیر معتبر ہونے کے معتقد ہیں صحیح و معتبر و قابلِ سند ٹھہرا دیا۔ بلکہ ان کی باتوں کو قرآنِ مجید کی تفسیر گردانا ہے (تفسیر السلف ص ۴۷ ؎)

---

؎ تفہیمات صفحہ ۲۶۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴۳ پر دیکھئے۔

؎ تفسیر السلف صفحہ ۴۷ کا اصل فوٹو ۱۴۵ پر دیکھئے۔

۱۳۴

سلسلۂ مطبوعات ادارہ دارالاسلام (۵)

---

# تفہیمات

تالیف

سید ابوالاعلیٰ مودودی

---


شائع کردہ:

مکتبہ "جماعت اسلامی" دارالاسلام۔ پٹھان کوٹ

قیمت ـــــ بار دوئم ـــــ ایک روپیہ آٹھ آنہ


تفہیمات جلد اول کا صفحۂ ٹائٹل

وقت آنکھوں پر سے پردہ اٹھا دیا اور حضرت نوحؑ مطمئن ہو گئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی متعدد مرتبہ ایسے واقعات پیش آ چکے ہیں۔ اپنی فطری رحم و رأفت، کفار کو مسلمان بنانے کی حرص، کفار کی تالیف قلب، لوگوں کے چھوٹے سے چھوٹے اعمال کو بدلہ دینے کی کوشش، منافقین کے دلوں میں ایمان کی روح پھونکنے کی خواہش، اور کبھی کبھی تقاضائے

---

بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے اجتہادی لغزش ہوئی ہے، وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى اَنْ جَاۗءَهُ الْاَعْمٰى (عبس ۱) مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى (انفال ۹) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ (توبہ ۷) اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (توبہ ۱۰) وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓي اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا (توبہ ۱۱) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (تحریم ۱) یہ سب آیات اسی امر کی شہادت دیتی ہیں۔ لوگ ان آیات کو اس امر کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غلطیاں سرزد ہوتی تھیں اور آپ غلطیوں سے بری نہ تھے۔ خصوصاً حضرات اہل قرآن کو تو ان آیات کے ذریعے سے اللہ کے رسول کی غلطیاں پکڑنے کا خاص مزہ آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ آیتیں اس امر کا ثبوت ہیں کہ اپنے نبی کو غلطیوں سے بچانے اور اس کی اصلاح کرنے کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے رکھی تھی۔ ایک جگہ نہیں متعدد جگہ حق تعالیٰ نے یہ بات واضح طور پر بیان کی ہے کہ وہ براہ راست اپنے نبی کی نگرانی کرتا ہے۔ مثلاً فرمایا:

| | |
|---|---|
| وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ | اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں |
| لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَ | سے ایک گروہ تم کو راہ راست سے ہٹا دینے کا |
| مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ | کر ہی چکا تھا مگر وہ خود اپنے آپ کو بہکانے کے سوا |
| مِنْ شَيْءٍ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ | نہیں کر سکتے اور تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ |
| وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ | نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور تم کو وہ |

تفہیمات صفحہ ۲۶۸ کا اصل فوٹو

کے لیے آپ کو تاریخ عالم پر بحیثیت مجموعی ایک نظر ڈالنی چاہیے۔ آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ اَن پڑھ بادیہ نشین، جو چودہ سو برس پہلے اُس تاریک دور میں پیدا ہوا، دراصل دورِ جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ وہ نہ صرف ان کا لیڈر ہے جو اسے لیڈر مانتے ہیں، بلکہ ان کا بھی ہے جو اسے نہیں مانتے۔ ان کو اس امر کا احساس تک نہیں کہ جس کے خلاف وہ زبان کھولتے ہیں، اس کی رہنمائی کس طرح ان کے خیالات میں، ان کے اصولِ حیات اور قوانینِ عمل میں اور ان کے عصرِ جدید کی روح میں پیوست ہو گئی ہے۔

یہی شخص ہے جس نے دنیا کے تصورات کا رُخ وہمیت اور عجائب پرستی اور رہبانیت کی طرف سے پھیر کر عقلیت اور حقیقت پسندی اور متقیانہ دنیاداری کی طرف پھیر دیا۔ اسی نے محسوس تجربے مانگنے والی دنیا میں عقلی معجزوں کو سمجھنے اور انہی کو معیارِ صداقت ماننے کا مذاق پیدا کیا۔ اسی نے خرقِ عادت میں خدا کی خدائی کے آثار ڈھونڈنے والوں کی آنکھیں کھولیں اور انہیں آثارِ فطرت Natural phenomera میں خدا کی نشانیاں دیکھنے کا خوگر بنایا۔ اسی نے خیالی گھوڑے دوڑانے والوں کو قیاس آرائی Speculation سے ہٹا کر تعقل اور تفکر اور مشاہدہ اور تحقیق کے راستے پر لگایا۔ اسی نے عقل اور حس اور وجدان کے امتیازی حدود انسان کو بتائے۔ مادیت اور روحانیت میں مناسبت پیدا کی۔ دین سے علم و عمل کا اور علم و عمل سے دین کا ربط قائم کیا۔ مذہب کی طاقت سے دین میں سائنٹفک سپرٹ اور سائنٹفک اسپرٹ سے صحیح مذہبیت پیدا کی۔ اسی نے شرک اور مخلوق پرستی کی بنیادوں کو اکھاڑا اور علم کی طاقت سے توحید کا اعتقاد ایسی مضبوطی کے ساتھ قائم کیا کہ مشرکوں اور بت پرستوں کے مذہب بھی وحدانیت کا رنگ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اسی نے اخلاق اور روحانیت کے بنیادی تصورات کو بدلا۔ جو لوگ ترکِ دنیا اور نفس کشی کو عینِ اخلاق سمجھتے تھے جن کے نزدیک نفس و جسم کے حقوق ادا کرنے اور دنیوی زندگی کے معاملات میں حصہ لینے کے ساتھ روحانی ترقی اور نجات ممکن ہی نہ تھی، انہی نے تمدن اور کاج

تفہیمات صفحہ ۲۲۹ کا اصل فوٹو

# تفہیم القرآن

جلد دوم

الاعراف — بنی اسرائیل

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر
شیخ محمد قمر الدین پروپرائٹر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا صفحۂ ٹائیٹل

بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝۴۶ قَالَ

تو نہیں جانتا۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنالے۔ نوح نے فوراً عرض کیا

اعضا جو خود بھی کسی کام کے ... بالکل ... ہی خراب ... ہے ... جو عضو بگڑ چکا ہے وہ اب اس مقصد کے لحاظ سے تمہارے جسم کا ایک حصہ نہیں رہا جس کے لیے اعضاء سے جسم کا تعلق مطلوب ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح ایک صالح باپ سے یہ کہنا کہ تمہارا بیٹا ... تمہارے ... ہے ... کے لحاظ سے بگڑ چکا ہے ... کی خوشی کی خاطر ہے ... اس کا مقصد ... یہ بگڑا ہوا انسان تمہارے ... کا فرد نہیں ہے ... دوسرے نبی خاندان کا ایک ... اعلیٰ خاندان سے اس کا کوئی رشتہ نہیں۔ اور آج جو فیصلہ کیا جا رہا ہے وہ نسل یا قوم ... نہیں ہے ... بچائے جائیں اور دوسری نسل والے غارت کر دیے جائیں ... ایمان کی نزاع کا فیصلہ ہے جس میں صرف صالح بچائے جائیں گے اور فاسد مٹا دیے جائیں گے۔

بیٹے کو بگڑا ہوا کام کہہ کر ایک اور اہم حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ ظاہر بین آدمی [illegible] کرتا ہے ... سے محبوب رکھتا ہے کہ وہ اس کی صلب سے ... کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ صالح ہو یا غیر صالح۔ لیکن مومن کی نگاہ تو حقیقت پر ہونی چاہیے۔ اسے تو اولاد کو اس نظر سے دیکھنا چاہیے کہ یہ چند انسان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فطری طریقے سے میرے سپرد کیا ہے تاکہ ان کو پال پوس کر اور تربیت دے کر اُس مقصد کے لیے تیار کروں جس کے لیے اللہ نے دنیا میں انسان کو پیدا کیا ہے۔ اب اگر اس کی تمام کوششوں اور محنتوں کے باوجود کوئی شخص جو اس کے گھر پیدا ہوا تھا، اس مقصد کے لیے تیار نہ ہو سکا اور اپنے اس رب ہی کا وفادار خادم نہ بنا جس نے اس کو مومن باپ کے حوالے کیا تھا، تو اس باپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کی ساری محنت و کوشش ضائع ہو گئی، پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایسی اولاد کے ساتھ اسے کوئی دلبستگی ہو۔

پھر جب یہ معاملہ اولاد جیسی عزیز ترین چیز کے ساتھ ہے تو دوسرے رشتہ داروں کے متعلق مومن کا نقطۂ نظر جو کچھ ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ ایمان ایک فکری و اخلاقی صفت ہے۔ مومن اسی صفت کے لحاظ سے مومن کہلاتا ہے۔ دوسرے انسانوں کے ساتھ مومن ہونے کی حیثیت سے اس کا کوئی رشتہ بجز اخلاقی و ایمانی رشتہ کے نہیں ہے۔ گوشت پوست کے رشتہ دار اگر اس صفت میں اس کے ساتھ شریک ہیں تو یقیناً وہ اس کے رشتہ دار ہیں، لیکن اگر وہ اس صفت سے خالی ہیں تو مومن محض گوشت پوست کی حد تک ان سے تعلق رکھے گا، اس کا قلبی و روحی تعلق ان سے نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایمان و کفر کی نزاع میں وہ مومن کے مقابل آئیں تو اس کے لیے وہ اور دوسرے کافر یکساں ہوں گے۔

۵۰ اس ارشاد کو دیکھ کر کوئی شخص یہ گمان نہ کرے کہ حضرت نوحؑ کے اندر روحِ ایمان کی کمی تھی، یا ان کے ایمان میں جاہلیت کا کوئی شائبہ تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ انبیاء بھی انسان ہی ہوتے ہیں اور کوئی انسان بھی اس پر قادر نہیں ہو سکتا کہ ہر وقت اُس بلند ترین معیارِ کمال پر قائم رہے جو مومن کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی



تفہیم القرآن صفحہ ۴۴۳ کا اصل فوٹو

رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا
تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ
مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ
ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ
نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ

"اے میرے رب، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگوں جس کا مجھے علم نہیں۔ اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور رحم نہ فرمایا تو میں برباد ہو جاؤں گا۔"[۵۰]

حکم ہوا "اے نوحؑ اتر جا، ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں ہیں تجھ پر اور ان گروہوں پر جو تیرے ساتھ ہیں، اور کچھ گروہ ایسے بھی ہیں جن کو ہم کچھ مدت سامانِ زندگی بخشیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔"

اے محمدؐ، یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تم ان کو جانتے تھے

---

جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لیے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ لیکن جونہی کہ اسے یہ احساس ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے احساس کرا دیا جاتا ہے کہ اس کا قدم معیارِ مطلوب سے نیچے جا رہا ہے، وہ فوراً توبہ کرتا ہے اور اپنی غلطی کی اصلاح کرنے میں اسے ایک لمحہ کے لیے بھی تامل نہیں ہوتا۔ حضرت نوحؑ کی اخلاقی رفعت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ ابھی جوان جوان بیٹا آنکھوں کے سامنے غرق ہوا ہے اور اس نظارہ سے کلیجہ منہ کو آ رہا ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں متنبہ فرماتا ہے کہ جس بیٹے نے حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا اس کو محض اس لیے اپنا سمجھنا کہ وہ تمہاری صلب سے پیدا ہوا ہے محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے، تو وہ فوراً اپنے دل کے زخم سے بے پروا ہو کر اس طرزِ فکر کی طرف پلٹ آتے ہیں جو اسلام کا مقتضا ہے۔

۵۱ حضرت نوحؑ کا یہ قصہ بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے نہایت مؤثر پیرایہ میں یہ بتایا ہے کہ اس کا انصاف کس قدر بے لاگ اور اس کا فیصلہ کیسا دو ٹوک ہوتا ہے۔ مشرکینِ مکہ یہ سمجھتے تھے کہ ہم خواہ کیسے ہی کام کریں، تو ہم پر خدا کا غضب نازل نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم حضرت ابراہیمؑ کی اولاد اور فلاں فلاں دیویوں اور دیوتاؤں کے متوسل ہیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے بھی ایسے ہی کچھ گمان تھے اور ہیں۔ اور بہت سے غلط کار مسلمان بھی اس قسم کے جھوٹے بھروسوں پر تکیہ کیے ہوئے ہیں کہ ہم فلاں حضرت کی اولاد اور فلاں حضرت کے



تفہیم القرآن صفحہ ۳۴۴ کا اصل فوٹو

# تفہیم القرآن

## جلد چہارم

(لقمان ——— الاحقاف)

(۴)

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین، پروپرائٹر مکتبہ تعمیر انسانیت، موچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا صفحۂ ٹائٹل

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع ۲

لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکومت کر اور خواہشِ نفس کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں یقیناً اُن کے لیے سخت سزا ہے کہ وہ یوم الحساب کو بھول گئے[۲۸]۔ ع

قصور کی نوعیت ایسی شدید نہ تھی کہ اسے معاف نہ کیا جاتا، یا اگر معاف کیا بھی جاتا تو وہ اپنے رتبۂ بلند سے گرا دیے جاتے۔ اللہ تعالیٰ یہاں خود تصریح فرما رہا ہے کہ جب انہوں نے سجدے میں گر کر توبہ کی تو نہ صرف یہ کہ انہیں معاف کر دیا گیا بلکہ دنیا اور آخرت میں ان کو جو بلند مقام حاصل تھا اس میں بھی کوئی فرق نہ آیا۔

۲۸ یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندیٔ درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل اُن سے صادر ہوا تھا اُس کے اندر خواہشِ نفس کا کچھ دخل تھا، اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا، اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرمانروا کو زیب نہ دیتا تھا۔

یہاں پہنچ کر تین سوالات ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اول یہ کہ وہ فعل کیا تھا؟ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو صاف صاف بیان کرنے کے بجائے اس قدر پردے میں رکھ کر اس کی طرف اشارہ کیوں کیا؟ تیسرے یہ کہ اس سیاق و سباق میں اس کا ذکر کس مناسبت سے کیا گیا ہے؟

جن لوگوں نے بائیبل (عیسائیوں اور یہودیوں کی کتاب مقدس) کا مطالعہ کیا ہے ان سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ اس کتاب میں حضرت داؤد پر اوریاہ حِتّی (Uriah the Hittite) کی بیوی سے زنا کرنے اور پھر اوریاہ کو ایک جنگ میں قصداً ہلاک کروا کر اُس کی بیوی سے نکاح کر لینے کا صاف صاف الزام لگایا گیا ہے، اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہی عورت، جس نے ایک شخص کی بیوی ہوتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت داؤد کے حوالہ کیا تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام کی ماں تھی۔ یہ پورا قصہ بائیبل کی کتاب سموئیل دوم، باب ۱۱-۱۲ میں نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہے۔ نزول قرآن سے صدیوں پہلے یہ بائیبل میں درج ہو چکا تھا۔ دنیا بھر کے یہودیوں اور عیسائیوں میں سے جو بھی اپنی اس کتاب مقدس کی تلاوت کرتا، یا اسے سنتا تھا، وہ اس قصے سے نہ صرف واقف تھا بلکہ اس پر ایمان بھی لاتا تھا۔ انہی لوگوں کے ذریعہ سے یہ دنیا میں مشہور ہوا اور آج تک حال یہ ہے کہ مغربی ممالک میں بنی اسرائیل اور عبرانی مذہب کی تاریخ پر کوئی کتاب ایسی نہیں لکھی جاتی جس میں حضرت داؤد کے خلاف اس الزام کو دہرایا نہ جاتا ہو۔ اس مشہور قصے میں یہ بات بھی درج ہے کہ:

"خداوند نے ناتن کو داؤد کے پاس بھیجا۔ اُس نے اس کے پاس آ کر اس سے کہا کسی شہر میں دو شخص تھے۔

تفہیم القرآن صفحہ ۳۲۷ کا اصل فوٹو

بتاتا ہے۔ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ۔ (المائدہ-۱۴)

چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان میں حق پسندی اور اس کے ساتھ قوت ارادی اتنی زبردست ہو کہ وہ خود اپنے نفس کی خواہشات اور رجحانات کا مقابلہ کر سکے۔ کیونکہ خواہش نفس اول تو معرفت حق ہی میں مانع ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص حق کو پہچان بھی لے تو وہ اس کو اپنے علم کے مطابق عمل کرنے سے روکتی ہے، قدم قدم پر مزاحمت کرتی ہے۔ انسان کے نفس میں ایسی زبردست قوت ہے جو اکثر اس کی عقل و فکر پر چھا جاتی ہے اور بسا اوقات اس کو جانتے بوجھتے غلط راستوں پر بھٹکا دیتی ہے۔ معمولی آدمی تو درکنار بڑے بڑے لوگ بھی جو اپنے علم و فضل اور اپنی عقل و بصیرت اور فہم و فراست کے لحاظ سے یکتائے روزگار ہوتے ہیں، اس رہزن کی شرارتوں سے بچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس چیز کو قرآن مجید میں بھی گمراہی کا سب سے بڑا سبب قرار دیا گیا ہے۔ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ (القصص-۵) "اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کے بغیر اپنی ہوائے نفس کی پیروی کی"۔ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً (جاثیہ-۳) "تو کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہش نفس ہی کو اپنا خدا بنا لیا۔ باوجود علم کے [illegible] اللہ نے اسے بھٹکا دیا اور اس کے کانوں اور اس کے دل [illegible] رہزنی کے [illegible] حضرت [illegible] آئے ہیں جب یہ حضرت داؤد [illegible] کو ایک [illegible] وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (ص-۲) "ہوائے نفس کی پیروی نہ کرنا ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی۔"

آخری شرط یہ ہے کہ انسان کی وجدانی قوتیں بیدار ہوں اس کے حسن کا سانچہ ایسا ہو کہ صحیح [illegible]

تفہیمات صفحہ ۱۷۴ کا اصل فوٹو

لیے کبھی اوقاتِ کار (Working hours) مقرر کیے گئے۔ اس پر خدا کی طرف سے خصوصی نگرانی قائم رہی ہے کہ خطا نہ کرنے پائے۔ ہوائے نفس کے اتباع اور شیطانی وساوس سے اس کی سختی سے حفاظت کی گئی ہے۔ معاملات کو اس کی بشری عقل اور اس کے انسانی اجتہاد پر نہیں چھوڑا گیا، بلکہ جہاں خدا کے مقرر کیے ہوئے خطِ مستقیم سے اس نے بال برابر بھی جنبش کی ہے وہیں اس کو ٹوک کر سیدھا کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کی پیدائش اور اس کی بعثت کا مقصد ہی یہ رہا ہے کہ خدا کے بندوں کو سواء السبیل یعنی صراطِ مستقیم پر چلائے۔ اگر وہ اس خط سے یک سر مو بھی ہٹتا تو عام انسان میلوں اس سے دور نکل جاتے۔

یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کے لفظ لفظ پر قرآن گواہ ہے۔

یہ بات کہ انبیاء علیہم السلام پیدائش سے پہلے ہی نبوت کے لیے نامزد کر دیے جاتے ہیں، اور ان کو خاص طور پر اسی منصب کے لیے پیدا کیا جاتا ہے، متعدد انبیاء کے احوال سے معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت اسحاقؑ کی پیدائش سے پہلے ہی حضرت ابراہیمؑ کو ان کی پیدائش اور نبوت کی خوشخبری دے دی جاتی ہے وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ (الصّٰفّٰت - ۳)۔ حضرت یوسفؑ کے متعلق بچپن ہی میں حضرت یعقوبؑ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو برگزیدہ کرنے اور ابراہیم و اسحاق علیہما السلام کی طرح ان پر اپنی نعمت کا اتمام کرنے والا ہے۔ حضرت زکریا بیٹے کے لیے دعا کرتے ہیں تو ان کو حضرت یحییٰ کی خوشخبری ان الفاظ میں دی جاتی ہے کہ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (آل عمران - ۴)۔ حضرت مریم کے پاس خاص طور پر فرشتہ بھیجا جاتا ہے کہ ایک پاک طینت لڑکے (غلام زکی) کی خوشخبری دے۔ اور جب ان کے دنیا میں وہ آتا ہے تو خاص حق تعالیٰ کی طرف سے ان کی زندگی کے انتظامات ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو سورہ مریم رکوع دوم)۔ پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھیے جس سے وادی مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا۔ اسے مصر میں خاص طور پر فرعونیت کو تباہ کرنے اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دلانے کے لیے پیدا کیا گیا۔ اس کو

تفہیمات صفحہ ۲۶۲ کا اصل فوٹو

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ان مثل اصحابی فی امتی کمثل الملح فی الطعام لا یصلح الطعام

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ ناصر للعوام و مقالہ رافع الاوہام جس مین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مغالطات و مزخرفات جو انکی تالیف مبین برعکس نام کلام مبین مین ہین استیعاباً مع بیان کرکے انکی عدم توبہ کی تقدیر اور اسکے جواب کی تحریف صورت مین جواب بجواب دینے کا وعدہ صادق و عہد واثق کیا گیا ہے مسمی

# تفسیر السلف

# امام من صنف

ملقب به

# اتباع السلف

# علی من خلف

از تصنیف شریف جناب خادم الحدیث الاعرب متبع سنت مصطفیٰ مولانا مولوی محمد نصیب احمد صاحب اہل سنت والجماعۃ مدرس مدرسہ ضیاء الاسلام واقع منگلور

منگلور

مطبع شوکت الاسلام منگلور مین زیور طبع پایا

تفسیر السلف کا صفحہ ٹائٹل۔

زبان خود انسانیت سے خارج ہو کر مسخ ہو گئے [illegible] کر دی ہوتی لیکن وہ بھی نہیں فہم کالحجارة
او اشد قسوة الآیہ ۵ نفس ما ہم گفتار [illegible] در سون نیست نہ یک او راعون مارا عون نیست
سبحان اللہ یہ مزاج اور یہ سمجھ اور یہ قوت [illegible] دانی داد غا باطل زبانی اور تحریف کتاب مقدس
آسمانی جو بد ترین از تحریف یہودی و نصرانی ہے اس پر تو جو ش سے پر لفظ اربعین پر اعتراض کرنے کا
شوق اور اہل اللہ کے ساتھ مقابلہ کا ذوق ذو قوا فتنتکم ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون قولہ
نمبر ۸۲ صفحہ قالوا ان اللہ عہد الینا الخ اقول این العلماء کلام بین کے صفحہ ۴۲ و ۲۱
کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہ یہاں تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہود و نصاریٰ کی توراۃ و انجیل کو جن کا
محرف ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور سارے دنیا کے مسلمان اون کے غیر معتبر ہونے کے معتقد ہیں صحیح
و معتبر و قابل سند ٹھہرا دیا مگر ان کی باتوں کو قرآن مجید کی تفسیر لکھا ہے کیوں نہ ہو تفسیر نبوی اور تفاسیر
صحابہ کا جب اعتبار نہ رہا تو انکی جگہ یہودیوں کی مزخرفات و محرفات ہی معتبر ہونی چاہئیے بلکہ نظمین
بدلا اسلام ! لو اب تو اس مولوی صاحب نے گویا فتوی ہی دیدیا ہے کہ یہودیوں اور نصرانیوں کی
کتابوں سے دلیل پکڑو سب کو معتبر جانو بلکہ اسکی دلیل بھی صحیح بخاری کی حدیث بیان فرمادی ہے
واہ جی تمہاری مولویت و فاضلیت ۔ اب تو ہر ملحد ہر مسئلہ اور تفسیر میں توراۃ و انجیل کی بات پیش
کرکے حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج پڑھدیا کریگا ہو اب تماشے کو کیا اسلام رہا ۵
لبیک علی الاسلام من کان باکیا ۔ اس ملحد ہندی کے بعد دیگرے ایسے ایسے ملحد مفسد
فی الدین پیدا ہو گئے کہ اونہوں نے کتاب و سنت و سلف امت امام جو ہر نام اسلام ہے ہر طرح کو تباہ
کیا قاتلہم اللہ و دمر علیہم و شتت شملہم کا تحقق ہوا اب تفسیر صاحب کی ایک اور جرأت
سنو معالم میں ہے والقربان کل ما یتقرب بہ العبد الی اللہ تعالی من نسیکۃ وصدقۃ وعمل صالح وکانت القرابین
والغنائم لا تحل لبنی اسرائیل وکانوا اذا قربوا قربانا او غنموا غنیمۃ جاءت نار بیضاء من السماء فتاکلہ فتحرق ذلک
القربان وتلک الغنیمۃ فیکون ذلک علامۃ القبول الخ فتح البیان میں بھی اسی طرح ہے یعنے جس نیک
کام سے قرب الٰہی مقصود ہو خواہ وہ عید اضحیٰ کی قربانی ہو یا صدقہ ہو یا اور کوئی نیک کام وہ سب
قربان ہے لیکے زمخشری نے بھی ایسا ہی لکھا ہے غرضکہ بنی اسرائیل کو قربان اور غنیمت کا مال کھانا
حلال نہ تھا اونکے صدقہ و مقاتلہ کے مقبول ہونیکی یہی علامت تھی کہ آسمان سے آگ آکر اوس مال کو
کھا جاتی تھی اور آگ کا آسمان سے اتر کر مال کھا جانا صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث سے ثابت
ہے بلکہ اربعین میں اسکا ثبوت اسی حدیث سے دیا گیا ہے غزا نبی من الانبیاء الخ حدیث مفسر ابن

تفسیر السلف صفحہ ۴۷ کا اصل فوٹو

## بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ کرنے والے معجزہ کا انکار

مولوی عبد الحق غزنوی اہلحدیث

اپنے مسلک کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ثنائی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ:۔

"بنی اسرائیل پر ہم نے آسمان سے بادل مینہ برسانے والا بھیجا، اس لیے کہ بنی اسرائیل جنگل میں چالیس برس رہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایہ نہ تھا بلکہ ان پر بارش ہوتی رہی۔" (تفسیر ثنائی عربی ص۱۹، اربعین ص۶)

اب اسی عبارت پر اہلحدیث مسلک کے مولوی فقیر اللہ مدراسی کا تبصرہ پڑھیے:۔

"باتفاق سلف صالحین وتمام مفسرین جنگل تہیہ میں بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ رہنا واسطے بچاؤ دھوپ کے ایک بڑا معجزہ تھا معجزات میں سے اور وہ صاف ثابت ہے قرآن سے بلکہ احادیث سے بھی تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اس تفسیر و معجزہ کا صاف انکار کرتے ہیں بلکہ اس کو جرم و گناہ قرار دیتے ہیں۔" (تفسیر السلف[۱] ص۳۲)

## داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہونے کا انکار

سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے

وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:۔

ای علمناہ صنعۃ الحدید بالالانۃ۔ یعنی ہم نے داؤد علیہ السلام کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھا دیا۔" (تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن[۲] ص۲۸۰)

یہ تفسیر متفقہ مفسرین کے خلاف ہے، چنانچہ اہلحدیث مسلک کے مولوی عبد الحق غزنوی نے بھی تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ:۔ "یہ تفسیر بھی تمام تفاسیر اہل اسلام کے

---

[۱] تفسیر السلف صفحہ ۳۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴۸ پر دیکھیے۔

[۲] تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن صفحہ ۲۸۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۰ پر دیکھیے۔

خلاف ہے۔ تفاسیر اہل اسلام اس پر متفق ہیں کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کو نرم کر دیا تھا، یہ داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ اگر مصنف تفسیر ثنائی کی تفسیر کی جاوے تو اس میں داؤد علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے۔ اللہ عزوجل نے ہر لوہار اور سنار کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھلا دیا ہے، لوہے کو پانی بناتے ہیں۔" (اربعین[لہ] ص۲۳)

قاضی عبدالاحد خانپوری اہلحدیث مسلک کے لکھتے ہیں کہ:۔ داؤد علیہ السلام کے معجزہ سے انکار کیا ہے۔" (القول الفاصل ص۴۶)

## حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بے پدر ہونے کا انکار

اہلحدیث مسلک کے مولوی حافظ عنایت اللہ گجراتی لکھتے ہیں کہ:۔

"حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بے پدر ماننا عیسائیت کو تقویت دینا ہے اُن کا باپ یوسف تھا۔" (عیونِ زمزم ص۲۴، ۲۲)

## حضرت عیسٰی علیہ السلام کا پنگھوڑے میں کلام کرنے سے انکار

مولوی عنایت اللہ اثری غیر مقلد نے لکھا ہے کہ:۔

"حضرت عیسٰی علیہ السلام نے تکلم فی المہد نہیں فرمایا۔" (عیون زمزم ص۲۱)

جبکہ اللہ تعالٰی کا فرمان ہے:۔

کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے پنگھوڑے میں فرمایا۔

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا (پ۱۶ ع ۵)

فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ۔ اُس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔

---

[لہ] اربعین صفحہ ۲۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۳ پر دیکھیے۔

ابن الحسن وذکر عن ابی حنیفۃ انضا وہو مذہب مالک واصحابہ وہو قول اسحٰق بن راہویہ وابی عبید وہو منصوص
الامام احمد وہو منصوص الشافعی فی القدیم والجدید لا یحفظ لہ حرف واحد ان قول الصحابی لیس بحجۃ انتہی
ملخصاً۔ اب ہم بعد تمہید اصول موضوعہ مسلمہ اہل سنت کے خوف طوالت وملالت ناظرین کے سبب سے
اتنے پر اکتفا کرکے مولوی ثناء اللہ صاحب کے مغالطات کی جوار بعین کے بدلے نام جواب میں ہیں
نمبر وار قلمی کہتے ہیں وبہ نستعین

## نمبر وار مفصل جواب الجواب

**قولہ** (۱) تفسیر القرآن الخ **اقول** مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ جواب عذر بدتر از گناہ ہو واقعی
اربعین کا تعقب بہت ہی بجا و درست ہے اسکا جواب بچند وجہ ہے (۱) اظلتہ علیکم غمام کی تفسیر ساتھ
ارسال سماء مدرارا کے لغات ومحاورات عرب کے برخلاف ہے مدعی کو چاہئے کہ عرب اول سے اسکی
سند پیش کرے من ادعی فعلیہ البیان ولن یفعل پس یہ تفسیر بالرای ہوئی اور وہ حرام ہے
(۲) حقیقی معنے چھوڑکر مجازی معنے کرنا درست نہیں الا ان یتعذر او یوجد صارف ولم یتعذر
ھٰھنا معنا الحقیقی ولم یوجد صارف یصرف عنہ پس یہ تفسیر ناجائز ہوئی (۳) صحابہ وتابعین کی تفسیر
موجود ہوتے ہوئے اسکے برخلاف تفسیر کرنا گمراہی ہے اور ایسا مفسر معتزلی بدعتی ہے جیسا کہ امام
ابن تیمیہ وغیرہا کے کلام سے بالا گذرا اور یہاں ویسا ہی سلف صالحین اور تمام مفسرین کی تفسیر باسناد
بالاتفاق موجود ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے عمداً اسکے برخلاف تفسیر کی پس بقول مولوی
محمد حسین صاحب بٹالوی تفسیر القرآن سراپا الحاد وتحریف اور اسکا مصنف پورا مرزائی اور چکڑالوی
اور چھٹا ہوا نیچری ہے (۴) باتفاق سلف صالحین وتمام مفسرین جنگل تیہ میں بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ
رہنا واسطے بچاؤ دھوپ کے ایک بڑا معجزہ تھا معجزات میں سے اور وہ صاف ثابت ہے قرآن سے بلکہ
احادیث سے بھی تفسیر ابن کثیر میں ہے وہو السحاب الابیض ظللوا بہ فی التیہ لیقیہم حر الشمس کما رواہ
النسائی وغیرہ عن ابن عباس فی حدیث الفتون انتہی نیز اسی میں ہے قال ابن عباس وظللنا علیہم
الغمام قال غمام ابرد من ہذا واطیب انتہی جامع البیان کے منہیہ میں ہے شرح کثیر من السلف انہ لیس
من جنس غمامنا بل نوع آخر الطف وابرد وانور انتہی اور مولوی ثناء اللہ صاحب اس تفسیر ومعجزہ کا نہ صرف
انکار کرتے بلکہ اسکو جرم وگناہ کبیرہ قرار دیتے ہیں دیکھو اس مقام سے کلام مبین چلیس ای منقیاز ہیں
کیا حکم ہے ایسے شخص مذکور کا بھلا اس سے بڑھکر بھی کوئی گمراہی ہوگی (۵) مولوی ثناء اللہ صاحب
فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل چالیس برس جنگل تیہ میں رہے جس پر ابر کا سایہ ہمیشہ اتنی مدت رہنا

... نمبر اول کا جواب ... پشت پر دیکھو

تفسیر السلف صفحہ ۳۲ کا اصل فوٹو

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابہا

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ

من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآں در بغل

# تفسیر القرآن بكلام الرحمن

الذي ألفه الأستاذ أبو الوفاء ثناء الله عفي عنه الأمرتسري

طبع

باجازة أبي رضا عطاء الله بن مولانا المؤلف

في شهر محرم سنة ١٣٢٨

في المطبع البرقي أفتاب في بلدة أمرتسر پنجاب

الطابع بہ شیخ غلام حیدر

محل حصول مقام المؤلف

تفسیر القرآن بکلام الرحمن کا صفحہ ٹائٹل

ى تمزقت اعضاؤكم انكم لفي خلق جديد اى انكم مبعوثون بعد الموت أفترى على الله كذبا أم به جنة اى ليس هو صادقا فى خبره مطلقا بل الذين لا يؤمنون بالآخرة في العذاب والضلال البعيد اى لا يتفكرون فلا يصلون على النتيجة الصحيحة لقوله تعالى قل انما اعظكم بواحدة ان تقوموا لله مثنى وفرادى ثم تتفكروا ما بصاحبكم من جنة (الجزء ٢٢ ع ١٢) أفلم يروا الى ما بين ايديهم وما خلفهم من السماء والارض اى كل شىء فى قبضتنا لقوله تعالى ان الله يمسك السماوات والارض ان تزولا (الجزء ٢٢ ع ١٦) إن نشأ نخسف بهم الارض اى فى الارض او نسقط عليهم كسفا قطعة من السماء إن فى ذلك المذكور من التنبيه لآية لكل عبد منيب الذى ينيب الى الله فى الامور كلها واسمعوا امثال اللبيب لقد آتينا داود منا فضلا فقلنا يا جبال أوبى ارجعى اى سبحى معه والطير معطوف على المفعول به اى سخرنا له الطير لقوله تعالى وسخرنا مع داود الجبال يسبحن والطير وكنا فاعلين (الجزء ١٧ ع ٦) وألنا له الحديد اى علمناه صنعة الحديد بالآلات السرد لقوله تعالى وعلمناه صنعة لبوس لكم لتحصنكم من بأسكم (الجزء ١٧ ع ٦) امرناه أن اعمل سابغات اى دروعا واسعات بيان للصنعة وقدر فى السرد كما هو مقتضى حاجاتكم واعملوا صالحا إنى بما تعملون بصير وسخرنا لسليمان الريح غدوها شهر ورواحها شهر اى كان سليمان عليه السلام يستعمل الريح بحيث يسير فى الغدو مسافة شهر والرواح مسافة شهر لقوله تعالى ولسليمان الريح عاصفة تجرى بامره الى الارض التى باركنا فيها (الجزء ١٧ ع ٦) واسلنا له عين القطر من الجبال وسخرنا له من الجن من يعمل بين يديه باذن ربه اى بالقاء الرعب من الله عليهم ومن يزغ يعرض منهم عن امرنا اى عما امرهم سليمان نسب سبحانه الامر الى نفسه لانه كان خليفة سخر فى الارض لقوله تعالى يا داود انا جعلناك خليفة فى الارض (الجزء ٢٣ ع ١١) وقوله تعالى وورث سليمان داود (الجزء ١٩ ع ١٧) نذقه من عذاب السعير اى كان يامر سليمان بتعذيبه بشرعنا يعملون له ما يشاء من محاريب قلوع وتماثيل [illegible] والسيف وجفان كالجواب اى مثل الحياض فى عمق وقدور راسيات قائمات كل ذلك كان متاعا واسبابا للحرب فى عهد سليمان اى كان هؤلاء الجنة يبنون لسليمان قلاعا ويرقمون نقوشا لمسالك المحروسة وغير المحروسة وغير ذلك من اسباب الجنود والحروب للسياق فى هذا فافهم قلنا لهم اعملوا آل داود شكرا وقليل من عبادى الشكور فلما قضينا عليه الموت اى لما مات سليمان وكان قائما على عصاه ليتمها المسجد وقعد ما دلهم على موته إلا دابة الارض تأكل منسأته عصاه فلما خر سليمان تبينت الجن اى علمت ان لو كانوا يعلمون الغيب ما لبثوا فى العذاب المهين اى فى تعمير المسجد لقد كان لسبأ اى قوم سبأ فى مسكنهم آية كما لقدرتنا هى جنتان عن يمين وشمال للبلدة قلنا لهم كلوا من رزق ربكم واشكروا له على هذه النعم بلدة طيبة ورب غفور ان تبتم اليه فاعرضوا عن هذا التعليم فأرسلنا عليهم سيل العرم اى الشدة وبدلناهم بجنتيهم جنتين ذواتى اكل خمط مر وأثل وشىء من سدر قليل اى ما بقى لهم من جنتهم الا هذا القليل الحقير ذلك جزيناهم بما كفروا وهل نجازى مثل هذا الجزاء الا الكفور لقوله تعالى ذلك بان الله لم يك مغيرا نعمة انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم (الجزء ١٠ ع ٣) وجعلنا بينهم وبين القرى التى باركنا فيها بكثرة الاشجار والاثمار والنباتات من ممالكهم قرى ظاهرة اى عامرة وقدرنا فيها السير على قدر ما امرناهم والقيناه فى روعهم ان سيروا فيها ليالى وأياما آمنين حال اى لا تخافوا فلما اتوا بها قالوا ربنا باعد بين اسفارنا يعنى ان [illegible] فوعدهم على المعاصى فكذبوه فقالوا ربنا باعد الآية اى خرب بلادنا على تكذيب الرسل كما يوعدونا لقوله تعالى

٥ [illegible] السورة [illegible] فى الحديث الصحيح فانهم [illegible] اقول فكذلك الامن اليوم فى الحجاز لله الحمد

تفسیر القرآن بکلام الرحمن صفحہ ۲۸۰ کا اصل فوٹو

الظل المعہود ف اقول حضرت موسے علیہ السلام کی قوم وادی تیہ مین بادلون کا سایہ
نہ ہونے پر آپنے کوئی دلیل شرعی نہیں لکہی نہ نقلی باتون مین استبعاد عقلی نہیں چلتا ہے استبعاد
عقلی ور محال عقلی مین آسمان و زمین کا فرق ہے تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ نبی اسرائیل
پر تیہ مین بادلون کا سایہ ہوتا تہا قال المفسرون وظللنا وجعلنا الغمام تظلکم وذلک فی
التیہ سخر اللہ لہم السحاب یسیر بسیرہم یظللہم من الشمس اس کے سوا قوت تمام مفسرین
اہل سنت نے لکہا ہے اسکا انکار اجماع کا انکار ہے۔ آپ جو یہ کہتے ہین کہ نبی اسرائیل
اوس جنگل مین چالیس برس سرگردان رہے تو چالیس برس و نیز بادلون کا سایہ
کیسے ہوتا رہا۔ ہم جوابا کہتے ہین کہ اگر چالیس برس بادلون کا سایہ آپکے نزدیک محال
ہے تو چالیس برس اونپر بارش ہونی احمل ہے۔ اگر چالیس برس بارش کا ثبوت
نص سے نہیں تو چالیس برس سایہ ابر کا بہی وجود ثابت نہین۔ ہم کب کہتے ہین
کہ چالیس سال انپر سایہ ہوتا رہا۔ البتہ ہم اور تمام مفسرین اہل سنت نص تقلیل ابر
یعنے بادلون کے سایہ کا معجزہ جو نص قرآنی سے ثابت ہے معترف و معتقد ہین۔ آپ نے
ایسا پہلو اختیار کیا ہے کہ جس سے حضرت موسے علیہ السلام کا یہ معجزہ ثابت نہیں ہوتا
بلکہ الکلام المبین مین آپنے لکہا ہے کہ بادلون کے سایہ سے سوائے تکلیف کے اور کچہ نہین
پس مراد یہہ ہے کہ مناسب موقعون پر بارشین کی ہم تو پوچہتے ہین کہ بارش کا موقعہ
مناسب پر ہونا کس لفظ کا ترجمہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس معجزہ کے منکر
ہین بلکہ اسی رسالہ کی عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ آپ جیسے اس معجزہ کے منکر ہین ویسے ہی
معجزہ من اور سلوی کے نزول کے بہی منکر ہین آپ الکلام المبین مین لکہتے ہین کہ نبی اسرائیل
کا من نباتات کی قسم سے تہا جو عموما بارش کے پانی سے پیدا ہوتی ہے۔ بموجودگی ایسے
تحریرات کے کون ہے جو آپکو اہل حدیث کہے اور حدیث الکمأۃ من المن کے یہہ معنے نہین جو
آپنے سمجہے بلکہ مطلب یہہ ہے کہ جیسے کھنب بلا مشقت پیدا ہوتی ہے ویسے ہی نبی اسرائیل

الحق الیقین صفحہ ۱۷ کا اصل فوٹو

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على طبع الرسالة المسماة

# بالاربعين

في ان ثناء الله ليس على مذهب المحدثين بل هو
من المحدثين في الدين الجهمية والمعتزلة والقدرية المحرفين

المصنفة للمولوي عبد الحق الغزنوي التلميذ الرشيد
للمولوي عبد الله الغزنوي عليه الرحمة

حسب فرمائش
حافظ مولوی محمد عبد اللہ صاحب امرتسری
نے

القوم پرنٹنگ پریس [illegible] میں باہتمام [illegible] چھپا [illegible]

اربعین کا صفحہ ٹائٹل

من الارض فنعلم مومن بعلامة الايمان و كافر بعلامة الكفر

خلاف ہے! اسلئے کہ اس آیت کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تفاسیر اہل اسلام سے اسطور پر ثابت ہے کہ قرب قیامت میں ایک دابہ زمین سے نکلے گا مومن کو ایمان کا اور کافر کو کفر کا نشان لگا دیگا دیکھیو تفسیر ابن کثیر درمنثور وفتح البیان وغیرہ تفاسیر اہل اسلام

(۳۵) (ايضاً صفحہ ۳۶) والنا له الحديد اى علمناه لانة الحديد - و هذا انكار ان يكون الحديد فى يد داؤد عليه السلام مثل الطين والعجين والشمع الذى هو معجزة لداؤد عليه السلام وتفاسير اهل الاسلام على خلاف ذلك [له]

(۳۵) صفحہ ۳۶ میں اس آیت والنا له الحديد کی تفسیر میں لکھا ہے اى علمناه لانة الحديد یعنے ہمنے داؤد علیہ السلام کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھا دیا۔ یہ تفسیر بھی تمام تفاسیر اہل اسلام سے خلاف ہے۔ تفاسیر اہل اسلام اسپر متفق ہیں کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کو نرم کر دیا تھا۔ یہ داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ اگر مصنف تفسیر ثنائی کی تفسیر کیجائے تو اس میں داؤد علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے۔ اللہ عزوجل نے ہر لوہار اور سنار کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھلا دیا ہے لوہے کو پانی بناتے ہیں۔

(۳۶) (ايضاً صفحہ ۳۶) وفديناه بذبح عظيم اى امرنا بذبح الكبش - و هذا انكار منه ان يكون الكبش من الغيب - وعن ابن عباس رض فى قوله وفديناه بذبح عظيم قال كبش قد رعى فى الجنة اربعين خريفا - ابن ابى شيبه وابن جرير

(۳۶) صفحہ ۳۶ میں اس آیت وفديناه بذبح عظيم کی تفسیر میں لکھا ہے اى امرنا بذبح الكبش یعنے ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو ایک دنبہ ذبح کرنیکا حکم دیا۔ یہ بھی جملہ تفاسیر اہل اسلام سے خلاف ہے کیونکہ تفاسیر معتبرہ اہل اسلام میں ہے کہ جس وقت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لگے اسوقت اللہ عزوجل نے آپکے لیے غیب سے ایک بڑا دنبہ بھیجا اور اسے ذبح کیا لیکن ایسی باتوں کے واسطے ایمان بالغیب چاہئے جن کے دلوں میں فلسفیت اور اعتزال کی بیماری ہے وہ کب اسکو مانتے ہیں

اخرج ابن ابی شیبة وابن جرير وابن المنذر و ابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فی قولہ وفديناه بذبح عظيم قال كبش قد رعى فى الجنة اربعين خريفا۔ یعنے وہ دنبہ چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا تھا۔

(۳۷) (ايضاً صفحہ ۱۴۲)

(۳۷) صفحہ ۱۴۲ میں اس آیت فما بكت عليهم السماء والارض کی

له داؤد علیہ السلام کے معجزہ سے انکار ۲ سے تفسیر نبوی کا خلاف اور ابراہیم علیہ السلام کے معجزہ کا انکار

اربعین صفحہ ۲۳ کا اصل فوٹو

## حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ نہ تھے

مولوی رفیق خاں پسروری نے لکھا ہے کہ:-

"حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ نہیں ہیں" (اصلاح عقائد ص)

جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:- اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔ (پ، ع ۴) میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

## مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز ہے

### مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ

دیوبند سے فیض یافتہ اور دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی کے شاگرد رشید

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جن کو وہابی سردار اہلحدیث، شیخ الاسلام، فاتح قادیاں، محدث اعظم وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں۔ نے مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز کا فتویٰ دیا ہے سوال وجواب درج ہیں۔

سوال:- سنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ و مرزائیوں کی اقتدا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- بموجب حدیث اجعلوا ایمتکم خیارکم ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو بحکم وارکعوا مع الراکعین ملجانا جائز ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۲ یکم جنوری ۱۹۱۵ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری ہی خواجہ حسن نظامی صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ

میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدا جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ (اخبار اہلحدیث[1] امرتسر ص۶ ۲ اپریل ۱۹۱۶ء)

---

[1] اخبار اہلحدیث امرتسر کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۶ پر دیکھئے۔

## نسلی مرزائی اہل کتاب ہیں اُن کا ذبیحہ جائز ہے!

دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ دہلوی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں!

سوال: جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا مذبوحہ حلال ہے۔ یا حرام؟ (المستفتی ۴۶۹ عبداللہ بہاولپور)

جواب ۳۴۹: اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے۔ یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے[1]

(محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی)

[1] کفایت المفتی ص ۳۱۳ جلد اوّل مطبوعہ کراچی)

قادیانیوں کو حکومت نے غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔
لیکن وہابی مولوی اُن سے نکاح اور ان کے پیچھے نماز جائز قرار دے کر اپنی جہالت اور مذہبی بے غیرتی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ دراصل یہ گستاخیٔ رسول کی سزا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً وہابیت کی وبا سے

---

[1] کفایت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۷ پر دیکھئے۔

## مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث امرتسر کے صفحہ کا اصل فوٹو

# فتاوے

س نمبر ۲۶۲ - ایک شخص نے پانچ لڑکوں کے پیدا ہونے کے بعد [illegible] قسم کھائی کہ اگر میں نے اس کام کو [illegible] تو اپنی بی بی کو [illegible] مکان میں جا کر [illegible] بی بی سے [illegible] اپنی ماں کے ساتھ [illegible] زہر [illegible] اب وہ شخص اپنی قسم پر قائم نہیں رہا یعنی [illegible] کرنے کی بابت قسم کھائی تھی اس کو [illegible] قسم کھائے ہوئے ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ اس کے خلاف عمل کیا۔ اب وہ کہتا ہے کہ [illegible] کی حالت میں قسم کھائی تھی [illegible] اس کی بی بی [illegible] کے مطابق اس کے نکاح سے باہر ہوئی یا نہیں؟ اگر [illegible] کی حالت میں [illegible] کفارہ [illegible] یا نہیں؟ اور کفارہ دینے کا حکم ہو تو کفارہ کیا دینا چاہئے؟ (خریدار نمبر ۵۰۱۰)

ج نمبر ۲۶۲ - [illegible] شراب [illegible] گناہ کبیرہ ہے۔ مگر حالت نشہ میں [illegible] نہیں۔ [illegible] حدیث میں ہے کہ [illegible] حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے شراب پی کر حضرت علی کی [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی [illegible] کہے تو حضرت [illegible] نہیں فرمایا۔ پس [illegible] ثابت ہوا [illegible] قسم کا کفارہ لازم [illegible] دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا تین [illegible] صورت [illegible] ہے۔

س نمبر ۲۶۳ - [illegible] مرزائی کے پیچھے [illegible] کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (ر-م)

ج نمبر ۲۶۳ - مرزائی کو امام بنانا [illegible] جائز نہیں ہے [illegible] ایسے لوگوں کو امام بنایا کرو [illegible] حدیث میں ہے [illegible] ہر ایک نیک و بد کے پیچھے [illegible] سنن الکبرٰی۔

س نمبر ۲۶۴ - [illegible] جمعہ کے بعد [illegible] سنت احتیاطی پڑھتے ہیں [illegible] حدیث شریف سے جائز ہے یا نہیں؟ (ر-م)

ج نمبر ۲۶۴ - ظہر احتیاطی بدعت ہے [illegible] مختار [illegible] منع [illegible] ہیں۔ قرآن و حدیث میں [illegible] ذکر نہیں۔

س نمبر ۲۶۵ - نماز جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط ہو جاتی ہے یا نہیں؟ بعد جمعہ کے ساتھ ظہر پڑھنے کی نیت کرنی جائز ہے یا نہیں؟ (ر-م)

ج نمبر ۲۶۵ - نماز جمعہ قائم مقام ظہر کے ہے۔ جمعہ کے بعد ظہر کا ثبوت زمانہ رسالت سے نہیں ملتا۔

س نمبر ۲۶۶ - اگر کسی [illegible] بستی میں [illegible] مسجد [illegible] اوقات [illegible] مسجد میں جنازہ [illegible] جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۶۶ - مسجد [illegible] جنازہ جائز ہے [illegible] آنحضرت نے مسجد نبوی میں جنازہ پڑھا [illegible] کرام کا بھی مسجد میں پڑھا گیا۔

س نمبر ۲۶۷ - بہشت اور دوزخ [illegible] ہیں وہ [illegible] ہیں یا زمین پر؟ (ر-م)

ج نمبر ۲۶۷ - بہشت دوزخ کی بابت [illegible] قرآن [illegible] ہے کہ بہشت [illegible] عرضها السموات والارض [illegible]

حنفی [illegible] ثانیہ [illegible] زمین [illegible] ہے یا۔

س نمبر ۲۶۸ - ایک حدیث [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جیسا آگے دیکھتے [illegible] پیچھے دیکھتا ہوں [illegible] حدیث [illegible] پس [illegible] نہیں؟

ج نمبر ۲۶۸ - نماز کی حالت میں [illegible] لوگوں کی حرکات و سکنات معلوم ہوتی تھی [illegible] ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] پیچھے [illegible] ایک آدمی [illegible] فرمایا [illegible] اس سے صاف پایا جاتا ہے [illegible] کیفیت [illegible]

س نمبر ۲۶۹ - نماز میں رکوع و سجدہ [illegible] (ر-م)

ج نمبر ۲۶۹ - رکوع سجدہ فرض ہیں [illegible] ہے۔

س نمبر ۲۷۰ - [illegible] اجنبی کی طرف سے قرض [illegible] کر سکتا ہے یا نہیں [illegible] (ر-م)

ج نمبر ۲۷۰ - اجنبیہ [illegible] کر سکتا ہے جب [illegible] حدیث [illegible] اجازت [illegible] غیر مستطیع کی قید نہیں۔

س نمبر ۲۷۱ - [illegible] مسجد اہلحدیث کی تھی [illegible] مقلدین اور غیر مقلدین دونوں [illegible] دوسری مسجد قریب [illegible] نماز پڑھنے لگے اب [illegible] مسجد [illegible] جائز ہے یا نہیں؟ (ر-م)

ج نمبر ۲۷۱ - [illegible] مسجد [illegible] پہلی مسجد کو [illegible] مسجد [illegible] ہے۔ [illegible]

(۱۷) لولاک لما خلقت الافلاک (حقیقۃ الوحی ص ۹۹)

(۱۸) یہ الہام ہے وما ینطق عن الھوی (اربعین ص ۳)

(۱۹) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (حقیقۃ الوحی ص ۸۲)

(۲۰) انک لمن المرسلین (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷)

(۲۱) اتانی ما لم یؤت احدا من العالمین (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷)

(۲۲) اللہ معک یقوم اینما قمت (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۱)

(۲۳) مجھے حوض کوثر ملا ہے انا اعطیناک الکوثر (ضمیمہ انجام آتھم ص ۸۵)

(۲۴) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو فخلقت السموات والارض (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)

(۲۵) میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں (فتاوی احمدیہ ص ۷)

جو شخص مرزا قادیانی کے ان اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۲۴۸) **جواب**. مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال جو سوال میں نقل کیے گئے ہیں اکثر ان میں سے میرے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ان کے بے شمار اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنانے کے لئے کافی ہیں۔ پس خود مرزا صاحب اور جو شخص ان کے ان کلمات کفریہ میں مصدق ہو سب کافر ہیں اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات مناکحت وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے جانشین تو اپنے مریدوں کو غیر مرزائی کا جنازہ پڑھنا بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی انہیں مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ رشتے ناتے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔

## سوال

جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا مذبوحہ حلال ہے یا حرام؟ المستفتی نمبر ۲۶۹ عبداللہ (بہاولپور)

(۲۴۹) **جواب**. اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی

کفایت المفتی صفحہ ۲۱۳ کا اصل فوٹو

**ناظرینِ کرام!** مندرجہ بالا تمام عقائد دیوبندی، غیر مقلدین جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے اکابر کی مستند کتب سے درج کیے ہیں۔ قارئین کی تسلی اور تشفی کے لیے اصل کتاب کا صفحہ ٹائٹیل اور عبارت والے صفحہ کا اصل فوٹو بھی ساتھ دے دیا ہے۔ تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے۔

تعصب اور بغض سے خالی الذہن ہو کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا یقیناً موجودہ مذہبی اختلافات کی تہ تک ضرور پہنچ جائے گا کہ کون سی جماعت حق پر ہے۔ توحید کی آڑ لیکر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت کو گھٹانے والے حضرات کے حقیقتاً اللہ تعالیٰ جل جلالہ، کے متعلق بھی عقائد درست نہیں۔ بلکہ شانِ الوہیت میں بھی وہ گستاخی کرنے سے باز نہیں آتے۔ ان کی توحید خود ساختہ توحید ہے، محبوبِ ربِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے متعلق جو گستاخیاں اور بے باکیاں اِن کے اکابر کی کتب میں موجود ہیں۔ کوئی دردِ دل رکھنے والا مسلمان اپنے دل و دماغ میں ایسے نظریات اور عقائد کے بارے سوچ بھی نہیں سکتا۔ کہ ایک کلمہ گو اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق یہ کچھ لکھ سکتا ہے ایک مسلمان کے لیے عظمت خداوندی اور رفعت مصطفےٰ ہی ایمان کا سرمایہ ہے اگر یہی نہ رہا تو ایمان اور اسلام کس چیز کا نام ہے۔ اعلیحضرت عظیم البرکت، امام اہلِ سنت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے کیا خُوب فرمایا ہے۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمّت رسُول اللہ کی!

اِس کتاب کو لکھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے۔ جن حضرات کے نزدیک اللہ تعالےٰ جل جلالہ، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ

والسلام کے متعلق ایسے نظریات باطلہ اور عقائد فاسدہ ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ قرآن پاک جیسی لاریب کتاب کے متعلق بھی شکوک و شبہات پلتے جاتیں۔ اور اس کی تفسیر میں تحریف اور معجزات کا صریحاً انکار پایا جاتے۔ ایسے عقائد والوں کے پیچھے نماز جیسا اہم فریضہ ادا کرنے کی اسلام کب اجازت دیتا ہے۔ ایسے نظریات باطلہ کو فروغ دینے والے حضرات کو جو اپنا اکابر تصوّر کریں۔ یقیناً وہ ان کے ہمنوا ہیں۔ اور ان عقائد سے متفق ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اپنی نمازوں کی حفاظت فرماتے ہوئے صحیح العقیدہ اہل سُنّت وجماعت امام کے پیچھے نماز ادا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بجاہ المصطفیٰ علیہ افضل الصّلوٰۃ والسّلام اِس سعی کو قبول فرماتے ہوئے مسلمانوں کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین ثم آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین ط

---

# علامہ ابو الحماد محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی کی محققانہ تصانیف

## الانوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ (حصہ اول)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت، اول الخلق کا بیان انبیاء کرام علیہم السلام کا آپکی آمد آمد کا تذکرہ کرنا، کتب سابقہ میں نبی پاک کی بشارات اور غیر مسلموں کی کتب سے رفعت مصطفٰے کا بیان ہے، سیرت پر دور حاضرہ کی محققانہ کتاب ہے، چار سو کتب کے حوالہ جات درج ہیں۔ ۱۰۰ روپے

## سیرت خلفاء راشدین علیہم الرضوان

قرآن وحدیث مستند مفسرین اور محدثین کی کتب کے حوالہ جات سے سیرت درج کی گئی ہے، نیز کتب شیعہ سے بھی خلفاء راشدین کی عظمت اور انکا کردار بیان کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ آئمہ اہلبیت کے دلوں میں ان حضرات کا کتنا وقار تھا، ہدیہ

## سیرت غوث الثقلین

غوث پاک رضی اللہ عنہ کی سیرت پر دور حاضرہ کی بے نظیر اور لاجواب کتاب ہے ایک سو گیارہ مستند کتب کے حوالہ جات درج ہیں۔ ہدیہ ۷۰ روپے

## مدلل تقریریں

حصہ اول علامہ قادری صاحب کی ولولہ انگیز، باطل سوز تقاریر کا بے نظیر مجموعہ ہے حوالہ جات سے بھرپور مدلل تقاریر ہیں جو کہ عوام وخواص کیلئے یکساں مفید ہیں۔ ہدیہ ۷۵ روپے

## محفل میلاد مصطفٰے

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف اور محفل میلاد شریف کی برکات اور اس کے ثبوت پر مدلل کتاب ہے:- ہدیہ روپے

## وہابی مذہب حصہ اول

اس کتاب میں وہابیوں کی مکمل تاریخ، ہندوؤں اور انگریزوں سے تعلقات انکی علمی قابلیت کردار اور عقائد باطلہ درج کئے ہیں۔ ۵۰ کتب کے حوالہ جات سے دیوبندی اور غیر مقلدین کا انسائیکلو پیڈیا ہے ہدیہ روپے

## وہابی مذہب حصہ دوم

اس کتاب میں وہابیوں کی خود ساختہ تفاسیر اور ان کے فقہی عقائد درج کئے ہیں جنکو پڑھ کر ہر مسلمان کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ روپے

## عقائد وہابیہ

دیوبندی، مودودی، تبلیغی اور غیر مقلد وہابیوں کے عقائد انکی کتب سے درج کرکے قرآن وحدیث سے ان کا رد کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان کے عقائد باطلہ ہیں۔ ۴۵ روپے

## گیارہویں شریف کا ثبوت

بالا طاق رکھ کر تعصب کو اس کتاب کا مطالعہ کرنیوالا شخص کبھی بھی گیارہویں شریف کو حرام یا ناجائز نہیں کہے گا جسمیں اکابر سے ثبوت درج ہے۔ ہدیہ ۷۰ روپے

## ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت

احادیث شریفہ مفسرین، محدثین اور محققین کی مستند کتب سے خلفاء راشدین، صحابہ کرام اور اولیاء عظام سے اسکا ثبوت درج کیا ہے ۲۵۰ کتب کے حوالہ جات درج ہیں ۴۰ روپے

## فرقہ ناجیہ

۸۰ مستند کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ اہلسنت وجماعت ہی وہ گروہ ہے جو جنتی ہے۔ نیز اہلسنت وجماعت کے عقائد کا قرآن وسنت سے ثبوت درج ہے۔ ہدیہ ۱۵ روپے

## اہلسنت وجماعت کون ہیں؟

قرآن وحدیث اور مسلمہ اکابر کی کتب معتبرہ کے حوالہ جات سے یہ ثابت کیا ہے کہ دیوبندی غیر مقلد، مودودی، تبلیغی جماعت کے حضرات اہلسنت وجماعت نہیں ہیں، ۷۰ روپے

## نعمت کبریٰ

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے جسمیں خلفاء راشدین اور اولیاء امت سے محفل میلاد شریف کا ثبوت درج ہے، عربی اور اردو، ہدیہ روپے

## وہابیت اور مرزائیت

اس کتاب میں وہابیوں کے مرزائیوں کے ساتھ تعلقات درج ہیں اور وہابی اکابر کے اسلام کیخلاف فتوے کہ مرزائیوں سے نکاح اور انکے پیچھے نماز جائز ہے درج کئے ہیں ۱۵ روپے

ملنے کا پتہ: قادری کتب خانہ، جامع مسجد تحصیل بازار، سیالکوٹ

علامہ الحاج ابوالحامد **محمد ضیاء اللہ قادری** اشرفی

الانوار المحمدیہ

گیارہویں شریف

ختم غوثیہ کا جواز

مدلل تقریریں

مشائخ قادریہ

اہل سنت و جماعت کون ہیں؟

وہابی مذہب

ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت

فقہ وہابیہ

الوہابیت

خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت کے تعلقات اور رشتہ داریاں

قصر وہابیت پر بم

وہابیت کا پوسٹمارٹم

فضائل صحابہ کبار

وہابیت و مرزائیت

فرقہ ناجیہ

وہابی توحید

میلادِ مصطفےٰ

مرزا قادیانی کی حقیقت

عقائد وہابیہ

مخالفین پاکستان

گستاخی کا انجام

سیرت غوث الثقلین

مدلل خطبات

تبلیغی جماعت سے اختلافات کیوں؟

علماء اہلحدیث کے نام کھلا خط

نجد سے قادیاں براستہ دیوبند

قادری کتب خانہ تحصیل بازار - سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ